عمران سیریز

ٹرومین

مکمل ناول

از

مظہر کلیم ایم، اے

ہے۔

محمد شاہد صاحب :۔ آپ کی ہمدردی کے لئے بے حد مشکور ہوں۔ ایکسٹو نے یہ مشورہ قارئین کو نہیں دیا بلکہ سیکرٹ سروس کے ممبران کو دیا ہے تاکہ وہ سیکرٹ ایجنسی کی بجائے کہیں خود قارئین میں شامل نہ ہو جائیں کیونکہ اگر وہ قارئین میں شامل ہو گئے تو پھر قارئین ان کے کارنامے کیسے پڑھیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ اب آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ ایکسٹو کا یہ مشورہ میرے نقصان کی بجائے میرے فائدے میں جاتا ہے۔

میرپور خاص سے چیتن ہریکن صاحب لکھتے ہیں :۔ آپ کے ناولوں میں وطن سے محبت اور اس کے لئے بے پناہ قربانی دینے کا جذبہ موجود ہے اس نے مجھے اور میرے خاندان کو بے حد متاثر کیا ہے۔ میں ہندو ہوں لیکن آپ کے ناول پڑھنے سے پاکستان کے لئے شدید ترین محبت کا جذبہ میرے اور میرے بیٹوں کے درمیان اس قدر قوی ہو چکا ہے کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔ اس کے لئے میں آپ کا بے حد ممنون ہوں۔

چیتن ہریکن صاحب :۔ آپ نے اپنے خط میں میری تحریروں کی نسبت جن جذبات کا اظہار کیا ہے میں اس کے لئے آپ کا ممنون ہوں۔ پاکستان ہماری شناخت ہے ہمارا تشخص ہے۔ اس سے محبت اور اس کی تعمیر و ترقی کے لئے کوشش اور محنت ہم سب کا مشترکہ فرض ہے۔ مجھے یقین ہے آپ کا یہ جذبہ وقت کے ساتھ ساتھ قوی سے قوی تر ہوتا جائے گا۔

والسلام
مظہر کلیم ایم اے

عمران صوفے پر نیم دراز ایک کتاب کے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"سلیمان ارے جناب آغا سلیمان پاشا صاحب یہ گھنٹی کیوں بج رہی ہے" ـــــ عمران نے کتاب سے نظریں ہٹائے بغیر زور سے چیختے ہوئے کہا۔

"یہ آپ جوزف سے پوچھیں میں نے تو کوشش کی تھی کہ بل نہ ادا کیا جائے تاکہ یہ منحوس ٹیلیفون کٹ جائے اور اس کی گھنٹی کی کرخت آواز سے ہمیشہ کے لئے پیچھا چھوٹ جائے مگر وہ جا کر بل بھر آیا" ـــــ سلیمان کی دروازے سے جھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔ گھنٹی اس دوران مسلسل بجے جا رہی تھی۔

"ارے تم گھنٹی کی آواز کو کرخت کہہ رہے ہو بڑے بدذوق ہو۔ وہ ہمارے شاعر حضرات تو گھنٹیوں کی آواز پر مر مٹتے ہیں کبھی ترنم

کی خوبصورت آواز کو ہمیشہ گھنٹیوں کی آواز سے بھی تشبیہہ دیتے ہیں ایسی آواز جیسے دور مندر میں کانسی کی گھنٹیاں بج رہی ہوں"۔ عمران نے بڑے خوشگوار موڈ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ کانسی کی گھنٹیاں ہوں گی یہ تو فولادی گھنٹی ہے" ـــــ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"کیا مصیبت ہے کیا آپ کو کسی نے نہیں بتایا کہ تین بار گھنٹی بجنے کے باوجود اگر رسیور نہ اٹھایا جائے تو اس کا مطلب یہی ہے کہ جسے آپ کال کر رہے ہیں وہ آپ کی کال سننا پسند نہیں کرتا آپ ہیں کہ رسیور کو کان سے چپکائے مہاتما بدھ کی طرح بیٹھے ہیں رسیور نہیں رکھا جا سکتا کریڈل پر" ـــــ سلیمان نے بڑے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران جو بدستور کتاب پڑھنے میں مصروف تھا بے اختیار مسکرا دیا۔

"تمہارا دماغ اب مکمل طور پر خراب ہو چکا ہے۔ اب تمہارا یہی علاج ہے کہ تمہیں پاگل خانے بھیج دیا جائے" ـــــ دوسری طرف سے سوپر فیاض کی حلق کے بل چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"پہلے آپ بتائیں کہ آپ کو کس نے پاگل خانے سے فون کرنے کی اجازت دے دی ہے" ـــــ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"یو نان سنس آپ نان سنس۔ بلڈی فول۔ احمق۔ بدتمیز ـــــ میں

تمہیں گولی مار دوں گا" ـــــ فیاض کی آواز بتا رہی تھی کہ اس کا غصہ اب اپنی انتہا پر پہنچ چکا ہے۔

"اوہ بڑا لمبا نام ہے آپ کا ـــ نان سنس آپ کی آپا نے رکھا ہو گا ـــــ بلڈی فول یقیناً انگریزی کے استاد کا دیا ہوا لقب ہو گا ـــ احمق آپ کی والدہ ماجدہ نے کہا ہو گا اور بدتمیز آپ کے والد محترم کا خاندانی لقب ہو گا ـــ ماشاء اللہ مبارک ہو۔ خاندانی لوگوں کے واقعی ایسے ہی نام ہونے چاہئیں مسٹر نان سنس ـ بلڈی فول ـ احمق، بدتمیز صاحب ـــ ویسے فرمائیے کس کتے نے آپ کو کاٹا تھا کہ آپ کو اتنی تکلیف محسوس ہو رہی ہے" ـــــ سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے دوسری طرف سے تیز تیز سانسوں کے ساتھ ہی کریڈل پر رسیور پٹخنے کی آواز سنائی دی اور سلیمان نے جلدی سے رسیور رکھ دیا۔

"میں مارکیٹ جا رہا ہوں ـ آپ کے دوست ہیں آپ ہی سنبھالیے۔ ویسے ان کا مستقل علاج کرا لیجیے تو بہتر ہے" ـــــ سلیمان نے جلدی سے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"ارے ارے کون دوست۔ کس کی بات کر رہے ہو" ـــــ عمران نے اس طرح چونک کر پوچھا جیسے اس نے فون پر ہونے والی بات چیت سرے سے سنی ہی نہ ہو۔

"ایک ہی تو آپ کے دوست ہیں فیاض صاحب جنہیں کاٹا تو پاگل کتے نے ہے لیکن شامت میری آ گئی ہے آپ جتنے عرصے ملک سے باہر رہے ہیں اس نے فون کر کر کے میری جان عذاب میں ڈال

دی تھی اب سنبھالیے اُسے" ___ سلیمان کی راہداری سے آواز سنائی دی اور پھر بیرونی دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز آئی اور عمران سمجھ گیا کہ سلیمان نے اب فرار ہونے میں عافیت سمجھی ہے ورنہ جس انداز کی گفتگو اس نے فیاض سے کی ہے اس کے بعد فیاض نے پورا ریوالور اس پر خالی کر دینا ہے اور عمران جانتا تھا کہ سلیمان نے جان بوجھ کر ایسے فقرے کہہ کر فیاض سے پچھلی ساری کالوں کا انتقام لے لیا ہے۔ اُسے معلوم تھا کہ سلیمان نے اس کی عدم موجودگی میں ایسے فقرے فیاض سے نہ کہے ہوں گے کیونکہ اُسے بھی معلوم تھا کہ فیاض نے اُسے گولی مارنے سے نہیں ٹلنا لیکن اب اس کے واپس آنے کے بعد ظاہر ہے وہ شیر ہو گیا تھا۔

عمران نے مسکراتے ہوئے دوبارہ کتاب پر نظریں جما دیں لیکن ابھی اس نے ایک صفحہ ہی پلٹا تھا کہ یکلخت دروازہ پر ایک زوردار دھماکہ ہوا اور پھر دوڑتے ہوئے بھاری قدموں کی آواز راہداری میں سنائی دی۔

"کہاں ہے وہ باورچی کا بچہ۔ میں اُسے گولیوں سے چھلنی کر دوں گا" ___ فیاض کی غصے میں دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ ڈرائنگ روم کے دروازے سے گزر کر سیدھا باورچی خانے کی طرف بڑھ گیا تھا۔

"میرے لئے چائے ضرور بناتے لانا۔ وہ باورچی اور اس کا ہونے والا بچہ فی الحال چھٹی پر ہیں" ___ عمران نے کتاب سے نظریں ہٹائے بغیر اونچی آواز میں کہا۔

"میں اُسے گولی مار دوں گا ___ وہ اپنے آپ کو سمجھتا کیا ہے۔ وہ ہے کہاں" ___ دوسرے لمحے فیاض کی دھاڑتی ہوئی آواز ڈرائنگ روم میں سنائی دی۔

"ارے ارے تم سوپر فیاض ارے ___ کیا ہو گیا تمہیں۔ کسی کو دکھا لینا تھا ___ بڑے بڑے ماہرین پڑے ہیں دارالحکومت میں" ___ عمران نے چونک کر سیدھے ہوتے ہوئے بڑے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ سوپر فیاض کی حالت اس وقت دیکھنے والی تھی۔ چہرہ غصے کی شدت سے نہ صرف بھبھوکا ہو رہا تھا بلکہ گال اس بری طرح پھڑک رہے تھے جیسے بڑے فنکارانہ انداز میں طبلہ بج رہا ہو۔ آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔ ہاتھ میں سرکاری ریوالور تھا۔

"کیا مطلب کیا دکھا لینا تھا۔ تم بتاؤ وہ تمہارا باورچی کا بچہ ہے کہاں آج میں اُسے گولی مار کر رہوں گا۔ اس کی زبان اب ناقابل برداشت ہو گئی ہے" ___ فیاض نے بری طرح پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"باورچی کا بچہ۔ ارے تو میری ملک سے غیر حاضری کے دوران سلیمان نے شادی بھی کر لی اور اس کا بچہ بھی ہو گیا۔ اور بچہ بھی ایسا کہ پیدا ہوتے ہی بولنے بھی لگ گیا اور بولتا بھی ایسا ہے کہ سوپر فیاض جیسے انتہائی ٹھنڈے دماغ کے آفیسر کے لئے اس کی زبان ناقابل برداشت ہو گئی ہے۔ حیرت ہے۔ اوہ اس لئے صبح سے چھٹی لے کر گیا ہوا ہے ___ آنے دو پھر پوچھتا ہوں اس سے" ___ عمران کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"صبح کا گیا ہوا ہے کیا مطلب ۔ ابھی میں نے فون کیا ہے تو اس نے مجھ سے بدتمیزی کی ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ صبح سے چھٹی پہ گیا ہوا ہے ۔ تم دونوں ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہو۔ بتاؤ ہے کہاں وہ" ــــ فیاض کو عمران کی بات سن کر اور زیادہ غصہ آگیا۔

"ایک منٹ آخر میں تمہارا دوست ہوں چلو تم نہیں دکھا سکتے تو میں بات کر لیتا ہوں" ــــ عمران نے بڑے مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور ریسیور اٹھا کر انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"کسے فون کر رہے ہو" ــــ فیاض نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس انکوائری پلیز" ــــ اسی لمحے انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"دیکھئے میرے دوست کا ساؤنڈ باکس خراب ہو گیا ہے آپ کسی ایسی ورکشاپ کا نمبر بتا دیں جہاں اس کا ساؤنڈ باکس مرمت ہو سکے" ــــ عمران نے بڑے بااخلاق لہجے میں کہا لیکن اسی لمحے فیاض نے کریڈل پہ ہاتھ مار کر رابطہ ختم کر دیا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو تم" ــــ فیاض نے بری طرح ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"یہ بکواس نہیں ہے ــ واقعی تمہارا ساؤنڈ باکس خراب ہو گیا ہے ۔ مجھے تو معلوم ہے کہ تم بہت آہستہ بولنے کے عادی ہو لیکن ساؤنڈ باکس کی خرابی کی وجہ سے تمہاری آواز اتنی اونچی نکل رہی ہے

کہ میرے کانوں کے پردے پھٹنے کے قریب ہو گئے ہیں فکر نہ کرو ایسی مرمت کرا دوں گا ساؤنڈ باکس کی کہ تمہاری آواز سننے کے لئے لوگوں کو آلہ سماعت استعمال کرنا پڑے گا" ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ تو تم میرے دوست ہو ۔ اس لئے جب تمہارا باورچی میری بے عزتی کرے تو ساؤنڈ باکس بھی میرا ہی خراب ہے" ــــ فیاض نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا لیکن اس بار اس کا لہجہ قدرے نرم تھا۔

"میرا باورچی اور تمہاری بے عزتی کرے ۔ ارے میں اس کی ٹانگیں نہ چیر کر رکھ دوں ۔ اس کا کیا حق ہے کہ میرے دوستوں کی بے عزتی کرتا پھرے ۔ اس نے بقایا تنخواہ مجھ سے لینی ہے میرے دوستوں کا اس میں کیا قصور ۔ چلو میں تو اپنی بے عزتی مجبوراً برداشت کر ہی لوں گا کیونکہ غریب آدمی کو بے عزتی برداشت کرنی ہی پڑتی ہے لیکن میرے دوستوں کی بے عزتی نہیں یہ میں برداشت نہیں کر سکتا" ــــ عمران نے اس بار بڑے غصیلے لہجے میں کہا۔

"فون یہاں پڑا ہوا ہے ــ اس کا مطلب ہے ۔ اس نے تمہارے سامنے میری بے عزتی کی ہے ۔ اس وقت تمہاری آواز نہیں سنائی دی اب تم باتیں کر رہے ہو اور سنو آئندہ میرے سامنے یہ غریب وغیرہ کی بات نہ کرنا ۔ میں نے قسم کھائی ہے کہ اب تمہیں کھوٹا سکہ بھی نہ دوں گا" ــــ فیاض نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے بڑے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو میں کب تم سے مانگ رہا ہوں — میں نے بھی قسم کھائی ہے کہ بھوکا مر جاؤں گا۔ کھانے کی بجائے باورچی سے جوتیاں کھانی پڑیں تو کھا لوں گا لیکن اب دوستوں سے رقم نہ مانگوں گا۔ منہ ٹیڑھا کرنا پڑتا ہے — رقم مانگتے ہوئے اور پھر باتیں بھی سننی پڑتی ہیں — تم خود دیکھو — حالانکہ کل رات سے میں نے کچھ نہیں کھایا۔ صبح ناشتہ بھی نہیں کیا۔ کیونکہ سلیمان ناراض ہو کر چلا گیا ہے اور دھمکی دے گیا ہے کہ اگر اس کی رقم کا بندوبست چوبیس گھنٹوں میں نہ ہوا تو وہ عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا اور میرے کپڑے سرعام نیلام کرائے گا — اب دوپہر ہونے والی ہے لیکن میں نے تم سے مانگی یہ رقم — حالانکہ وہ مجھے کہہ بھی رہا تھا کہ فیاض سے لے لو رقم — وہ دوست ہے — انکار تھوڑی کرے گا — لیکن میں نے اسے کہہ دیا کہ نہیں میں اب اس سے بھی نہیں مانگوں گا۔ میں نے قسم کھائی ہے۔ کون باتیں سنیں بہرحال تم بتاؤ ٹھیک ہو — بھابھی سلمیٰ اور بچوں کا کیا حال ہے" — عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور فیاض اس بار بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے اپنی زندگی میں تم سے بڑا اداکار آج تک نہیں دیکھا کس طرح معصومیت سے بات کر رہے ہو جیسے واقعی رات سے بھوکے ہو" — فیاض نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے تم ہنس سکتے ہو — آخر دوست ہو میرے — اور بھی جتنا چاہے ہنس لو — اڑا ڈالو میری عزت کا مذاق — کہہ لو اسے اداکاری" — عمران نے اتنا لمبا سانس لیتے ہوئے اس قدر حسرت بھرے لہجے میں کہا کہ فیاض کا چہرہ یکلخت بدل گیا۔

"کیا تم واقعی سچ کہہ رہے ہو — نہیں ابھی چند منٹ پہلے میری سلیمان سے بات ہوئی ہے" — فیاض نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہوئی ہو گی ضرور ہوئی ہو گی — اب میں تمہیں کتنا ہی یقین دلاؤں کہ سلیمان تو صبح سے چلا گیا ہے اور فون یہاں میرے سامنے پڑا ہے — اس کی گھنٹی تک نہیں بجی لیکن تم نے کہاں یقین کرنا ہے۔ یہ بھی میری اداکاری ہو گی کہہ دو کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں — تم کہہ سکتے ہو فیاض — غریب کا سچ بھی جھوٹ بن جاتا ہے اور امیر کا جھوٹ بھی سچ ہوتا ہے — ٹھیک ہے" — عمران نے اسی طرح لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اس قدر بے چارگی اور بے بسی کے تاثرات تھے کہ فیاض کے ہونٹ بھنچ گئے۔

"تم ابھی کہہ رہے تھے کہ ملک سے باہر گئے تھے اور میں گزشتہ دو ہفتوں سے تمہارا پوچھ رہا ہوں ہر بار یہی جواب ملتا ہے کہ موجود نہیں ہیں — اس کا مطلب ہے کہ تم دو ہفتے باہر لگا کر آئے ہو — کیا وہاں مٹی چاٹنے گئے تھے — غریب آدمی اس طرح دوسرے ملکوں میں پہنچ جاتے ہیں بغیر سرمائے کے" — فیاض نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے سنا تھا کہ دریا پار کر لو تو بدبختی کا سایہ دور ہو جاتا ہے۔ میں نے سوچا کہ مجھ پر بدبختی کا سایہ کیا مجسم بدبختی چھائی ہوئی ہے۔ اس لئے مجھے دریا کی بجائے سمندر پار کرنا چاہیے۔ بڑی منتیں کر کے ایک ہمسائے سے کرایہ مانگا اور جہاز میں بیٹھ کر گریٹ لینڈ چلا گیا۔ لیکن شاید بدبختی جہاز سے زیادہ طاقت پرواز رکھتی ہے وہ وہاں مجھ سے بھی پہلے پہنچ گئی۔ نتیجہ یہ کہ وہاں جتنے واقف تھے سب نے پہچاننے سے ہی انکار کر دیا ہوا

پیاسا پھرتا رہا۔ آخر پیٹ بھرنے کی ایک ترکیب سمجھ میں آگئی تھی کہ ایک بڑے سے ہوٹل میں گھس گیا وہاں بیرے کو آرڈر دے کر کھانا منگوایا۔ خوب ڈٹ کر کھایا جب بل آیا تو میں نے صاف کہہ دیا کہ میرے پاس تو ایک پیسہ بھی نہیں۔ ہوٹل والوں نے مجھے پکڑ لیا پہلے تو خود تھپڑ مارے پھر پولیس کے حوالے کر دیا انہوں نے فراڈ کا مقدمہ بنا کر عدالت میں پیش کر دیا۔ جج نے جب مجھ سے پوچھا تو میں نے اُسے بھی صاف صاف بتا دیا کہ میں تین دن سے بھوکا تھا اس لئے میں نے پیٹ کے لئے یہ چکر چلایا ہے۔ اس نے کہا کہ اس کا مطلب ہے کہ تم نے جان بوجھ کر دھوکا کیا ہے لہٰذا اس نے مجھے ایک ہفتے کی قید بامشقت کی سزا دے دی اور میں جیل پہنچ گیا۔ ویسے یار یہ گریٹ لینڈ والے ہیں بڑے دیانتدار۔ سارا ہفتہ انہوں نے مجھ سے کام کرایا۔ کپڑے کی مل لگی ہوئی ہے وہاں۔ کپڑا بنتا رہا ایک ہفتے بعد جب میری مزدوری کا ونٹ ہوئی تو واپسی کے کرائے جتنی رقم ہو گئی تھی چنانچہ انہوں نے اس رقم کی ٹکٹ خریدی مجھے جہاز پر بٹھایا اور واپس بھیج دیا اور اب میں یہاں بھوکا بیٹھا ہوں۔ تم بتاؤ خیریت سے ہو۔ سلمٰی بھابھی ٹھیک ہیں۔ بچے بخریت ہیں" ۔۔۔ عمران نے اپنے بیرونِ ملک جانے کی داستان سناتے ہوئے کہا۔ اور آخر میں وہی فقرے جیسے اس کے پاس مزید بات کرنے کو کچھ رہا ہی نہ ہو۔

"تم مجھے معلوم ہے کہ تم سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہو۔ کیا وہ سیکرٹ سروس کا چیف تمہیں کچھ نہیں دیتا جو تم یوں بھوکے مر رہے ہو"۔۔۔ فیاض نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا وہ بھی شاید مکمل انکواری

پر تُلا ہوا تھا۔

"ارے تو تمہیں معلوم ہی نہیں ۔۔۔ حد ہو گئی یہ تو وہی شاعرانہ بات ہو گئی کہ "مرے تھے جن کے لئے وہ رہے وضو کرتے" ۔۔۔ اور تم نے شاید وضو کرنے کا بھی تکلف نہ کیا ہو گا۔ بھائی تمہاری دوستی کی وجہ سے تو یہ مجسم بدبختی مجھ سے چمٹی ہے کہ سمندر پار کر لینے کے باوجود پیچھا نہیں چھوڑتی تمہیں یاد تو ہو گا وہ ٹروبین والا کیس[1] ۔۔۔ اس زخمی ٹروبین کو میں نے تمہارے حوالے کر دیا تھا۔ بس یہیں سے بدبختی کا آغاز ہوا ورنہ روٹی تو بل ہی جاتی تھی پیٹ تو بھر ہی جاتا تھا۔ تمہارا تو وہ بن گیا کارنامہ۔ اخبارات میں خوب واہ واہ ہوئی ۔۔۔ لیکن میرے ساتھ کیا ہوا ۔۔۔ سیکرٹ سروس کے چیف صاحب سخت ناراض ہو گئے کہ میں نے سیکرٹ سروس کا مجرم تمہارے حوالے کیوں کر دیا۔ واہ واہ ہونی چاہیئے تھی سیکرٹ سروس کی ہو گئی سوپر فیاض کی بس انہوں نے میری چھٹی کرا دی کام سے۔ تب سے تو بھوک نے ڈیرہ ڈال دیا ہے اور تم پوچھ رہے ہو کہ سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا تھا ۔۔۔ تم سناؤ خیریت سے ہو ۔۔۔ سلمٰی بھابھی ٹھیک ہیں، بچے بخریت ہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا اور سوپر فیاض کے چہرے پر اس بار واقعی انتہائی ہمدردی کے آثار ابھر آئے۔ اس نے پتلون کی عقبی جیب سے پھولا ہوا بٹوہ نکالا۔ اُسے کھول کر اس میں سے بڑے نوٹوں کی ایک چھوٹی سی گڈی نکالی اور پھر اُسے عمران کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"یہ لو اب مجھے یقین آگیا ہے کہ تم اداکاری نہیں کر رہے ہو" ۔۔۔ فیاض نے کہا۔

---

[1] اس کے لئے پڑھیئے انتہائی دلچسپ کتاب "بلیک تھنڈر"

"یہ کیا ہے" ـــــ عمران نے حیرت سے اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر نوٹوں کی گڈی کو دیکھتے ہوئے کہا جیسے زندگی میں پہلی بار نوٹ دیکھ رہا ہو۔

"یہ پانچ ہزار روپے ہیں اس وقت تو یہی ہیں میرے پاس۔ یہ رکھ لو" ـــــ فیاض نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"انہیں اٹھا کر واپس اپنے اس پھولے ہوئے بٹوے میں رکھ لو۔ میری طرف سے سلمیٰ بھابھی کو دے دینا چلو اس رقم میں وہ کوئی اچھا سا کلون سپرے خرید لیں گی میں نے ان کا کیا کرنا ہے۔ اس سے دس گنا رقم تو میں نے کریانے والے کی دینی ہے۔ بیس گنا اس سلیمان کی تنخواہ دینی ہے۔ جو میرے کپڑے بر سر عام نیلام کرانے کی دھمکی دے گیا ہے۔ پھر ٹیلیفون کا بل ہے۔ ڈرائی کلیننگ کا بل ہے۔ سوئی گیس، بجلی کے بل ہیں، ایک جوڑا کپڑوں کا نہیں رہا الماری میں۔ غسل خانے میں صابن تولیہ تک نہیں ہے اور تم دوستی نبھا رہے ہو یہ پانچ ہزار روپے دے کر شاباش رکھ لو۔ اور سناؤ تم خیریت سے ہو ـ بھابھی سلمیٰ تو ٹھیک ہیں ـ بچے خیریت سے ہیں" ـــــ عمران نے کہا۔

"کچھ منہ سے بھی تو پھوٹو کتنی رقم چاہیئے تمہیں" ـــــ فیاض نے جھلا کر کہا۔

"میں نے قسم کھا لی ہے کہ اب مانگوں گا نہیں ـــ اور میں کھا بھی کیا سکتا تھا۔ کھانے کو کچھ ہے ہی نہیں ـ اس لئے مجبوری ہے۔ بہرحال تم نے بتایا نہیں کہ تم ٹھیک ہو ناں ـــ بھابھی سلمیٰ کیسی ہیں۔ بچے تو بخیریت ہوں گے" ـــــ عمران کا وہ خیریت پوچھنے والا ٹیپ پھر

چل پڑا۔

"تم سے دوستی واقعی مہنگی پڑتی ہے لیکن اب کیا کروں۔ مجھ سے تمہاری یہ حالت دیکھی نہیں جاتی" ـــــ فیاض نے ایک بار پھر جیب سے بٹوہ نکالا اور اس بار اس نے اس میں موجود ایک موٹی گڈی بڑے نوٹوں کی نکالی اور پہلے والی گڈی کے ساتھ رکھ دی اب اس کا اپنا بٹوہ بھی پچک گیا تھا۔

"اب دوبارہ مجھ سے خیریت وغیرہ نہ پوچھنا سمجھے ورنہ گولی مار دوں گا۔ یہ بیس ہزار ہو گئے ہیں اس سے زیادہ ایک دھیلا بھی نہیں ہے میرے پاس" ـــــ فیاض نے بٹوہ واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے دو چار روز گزارہ ہو جائے گا۔ مجبوری ہے بیچارے غریب سرکاری ملازم کی آخر اوقات ہی کیا ہوتی ہے" ـــــ عمران نے دونوں گڈیاں اٹھاتے ہوئے اس طرح کہا جیسے فیاض نے بیس ہزار کی بجائے دو چار روپے دیئے ہوں۔

"کیا مطلب کیا بکواس کر رہے ہو" ـــــ فیاض نے غصے سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"بکواس نہیں کر رہا۔ آج کل سرکاری ملازمت واقعی قابل رحم بن گئی ہے۔ پھول پھال بڑی اور بٹوے میں سے نکلتے ہیں صرف بیس ہزار روپے۔ چچ۔ چچ، اچھا سناؤ تم خیریت سے ہو ناں۔ بھابھی سلمیٰ ٹھیک ہیں بچے تو بخیریت ہوں گے" ـــــ عمران نے گڈیاں اپنے کوٹ کی جیب میں داخل کرتے ہوئے کہا۔

"میں تمہارا سر توڑ دوں گا جو تم نے اب بکواس کی" ـــــ فیاض

واقعی بری طرح بھنا گیا تھا۔

"یعنی بھابھی کی خیریت پوچھنا اب بکواس میں شامل ہو گیا ہے۔ کمال ہے دو ہفتوں میں اس قدر انقلاب آ گیا ہے چلو میں براہِ راست پوچھ لیتا ہوں" ـــــ عمران نے کہا اور رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"میں کہتا ہوں تم اپنی حرکتوں سے باز آ جاؤ ـــ نکالو میری رقم واپس ـــ بھاڑ میں گئی ہمدردی اور دوستی مرتے رہو بھوکے" ـــــ فیاض کا پارہ ایک بار پھر بلندی پہ پہنچ گیا۔

"واپس لینا چاہتے ہو ـــ لے لو" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور انتہائی بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکالی۔ اُسے دیکھ کر منہ بنایا اور ساتھ صوفے پہ بڑی لاپرواہی سے پھینک دی۔ یہ ایک لاکھ روپے تھے پھر اس نے دوبارہ ہاتھ ڈالا اور اسی مالیت کی ایک اور گڈی نکال لی۔ اُسے دیکھ کر ایک بار پھر منہ بنایا اور پھر اُسے واپس رکھ دیا۔ پھر کوٹ کی دوسری جیب میں ہاتھ ڈالا۔ اس میں سے بھی اتنی ہی مالیت کی گڈی نکل آئی۔

"کمال ہے۔ وہ تمہاری وہ اتنی بڑی مالیت کی رقم آخر گئی کہاں۔ یہ تو وہ سب نوٹ نکل رہے ہیں جو آج میں نے سیکرٹ سروس کا چیک بنک میں بھیج کر منگوائے ہیں ـــ اچھا چھوڑ یار اب اتنی سی رقم بھی واپس لو گے چلو میں تمہاری طرف سے کسی یتیم خانے میں بھجوا دوں گا ـــ اور سناؤ خیریت سے ہو ـــ بھابھی سلمیٰ ٹھیک ہیں۔ بچے بخیریت ہیں" ـــــ عمران نے صوفے پر پھینکی ہوئی گڈی اٹھا کر دوبارہ جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ تو تم بھوکے مر رہے تھے ـــ سیکرٹ سروس سے تمہیں میری وجہ سے جواب مِل گیا تھا اور جیب میں لاکھوں روپے رکھے بیٹھے ہو ـــ نکالو میری رقم ورنہ گولی مار دوں گا" ـــــ فیاض نے ریوالور کی نال عمران کی طرف کرتے ہوئے انتہائی بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے ڈاکہ ـــ سرکاری وردی میں ڈاکہ۔ بچاؤ۔ بچاؤ" ـــــ عمران نے یکلخت حلق پھاڑ کر چیختے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا صاحب کون ہے ڈاکو" ـــــ اچانک دروازے کے قریب سے سلیمان کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ دوسرے لمحے دروازے پر سلیمان کی شکل نظر آئی اور دوسرے لمحے وہ بھی ڈاکہ ڈاکہ پکارتا ہوا واپس دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔

"اوہ اوہ روکو اسے ـــ روکو اس پاگل کو ـــ چلو نہیں لیتا رقم رکھ لو اسے روکو اسے" ـــــ فیاض نے بُری طرح گھبراتے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ پاگل سڑک سے آدمیوں کو بُلا کر ابھی اس کا تماشہ بنا کر رکھ دیں گے۔

"سلیمان پیارے سلیمان ـــ ارے واپس آ جاؤ۔ یہ تو میرا پیارا دوست ہے ـــ سوپر فیاض" ـــــ عمران نے اونچی آواز میں کہا۔ اور دوسرے لمحے سلیمان اس طرح دروازے پر نمودار ہو گیا جیسے وہ دروازے کی طرف جانے کی بجائے وہیں دروازے کے قریب ہی کھڑا تھا۔

"اوہ تو سوپر فیاض صاحب ہیں صاحب یہ تو بہت بڑے سرکاری افسر ہیں کچھ تو ان کی عزت کا بھی خیال رکھا کریں۔ چائے لے آؤں۔ مگر وہ پتی ـــ دودھ ـــ چینی ـــ وہ سب تو ختم ہے" ـــــ سلیمان نے منہ

لٹکاتے ہوئے کہا۔

"ارے فکر نہ کرو جہاں ہمارے اتنے پیارے دوست ہوں وہاں کس چیز کی کمی ہے ___ یہ لو بیس ہزار روپے اور فیاض صاحب کو چائے پلواؤ۔ آخر اتنے بڑے سرکاری افسر ہیں کبھی کام ہی آجائیں گے" ___ عمران نے جلدی سے کوٹ کی سائیڈ جیب سے فیاض کی دی ہوئی دونوں گڈیاں نکال کر سلیمان کی طرف اچھالتے ہوئے کہا۔

"اتنے بڑے سرکاری افسر اور صرف بیس ہزار روپے۔ اچھا چلو ایک پیالی بن جائے گی چائے کی" ___ سلیمان نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"تم دونوں مجسم شیطان ہو ___ ایسے ڈرامے کرتے ہو کہ آدمی خواہ مخواہ تمہارے ہاتھوں احمق بن جاتا ہے" ___ اس بار فیاض نے ہنستے ہوئے کہا لیکن اس کی ہنسی بتا رہی تھی کہ وہ بس زبردستی ہی ہنس رہا ہے ورنہ جو کچھ اس کا دل چاہ رہا تھا وہ وہی جانتا تھا۔

"بنے بنائے کو بنانے کی کیا ضرورت ہے ___ بہرحال سوپر فیاض سناؤ خیریت سے ہو ...." عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس بس اب اگر آگے کچھ کہا تو حقیقتاً میں تمہیں گولی مار دوں گا ___ میں تمہیں پچھلے دو ہفتوں سے تلاش کر رہا ہوں۔

"تمہارے ڈیڈی تجھے پھانسی پر چڑھانے کا حکم دے چکے ہیں اور تم ہو کہ بار بار خیریت پوچھ رہے ہو" ___ فیاض نے بری طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"گھر کا خرچہ بڑھ گیا ہوگا ___ یہ ثریا کو ہزار دفعہ سمجھایا ہے کہ سہیلیوں کو

تحفے دینا بند کردے مگر وہ مانتی ہی نہیں ___ آخر بیچارے ڈیڈی کیا کریں ___ رشوت وہ نہیں لیتے ___ سوکھی تنخواہ سے آجکل گزارہ ہوتا نہیں" ___ عمران نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب رشوت ___ تنخواہ ___ گزارہ۔ یہ کیا بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو" ___ فیاض نے انتہائی حیرت سے کہا۔

"ارے تم خود ہی تو کہہ رہے تھے کہ ڈیڈی تمہیں پھانسی پر چڑھانا چاہتے ہیں اور فی پھانسی جلادوں کو باقاعدہ الاؤنس ملتا ہے۔ پچاس روپے فی پھانسی اور ساتھ دودھ پینے کے پیسے علاوہ، پارٹ ٹائم بزنس کیا ہے۔ بس روزانہ دس بارہ آدمی پھانسی پر چڑھا دیتے۔ مہینے کے بعد خاصا موٹا الاؤنس بن گیا" ___ عمران نے کہا اور اس بار فیاض قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"اوہ تو تمہارا یہ مطلب تھا ___ تم سے خدا سمجھے میں تو محاورے کی بات کر رہا تھا" ___ فیاض نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یعنی اصل نہیں محاوراتی پھانسی ___ اوہ پھر تو الاؤنس وغیرہ کا چانس ہی ختم ہو گیا" ___ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا اب تک تم نے بہت بکواس کر لی ہے ___ مجھ سے بیس ہزار روپے بھی جھاڑ لئے ہیں۔ میری خون پسینے کی کمائی ہے اور تم اسے ایسے لٹا دیتے ہو جیسے میں زمین میں سے کھود کر لے آتا ہوں اچھا سنو۔ وہ تمہارا ٹرومین فرار ہو گیا ہے اور سر رحمان نے میری جان عذاب میں ڈال رکھی ہے کہ اسے ہر صورت میں گرفتار کروں۔ اب بتاؤ میں کیا کروں۔ تم غائب تھے" ___ فیاض نے کہا اور ٹرومین کی گمشدگی کا سن کر عمران

یکلخت سنجیدہ ہو گیا۔

"کب غائب ہوا۔ اور کیسے پوری تفصیل بتاؤ — وہ تو بہت خطرناک آدمی ہے" — عمران نے کہا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اور اس نے عمران کے چہرے پر سنجیدگی دیکھ کر خاموشی سے چائے کے برتن میز پر رکھنے شروع کر دیئے۔ ساتھ ہی پیسٹریز اور چکن سینڈوچ بھی تھے۔

وہ ٹرومین شدید زخمی تھا اس لئے اسے ہسپتال کے ایک مخصوص وارڈ میں رکھا گیا۔ اس کے دونوں بازو اور پیر آہنی ہتھکڑیوں سے پلنگ سے باندھ دیئے گئے۔ دو مسلح سپاہی کمرے کے اندر اور دو مسلح سپاہی کمرے سے باہر تعینات کر دیئے گئے۔ ڈاکٹروں نے اس کے زخموں کا آپریشن کیا اور پھر ان پر پلستر چڑھا دیا۔ اُسے ہوش تو ہسپتال جاتے ہی آ گیا تھا لیکن میں نے اس سے مزید پوچھ گچھ اس وقت تک ملتوی رکھی تھی جب تک وہ صحیح طور پر تندرست نہیں ہو جاتا۔ میرا ارادہ تھا کہ ہسپتال سے اُسے اینٹلی جینس کے ہیڈ کوارٹر لے آؤں گا اور پھر اس پر تھرڈ ڈگری استعمال کر کے اس سے ساری معلومات حاصل کروں گا لیکن اسے ہسپتال پہنچے چار روز ہی گزرے تھے کہ اچانک اطلاع ملی کہ ہسپتال پر ایک مسلح گروہ نے حملہ کر دیا ہے۔ انہوں نے وہاں بے تحاشا فائرنگ کی، بم پھینکے۔ اس سے بے شمار افراد مریض، ڈاکٹر، نرسیں زخمی بھی ہوئے اور کافی ہلاک بھی ہو گئے۔ ظاہر ہے شدید افراتفری مچ گئی۔ بعد میں جب یہ ہنگامہ ٹھنڈا ہوا تو پتہ چلا کہ وہ ٹرومین کمرے سے غائب ہے۔ اندر اور باہر موجود چاروں مسلح سپاہی مردہ پڑے ہوئے تھے۔ میں نے فوراً پولیس سے

دارالحکومت کی ناکہ بندی کرا دی لیکن باوجود سر توڑ کوششوں کے آج تک اس ٹرومین یا ان حملہ آوروں کا سراغ نہیں مل سکا۔ اخبارات نے اس واقعہ پر بڑا واویلا مچایا۔ اعلیٰ حکام بھی بڑے بگڑے لیکن سارا نزلہ مجھ پر ہی گرا کہ تم نے حفاظت نہیں کی۔ اب تم خود بتاؤ کہ میں اور کیا کرتا۔ کیا اس کی روح نکال کر کسی بوتل میں بند کر لیتا" — سوپر فیاض نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیکن اس کے ساتھی وہاں پہنچ کیسے گئے۔ انہیں کس نے اطلاع دی" — عمران نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے پوچھا۔

"تحقیقات کے بعد اتنا پتہ چلا ہے کہ ٹرومین نے ایک ڈاکٹر سے بے حد منت کی کہ ایکریمیا میں اس کے بیوی بچے اس کے لئے بے حد پریشان ہوں گے وہ انسانی ہمدردی کے طور پر ان کا فون پر رابطہ کرا دے۔ چنانچہ ڈاکٹر نے اس کا ایک ہاتھ کھلوا دیا اور ٹیلیفون سیٹ اس کے پاس رکھوا کر سپاہیوں کو باہر جانے کے لئے کہا۔ ٹرومین نے فون کیا۔ اس کے بعد اس کے ہاتھ دوبارہ کلمپ کر دیئے گئے اور سپاہی بھی دوبارہ پہرہ دینے لگے۔ اس کے ایک روز بعد رات کو یہ حملہ ہوا اور ٹرومین غائب ہو گیا" — سوپر فیاض نے جواب دیا۔

"تو اب تم کیا چاہتے ہو؟" — عمران نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"تم اسے تلاش کرنے میں میری مدد کرو اور کیا چاہتا ہوں" — سوپر فیاض نے جھلا کر کہا۔

"تم نے ریڈیو پر اعلان کرایا — اخبار میں اشتہار دیا — گلی کوچوں میں لاؤڈ سپیکروں پر منادی کرائی — محلے کی مسجدوں سے لاؤڈ سپیکروں پر اپیل

کرائی۔ بولو کیا کیا تم نے" ـــــ عمران نے کہا اور سوپر فیاض نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لیے۔

"کوئی بچہ تو گم نہیں ہو گیا تھا کہ میں اعلان کراتا پھرتا۔ سنو اب تم نے اسے ہر قیمت پر تلاش کرنا ہے اور بس" ـــــ فیاض نے مٹھی بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں مذاق نہیں کر رہا ـــ یہ جدید دور ہے ـــ تم ایسا کرو کہ دس بارہ لاکھ کے انعام کا اعلان کرا دو۔ پھر دیکھو ایک ٹڑومین کیا ایک سو ٹڑومین ہاتھ جوڑے تمہارے پاس پہنچ جائیں گے۔ نہ پہنچے تو زبردستی پہنچا دیئے جائیں گے" ـــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا ـــ سنو مجھے ٹالنے کی کوشش نہ کرو ـــ کل تک ٹڑومین کا کوئی نہ کوئی کلیو تلاش کر کے دو تا کہ میں سر رحمان کو کچھ تو مطمئن کر سکوں۔ انہوں نے واقعی میری جان عذاب میں ڈال رکھی ہے اور اب تو ان کے ڈر کے مارے میں دفتر بھی نہیں جاتا سارا دن اِدھر اُدھر گھوم پھر کر گزار دیتا ہوں" ـــ فیاض نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"واہ اسے کہتے ہیں نوکری ـــ یعنی سرکاری جیپ ـــ سرکاری پٹرول ـــ سرکاری ڈرائیور ـــ اور صاحب سارا دن آوارہ گردی کرتے رہیں۔ مہینے بعد جا کر پوری تنخواہ مع آوارہ گردی الاؤنس بھی وصول کر لی۔ یار تم ایسا کرو کہ استعفیٰ دے دو اور اپنی جگہ مجھے سپرنٹنڈنٹ بنا دو ـــ خواہ تنخواہ اتنی محنت کرنے کے بعد کہیں جا کر دس بیس ہزار روپوں کی شکل نظر آتی ہے" ـــ عمران نے کہا اور فیاض نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لیے۔

"تم مذاق کر رہے ہو ٹھیک ہے ـــ میں تمہیں کل تک مہلت دیتا ہوں کل اگر تم نے کوئی کلیو نہ بتایا تو میں تمہیں گولی مار کر خودکشی کر لوں گا بس یہ میرا آخری اور قطعی فیصلہ ہے" ـــ فیاض نے ایک جھٹکے سے اُٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"اگر تمہیں صرف کلیو چاہیے تو وہ میں تمہیں ابھی بتا دیتا ہوں" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ابھی ـــ کیا مطلب تمہیں معلوم ہے کہ ٹڑومین کہاں ہے" ـــ سوپر فیاض عمران کی بات سن کر بری طرح چونک پڑا۔

"ہاں بالکل" ـــ عمران نے بڑے خلوص اور بااعتماد لہجے میں کہا۔

"تو بتاؤ پھر دیر کیوں کر رہے ہو" ـــ سوپر فیاض کے چہرے پر انتہائی جوش بھرے تاثرات اُبھر آئے تھے اور آنکھوں میں تیز چمک لہرانے لگی۔

"لیکن فیاض صاحب آج کل کمرشل دور ہے۔ معلومات تو باقاعدہ بھاری قیمتوں میں فروخت ہوتی ہیں۔ میری طرف سے تمہیں ٹڑومین ملے یا نہ ملے۔ میرا مسئلہ تو ہو گیا تھا ختم اب تمہارا مسئلہ ہے۔ یا تو اس کلیو کی قیمت ادا کرو یا پھر خود تلاش کرتے رہو" ـــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ابھی تو تم نے مجھ سے بیس ہزار اینٹھ لیے ہیں اور کیا لینا ہے میں نے ٹکسال تو نہیں بنا رکھی جہاں سے اشرفیاں ڈھال ڈھال کر تمہیں دیتا رہوں" ـــ فیاض نے بری طرح پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا وہ بیس ہزار روپے ـــ چلو ٹھیک ہے۔ وہ اس کلیو

کا معاوضہ ہوگیا۔ اب تمہارا احسان وغیرہ نہیں ہے مجھ پر" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں ہاں کوئی احسان نہیں ہے بتاؤ تو سہی" ——— فیاض نے جلدی سے کہا۔

" سنو دارالحکومت کے شمال مغرب میں جو پہاڑی سلسلہ ہے اس میں بے شمار غاریں ہیں کبھی گئے ہو وہاں" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہاں کئی بار گیا ہوں کیوں وہاں تو اکثر مست اور درویش قسم کے لوگ رہتے ہیں جو دنیا سے بے نیاز ہو کر عبادت میں مصروف رہتے ہیں" ——— فیاض نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" ارے پھر تو تمہیں معلوم ہے ——— خواہ مخواہ بیس ہزار روپے خرچ کئے" ——— عمران نے کہا۔

" کیا مطلب ان درویشوں اور خدا مستوں کا ٹرومین سے کیا تعلق" ——— فیاض نے انتہائی حیرت انگیز لہجے میں کہا۔

" دیکھو ٹرومین کا معنی ہے سچا آدمی ——— اور سچے آدمی آج کل بھی درویش اور خدا مست ہی ہو سکتے ہیں۔ اب سنٹرل انٹیلی جینس بیورو کا سپرنٹنڈنٹ تو ٹرومین ہونے سے رہا" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ تو تم میرا مذاق اڑا رہے ہو ——— میں مجرم ٹرومین کی بات کر رہا ہوں اور تم کسی اور چکر میں پڑ گئے ہو ——— سنو کل آؤں گا اور اگر کل تم نے چکر دینے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہ ہوگا" ——— فیاض

نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور پھر پیر پٹختا ہوا بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

" بیس پچیس ہزار بٹوے میں ڈالتے آنا" ——— عمران نے اونچی آواز میں کہا لیکن فیاض نے کوئی جواب نہ دیا اور پھر دروازہ کھلنے اور دھماکے سے بند ہونے کی آواز سن کر عمران مسکرا دیا۔

" سلیمان" ——— اچانک عمران نے انتہائی سنجیدگی سے سلیمان کو آواز دی۔

" جی صاحب" ——— سلیمان نے بھی انتہائی سنجیدگی سے کمرے میں آکر جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ عمران کے موڈ کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔ اس لئے وہ موڈ کے مطابق ہی چلتا تھا۔

" میرے جانے کے بعد کسی ٹرومین کا فون یا اس کا کوئی آدمی میرا پوچھنے آیا ہو" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" جناب نام تو کسی نے نہیں لیا البتہ کئی دنوں تک فون ضرور آتے رہے۔ آپ کا پوچھنے کے بعد نام بتائے بغیر رابطہ ختم کر دیتے تھے" ——— سلیمان نے سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے اسے جانے کا اشارہ کیا اور پھر سامنے رکھے ٹیلی فون کا ریسیور اٹھا کر اس نے دانش منزل کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ وہ کل رات ہی ٹیم کے ساتھ ایک مشن کی تکمیل کے بعد واپس پہنچا تھا اور اسے اب تک بلیک زیرو سے تفصیلاً گفتگو کا موقع نہ ملا تھا۔ ویسے وہ جاتے ہوئے بلیک زیرو کو ہدایات دے گیا تھا کہ جب ٹرومین ہسپتال سے فارغ ہو جائے تو اسے اغوا کر کے اس سے بلیک تھنڈر کے بارے میں مکمل معلومات ضرور حاصل کرے کیونکہ اسے خود ایکریمی

میں جانا پڑ گیا تھا لیکن اب سوپر فیاض جو کچھ بتا کر گیا تھا اس نے اُسے تشویش میں مبتلا کر دیا تھا۔ اس کا تو مطلب تھا کہ اس ٹرومین کے ساتھیوں نے ایکریمیا سے آ کر بے پناہ فائرنگ اور قتل و غارت کر کے اُسے رہائی دلائی اور اپنے ساتھ لے گئے پھر بھی اُسے یقین تھا کہ بلیک زیرو نے ضرور اُسے اپنے طور پر تلاش کرنے کی کوشش کی ہوگی اور وہ اب اس سلسلے میں بلیک زیرو سے بات کرنا چاہتا تھا۔

"ایکسٹو" ـــــ چند لمحوں بعد ہی رسیور سے بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ ابھی مجھے سوپر فیاض نے اطلاع دی ہے کہ ٹرومین کو ہسپتال سے اغوا کر لیا گیا تھا" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر سوپر فیاض نے آپ کو درست اطلاع دی ہے۔ ہسپتال میں بے پناہ قتل و غارت ہوئی۔ مجھے جب اطلاع ملی تو میں نے اُسے تلاش کرنے کی کوشش کی بہت بھاگ دوڑ کے بعد اس قدر کلیو ملا کہ حملہ آور نالستان سفارت خانے میں گئے ہیں اس اطلاع ملنے پر میں نے وہاں ریڈ کرایا تو پتہ چلا کہ نالستانی سفیر ایک زخمی کے ساتھ اپنے خصوصی سفارتی طیارے میں نالستان کو پرواز کر گیا ہے اس کے ساتھ چار اور آدمی بھی تھے۔ نالستان میں اپنے فارن ایجنٹ سے معلوم ہوا ہے کہ نالستانی سفیر نے وہاں پہنچ کر زخمی اور ان چار افراد کو چارٹرڈ طیارے پر سوار کر کے ایکریمیا روانہ کر دیا ہے۔ میں نے ایکریمیا میں فارن ایجنٹس کو الرٹ کر دیا لیکن وہاں سے اب تک ٹرومین کا کوئی سراغ نہیں مل سکا

نالستانی سفیر نے بعد میں سرے سے ہی انکار کر دیا کہ وہ کسی زخمی یا دیگر افراد کے ساتھ گیا تھا۔ اس نے کہا کہ وہ ایک سفارتی مشن پر اکیلا گیا تھا اور اکیلا ہی واپس آیا ہے" ـــــ بلیک زیرو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہوا کہ ٹرومین صاف نکل گیا" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ نے دراصل اس وقت اُسے سوپر فیاض کے حوالے کر کے زیادتی کی تھی۔ اس جیسا مجرم بھلا سوپر فیاض کے قابو میں کہاں رہ سکتا تھا" ـــــ بلیک زیرو نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"میں دراصل اُسے نفسیاتی طور پر یہ بتانا چاہتا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اُسے کوئی اہمیت نہیں دیتی۔ اگر مجھے فوراً ملک سے نہ جانا پڑ جاتا تو میرا پروگرام یہی تھا کہ میں اسے سوپر فیاض کی کسٹڈی سے اغوا کر کے کسی خفیہ اڈے پر پہنچا دیتا اور اس پر یہی ظاہر کرتا کہ اسے بلیک تھنڈر کے کسی دوسرے سیکشن نے انٹیلی جینس کی کسٹڈی سے نکالا ہے اس طرح لازماً وہ کھل جاتا اور ہم اس سے بلیک تھنڈر کے بارے میں ضروری معلومات آسانی سے حاصل کر سکتے۔ بہرحال اب تمہیں پوری طرح ہوشیار رہنا ہوگا۔ جس گینڈے کا یہ مجرم ہے اور جس ٹائپ کی یہ تنظیم ہے یہ ضرور انتقامی کارروائی کریں گے" ـــــ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں آپ کی بات سمجھ گیا۔ اصل میں آپ کے لئے خطرہ زیادہ ہے۔ ہو سکتا ہے یہ لوگ آپ کے فلیٹ پر حملہ کریں" ـــــ

بلیک زیرو نے کہا۔

"کرتے رہیں۔ حملہ سوپر فیاض کے پاس رقم کی کمی تو نہیں اپنا فلیٹ وہ دوبارہ تعمیر کرا سکتا ہے۔ جہاں تک میرا تعلق ہے تو بھائی میرے پاس ہے کیا ایک اکلوتی جان تھی وہ کب کی کسی پر نچھاور ہو چکی" ——— عمران نے کہا اور دوسری طرف سے بلیک زیرو کھلکھلا کر ہنس پڑا کیونکہ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ عمران کے لہجے میں بات چیت کے آغاز میں جو سنجیدگی تھی وہ اب باقی نہ رہی تھی۔

"تو اب آپ کا کیا پروگرام ہے ——— آج کل کیس تو ہے نہیں کیوں نہ اس بلیک تھنڈر تنظیم کے خلاف کام شروع کر دیا جائے" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"بلیک تھنڈر تنظیم نے جس مشن پر ٹرومین کو بھیجا تھا وہ تو ناکام ہو گیا۔ اور فی الحال ہمارے پاس اس کے لئے کوئی واضح کلیو بھی نہیں۔ اس لئے فی الحال تو میں انتظار کروں گا۔ اگر بلیک تھنڈر نے پھر کوئی ایجنٹ بھیجا تو اس کے بعد دیکھا جائے گا۔ اچھا خدا حافظ" ——— عمران نے کہا اور ریسیور رکھ کر ایک بار پھر اس نے ایک طرف رکھی ہوئی کتاب اٹھا لی لیکن ابھی وہ کتاب کھول کر وہ صفحہ تلاش کر ہی رہا تھا جہاں اس نے پڑھنا چھوڑا تھا کہ پاس پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"یس علی عمران۔ ایم۔ایس سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن) بزبان خود سپیکنگ" ——— عمران نے کہا۔

"تو تم پہنچ گئے ہو پاکیشیا علی عمران" ——— دوسری طرف سے ٹرومین

کی طنز سے بھرپور آواز سنائی دی۔

"ارے ارے بھائی سچے آدمی ——— تم کہاں چلے گئے تھے یار میں نے تلاش میں تو کنوؤں میں بانس ڈلوا دیئے تھے۔ ایک ہزار پانچ سو کنواں بھی پانی نکال کر دیکھ لیا ——— لیکن سچ پھر بھی نہ ملا ——— سناؤ تمہاری ٹانگوں کا کیا حال ہے۔ کہیں سچ کو آئندہ بیساکھیوں پر تو کھڑا نہ ہونے پڑے گا" ——— عمران نے بڑے خوشگوار موڈ میں کہا۔

"تم جس قدر چہک رہے ہو۔ اس قدر ہی تمہاری چیخیں گونجیں گی ——— علی عمران۔ تم پاکیشیا سے غائب ہو گئے تھے۔ اس لئے میں خاموش تھا۔ لیکن اب تم آ گئے۔ اس لئے اب ٹرومین کے ہاتھوں مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ ——— یہ بات ذہن میں رکھنا کہ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی موت ٹرومین کے ہاتھوں مقدر ہو چکی ہے" ——— ٹرومین نے اسی طرح انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سنا تھا کہ سچ کڑوا ہوتا ہے لیکن تم تو شاید نیم پہ چڑھے بول رہے ہو۔ ویسے سچ کے ہاتھوں موت کو ہمارے ہاں شہادت کہتے ہیں اور شہادت قسمت والوں کے نصیب میں ہوتی ہے۔ ویسے ایک بات تو بتاؤ کہ وہ تمہاری بلیک تھنڈر تنظیم نے تمہیں ناکامی پر کوئی سزا نہیں دی۔ وہ تمہارا بڑبولا باس ٹرانسمیٹر پر تو بڑی باتیں کر رہا تھا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے چیف باس سے کہا ہے کہ مجھے اس وقتی ناکامی کا داغ دھونے کا موقع دیا جائے ——— اور انہوں نے میری بات تسلیم کر لی ہے۔ اور میں نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مکمل طور

پر تباہ کر کے تمہارا کٹا ہوا سر میں ان کے پاس بھجوا دوں گا ــــ اور میں نے ہر صورت میں اپنا وعدہ پورا کرنا ہے" ـــــ ٹرومین نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا ــ وہ تم جانو اور وہ جانیں۔ البتہ اگر تم کہو تو میں اپنا کٹا ہوا سر خیر سگالی کے طور پر تمہیں بھجوا دوں۔ ہم مشرقی لوگ دوسروں کے لئے قربانی دینے کے بہت شوقین ہوتے ہیں ــ ویسے ایک بات بتا دوں کہ میں نے جان بوجھ کر تمہیں ایٹالی جینس کے حوالے کر دیا تھا۔ ورنہ میرا ساتھی تو کہہ رہا تھا کہ بس ایک گولی سے تمہارا خاتمہ کر دیا جائے، لیکن یار مروت بھی تو کوئی چیز ہوتی ہے تم زخمی تھے ـــــ شکست خوردہ تھے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ تم پر پاکیشیا کی ایک گولی کیوں ضائع کی جائے ـــ تم ایسے آدمی ہو خود ہی شرم کے مارے مر جاؤ گے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری یہ فراٹے بھرتی ہوئی زبان جلد ہی بند ہو جائے گی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ـــ میرے آنے تک اپنی وصیت وغیرہ لکھ لو" ـــــ ٹرومین نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میری وصیت میں تو قرض خواہوں کے ناموں کی بس ایک تفصیلی لسٹ ہوگی۔ ہو تو تمہارے نام کر دوں۔ ویسے اگر تم اپنی آمد کا شیڈول بتا دو تو میں ایئر پورٹ پر تمہارا استقبال کر دوں ـــ کیا خیال ہے" ـــــ عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

"موت اپنے شکار کو پہلے سے شیڈول نہیں بھیجا کرتی بس انتظار کرو اپنی موت کا" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ

ہی رابطہ ختم ہو گیا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے ریسیور رکھ دیا۔ اور دوبارہ اسی طرح کتاب پڑھنے میں مصروف ہو گیا جیسے اسے ٹرومین کی اس دھمکی کی ذرہ برابر بھی پرواہ نہ ہو۔

ٹرومین نے ریسیور کریڈل پر رکھا اور پھر بستر سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"میں جب تک تمہاری گردن اپنے ہاتھوں سے نہیں توڑوں گا مجھے چین نہیں آ سکتا" ـــــ ٹرومین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے سامنے موجود الماری کی طرف بڑھنے لگا لیکن ابھی وہ الماری تک پہنچا ہی تھا کہ میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔ ٹرومین ایک جھٹکے سے مڑا۔ اور پھر اس نے آگے بڑھ کر ریسیور اٹھا لیا۔

"یس ٹرومین" ـــــ ٹرومین نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"وہسکی پارٹی ہو رہی ہے ٹرومین اگر شریک ہونا چاہو تو آ جاؤ" ـــــ دوسری طرف سے ایک مسکراتی ہوئی نسوانی آواز سنائی دی اور ٹرومین کے ہونٹ بے اختیار بھینچ گئے۔ کیونکہ اس کوڈ کا مطلب یہی تھا کہ بلیک تھنڈر ہیڈ کوارٹر سے کال آئی ہے۔

"ڈیبی کے ساتھ اور کیا ملے گا ہنی" ——— ٹروین نے پوچھا۔

"تم چاہو تمہارے لئے بھلا کس چیز کی کمی ہو سکتی ہے" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے پھر تو ضرور آؤں گا" ——— ٹروین نے کہا اور ریسیور رکھ کر وہ ایک بار پھر مڑا اور اس نے الماری کے ایک خفیہ خانے سے باکس نما ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اُسے اس وقت ہیڈ کوارٹر کی کال آنے سے ذہنی طور پر سخت کوفت محسوس ہو رہی تھی کیونکہ اُسے یقین تھا کہ ہیڈ کوارٹر کی اس کال کا مطلب یہی ہو سکتا تھا کہ وہ اس کے ذمے کوئی مشن لگانا چاہتے ہیں جب کہ ٹروین سب سے پہلے پاکیشیا جا کر اس عمران کی گردن توڑنا چاہتا تھا۔ لیکن ظاہر ہے کال تو اس نے سننی ہی تھی۔ باتھ روم کا دروازہ بند کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کی سائیڈ میں موجود ایریل کو اونچا کیا اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ٹروین کالنگ اوور" ——— ٹروین نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس۔ ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ اوور" ——— دوسری طرف سے بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس سر ——— کیا حکم ہے اوور" ——— ٹروین نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹروین ہیڈ کوارٹر کو اطلاع ملی ہے کہ تم نے ابھی پاکیشیا میں اس علی عمران سے فون پہ بات چیت کی ہے اور تم اب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کے لئے روانہ ہونا چاہتے ہو اوور" ——— بھاری لہجے میں کہا گیا اور ٹروین کی آنکھوں میں حیرت کی جھلکیاں نمایاں ہو گئیں

کیونکہ ابھی کال کئے اسے چند لمحے ہی گزرے ہوں گے کہ ہیڈ کوارٹر کی کال آ گئی۔ اس کا مطلب تھا کہ ہیڈ کوارٹر کی طرف سے اس کا فون باقاعدہ ٹیپ کیا جا رہا تھا۔

"یس باس۔ آپ کی اطلاع درست ہے اوور" ——— ٹروین نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تم بلیک تھنڈر کے گریڈ ون ایجنٹ ہو ——— کیا اب تمہارا سٹیٹس یہی رہ گیا ہے کہ تم پیشہ ور قاتلوں کی طرح چند لوگوں کو قتل کرتے پھرو اوور" ——— باس کے لہجے میں بے پناہ کرختگی تھی۔

"باس یہ تو میرا نجی مشن ہے۔ اور پھر میں نے ہیڈ کوارٹر سے وعدہ بھی کر رکھا ہے اوور" ——— ٹروین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمیں تمہارے وعدے کا بخوبی علم ہے اور اس وعدے پہ تمہاری زندگی بھی تمہیں بخش دی گئی تھی۔ لیکن ہیڈ کوارٹر نے اس سارے کیس کی تفصیلی چیکنگ کرائی ہے۔ کیونکہ تم جیسے ایجنٹ کی ناکامی کا یہی مطلب ہو سکتا تھا کہ یہ لوگ ہیڈ کوارٹر کی توقع سے بھی کہیں زیادہ خطرناک ہیں اور اب بلیک تھنڈر کے بارے میں انہیں معلوم بھی ہو چکا ہے۔ اس تفصیلی چیکنگ سے جو تفصیلات اس علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں سامنے آئی ہیں۔ ان پہ ہیڈ کوارٹر کو بھی شدید حیرت ہوئی ہے۔ بلیک تھنڈر جیسی بے شمار بین الاقوامی تنظیموں کا خاتمہ اس علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ریکارڈ پہ موجود ہے اس ریکارڈ کی چیکنگ کے بعد ہیڈ کوارٹر نے نہ صرف تمہاری ناکامی کو معاف کر دیا ہے بلکہ یہ بات بھی سامنے آ گئی ہے کہ تمہارا وہاں سے بچ کر

آجانا ہی تمہاری کامیابی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہیڈکوارٹر نے یہ فیصلہ بھی کرلیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس علی عمران کا خاتمہ ہیڈکوارٹر کا نمبرون مشن ہے کیونکہ یہ خطرناک گروپ ہے اگر ہیڈکوارٹر کے خاتمے کے لئے چل پڑا تو پھر ہیڈکوارٹر کے لئے شدید ترین مشکلات کھڑی ہوسکتی ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہیڈکوارٹر یہ بھی نہیں چاہتا کہ اس علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہیڈکوارٹر کے بارے میں کسی قسم کا کوئی کلیو مل سکے اور چونکہ تمہارے اندر انتقامی جذبات موجود ہیں اس لئے ظاہر ہے کہ تم فوری اور براہ راست ایکشن کرو گے۔ اور اگر تم اس علی عمران کے قابو آگئے تو یقیناً وہ تم سے ہیڈکوارٹر کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنے کی کوشش کرے گا اور اب نمبرون ایجنٹ بننے کے بعد تمہیں ہیڈکوارٹر کے بارے میں پہلے سے کہیں زیادہ معلومات حاصل ہیں اس لئے ہیڈکوارٹر تمہیں اس مشن پر فوراً نہیں بھیجنا چاہتا اوور"۔۔۔ باس نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا اور ٹروین کی آنکھیں سکڑ گئیں اور ہونٹ بھنچ گئے۔

" باس یہ میرے ساتھ زیادتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ٹروین کو اس احمق کے مقابلے میں کم تر حیثیت دی جارہی ہے۔ اوور"۔۔۔ ٹروین کے لہجے میں نہ چاہنے کے باوجود تلخی آگئی۔

" تم نے پوری بات تو سنی نہیں۔ پہلے بات سنا کرو پھر تبصرہ کیا کرو اوور"۔۔۔ باس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" سوری باس فرمایئے اوور"۔۔۔ ٹروین نے کہا۔

" تم اس عمران کو شکست دینا چاہتے ہو اور ہیڈکوارٹر اس عمران

کے ساتھ ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ بھی چاہتا ہے اس لئے ہیڈکوارٹر نے فیصلہ کیا ہے کہ اس عمران کے خاتمے کے لئے مادام فونا کو ہائر کیا جائے اور ساتھ ہی پاکیشیا میں ایک گروپ بھی اٹیچ کر لیا گیا ہے اس گروپ کا سربراہ لائیک ہے۔ مادام فونا تمہارے ساتھ اس مشن پر جائے گی اور سارا کام وہ کرے گی۔ تم سامنے نہیں آؤ گے۔ تم صرف اس وقت سامنے آؤ گے جب تم دیکھو گے کہ مادام فونا یا اس کے ساتھی ناکام ہوچکے ہیں کیونکہ تم گریڈ ون ایجنٹ ہو اور گریڈ ون ایجنٹ اس وقت سامنے آتے ہیں جب اور کوئی چارہ کار نہ رہے اوور"۔۔۔ باس نے کہا۔

" میں آپ کی بات بالکل نہیں سمجھ سکا باس۔ مجھے تو آپ نے کہا تھا کہ ہیڈکوارٹر مجھے فوراً بھیجنا نہیں چاہتا اب آپ کہہ رہے ہیں کہ میں مادام فونا کے ساتھ جاؤں مگر سامنے نہ آؤں یہ بھلا کیسے ممکن ہے اوور"۔۔۔ ٹروین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تم اس مشن کے نگران کے طور پر علیحدہ جاؤ گے اور بطور گریڈ ون ایجنٹ صرف اس وقت سامنے آؤ گے اگر فونا ناکام ہوجاتی ہے اس سے پہلے نہیں۔ اور اگر مادام فونا کامیاب ہو جاتی ہے تو پھر تمہیں بالکل سامنے آنے کی اجازت نہ ہوگی میں چونکہ ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ فونا کے ساتھ تمہارے پرانے تعلقات ہیں۔ اس لئے میری سفارش پر ہیڈکوارٹر نے فونا کا انتخاب کیا ہے۔ اس لئے اگر تم چاہو تو اپنے طور پر فونا کے ساتھ مل کر اس مشن پر اس طرح کام کرو کہ ہیڈکوارٹر کو اعتراض بھی نہ ہو اور تمہارا انتقام بھی پورا

ہو جاتے اوور" —— باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں سمجھ گیا ہوں اب آپ بے فکر رہیں۔ میں خود فونا سے مل کر ساری ایڈجسٹمنٹ کر لوں گا۔ اوور" —— ٹروین نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تم بے شک فونا کے ساتھ مل کر اس مشن کو تکمیل تک پہنچاؤ۔ لیکن یہ بتا دوں کہ تمہاری ناکامی ناقابل معافی ہوگی۔ اوور" —— باس نے کہا اور ٹروین نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"آپ بے فکر رہیں باس آپ دیکھیں گے کہ اس بار ٹروین ان لوگوں کا کیا حشر کرتا ہے اور ہیڈ کوارٹر کو بھی ٹروین کی اصل صلاحیتوں کا علم ہو جائے گا اوور" —— ٹروین نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے بہرحال ہمیں تو اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ مقصود ہے کسی طرح بھی ہو اوور" —— باس نے کہا۔

"تھینک یو باس اوور" —— ٹروین نے کہا اور دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا۔ ٹروین نے ایک طویل سانس لیا۔ باس نے اس پر ایک بار پھر اعتماد کیا تھا اور اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس بار وہ باس کے اعتماد پر پورا اترے گا۔ باکس نما ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ باتھ روم سے نکلا اور پھر اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھا لیا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ہی رابطہ قائم ہو گیا۔

"ہیلو مادام فونا ہاؤس" —— ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ٹروین بول رہا ہوں فونا سے بات کراؤ" —— ٹروین نے کرخت

لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر ویٹ فار ون سیکنڈ" —— دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک مترنم اور لوچدار نسوانی آواز رسیور پر ابھری۔

"ہیلو ٹروین فونا بول رہی ہوں۔ آج کیسے میں یاد آ گئی" —— فونا کی مسکراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

"فونا۔ بلیک تھنڈر نے جس مشن کے لئے تمہیں ہائر کیا ہے وہ دراصل میرا مشن ہے میں نے ہیڈ کوارٹر سے بات کر لی ہے اور میں تمہارے ساتھ جاؤں گا تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں" —— ٹروین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا والے مشن کی بات کر رہے ہو ناں۔ جہاں ایک شخص علی عمران کا خاتمہ کرنا ہے میں نے" —— فونا نے چونک کر کہا۔

"ہاں وہی۔ میں نے اس علی عمران سے ذاتی انتقام لینا ہے اور تم جانتی ہو کہ ٹروین جب انتقام پر اتر آتے تو کیا ہوتا ہے" —— ٹروین نے کہا۔

"اوہ ویری گڈ۔ پھر تو یہ مشن میرا بھی ذاتی ہو گیا —— ویری گڈ۔ مجھے تمہارے ساتھ کام کرتے ہوئے واقعی لطف آئے گا۔ ویسے مشن ملنے پر میں نے اس کے بارے میں جو تحقیقات کی ہے اس سے کچھ ایسے ایسے راز کھلے ہیں کہ میں حیران ہوں کہ وہ انسان بھی ہے یا نہیں —— بہرحال وہ مجھ سے تو بچ کر نہیں جا سکتا۔ لیکن ایک شرط ہے ٹروین کہ تم پہلے مجھے کوشش کرنے دو گے۔ کیونکہ اس مشن میں میری کامیابی

مجھے بے حد فائدہ دے گی میں تمہاری تنظیم کے ساتھ مستقل اٹیچ ہو جاؤں گی"۔۔۔۔۔ فونا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ پہلے تم اپنی پوری کوشش کر لینا۔۔۔۔ جب تم کہو گی میں تب ہی حرکت میں آؤں گا۔ میں اپنا گروپ وائٹ سن ساتھ لے جاؤں گا تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں"۔۔۔۔ شودین نے کہا۔

"مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ پہلے تو وہاں کے لارک گروپ کی ٹپ دی گئی ہے۔ بہرحال میں تو مشن پہ جانے کے لئے تیار ہوں۔ بولو کب چل رہے ہو"۔۔۔۔ فونا نے کہا۔

"میں نے پاکیشیا میں داخل ہونے کا ایک پروگرام مرتب کیا ہے کیونکہ مجھے یقین ہے کہ مجھے روکنے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس نے وہاں نگرانی کا جال بچھا دیا ہو گا۔ اس لئے ہم پہلے پاکیشیا کے ہمسایہ ملک کافرستان جائیں گے اور پھر وہاں سے لانچ کے ذریعے پاکیشیا میں داخل ہوں گے سمگلروں کے روپ میں۔ کافرستان میں ایک گروپ ایسا ہے جو دونوں ملکوں کے درمیان سمگلنگ کا بزنس بے حد کامیابی سے کر رہا ہے اور اس کا چیف راڈ میرا بہترین دوست ہے۔ اس طرح ہم کسی کی نظروں میں آئے بغیر وہاں پہنچ جائیں گے"۔۔۔۔ ٹرومین نے کہا۔

"نہیں ٹرومین۔ اس طرح تو ہمیں مسلسل وہاں پولیس اور اینٹی سمگلنگ سٹاف سے چھپ کر رہنا پڑے گا جب کہ میں چاہتی ہوں کہ ہم وہاں دھڑلے سے جائیں۔ دھڑلے سے کام کریں۔ ہم سیاحوں کے روپ میں وہاں آسانی سے جا سکتے ہیں تم میک اپ کر لینا جب کہ میں ویسے ہی

جاؤں گی کیونکہ وہ لوگ صرف تمہیں ہی جانتے ہیں مجھے نہیں"۔۔۔۔ فونا نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم کس طرح کام کرتی ہو۔ چلو جیسا تم کہو گی ویسے ہی ہو گا۔ تم تیار ہو جاؤ۔ میں آج تمام بندوبست کر لوں گا اور کل ہم پاکیشیا کے لئے روانہ ہو جائیں گے"۔۔۔۔ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ کے آثار نمایاں تھے۔ ویسے وہ فونا کی صلاحیتوں سے اچھی طرح واقف تھا۔ فونا ایکریمیا میں وائٹ ڈیتھ کے نام سے مشہور تھی اور وہ انتہائی بھنگا معاوضہ لینے والی پیشہ ور قاتلہ تھی۔ اس کے ریکارڈ میں ایسے ایسے قتل موجود تھے جو بظاہر ناممکن سمجھے جاتے تھے لیکن فونا نے ان لوگوں کو ایسی منصوبہ بندی سے قتل کیا تھا کہ دنیا انگشت بدنداں رہ گئی تھی۔ فونا بظاہر ایک خوبصورت اور نوجوان بیوہ تھی جسے سب مادام فونا کے نام سے پکارتے تھے لیکن ٹرومین جانتا تھا کہ فونا دراصل انتہائی ذہین۔ شاطرانہ ذہن رکھنے والی اور حد سے زیادہ سنگدل عورت ہے۔ لیکن وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی صلاحیتوں کو بھی جانتا تھا۔ اس لئے اسے یقین تھا کہ فونا وہاں کامیاب نہ ہو سکے گی اور آخر کار یہ مشن ٹرومین کے ہاتھوں ہی مکمل ہو گا۔ اس طرح ہیڈ کوارٹر کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ ٹرومین واقعی گریڈ ون ایجنٹ بننے کے لائق ہے۔ ویسے اس نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ فونا کو پوری طرح کام کرنے کا موقع دے گا تاکہ کل ہیڈ کوارٹر کو کوئی شکایت پیدا نہ ہو سکے۔

مشن آف پاکیشیا

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی عمران نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔ وہ اس وقت دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔

"ایکسٹو" ــــــ ریسیور اٹھاتے ہی عمران نے کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس کیپٹن شکیل نے اطلاع دی ہے کہ اس نے ایکریمیا کی ایک پیشہ ور قاتلہ مادام فونا کو ایک ایکریمی کے ساتھ ہوٹل فائیو سٹار میں دیکھا ہے۔ وہ ایکریمیا کی ایک بدنام اور پیشہ ور قاتلہ ہے۔ اس کی واقفیت ایک نجی دوست کے ذریعے اس سے ہوئی تھی اس کے کہنے کے مطابق وہ یقیناً کسی خاص مقصد کے تحت آئی ہوگی" ــــــ جولیا نے بتایا۔

"تم اسے ہدایت دے دو کہ وہ اس کی مکمل اور بھرپور نگرانی کرے ہو سکتا ہے یہ مادام فونا واقعی کسی خاص مقصد سے آئی ہو" ــــــ عمران نے جولیا کو ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ــــــ دوسری طرف سے جولیا نے کہا اور عمران نے ریسیور رکھ دیا۔ مادام فونا کا نام سن کر اس کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں ابھر آئی تھیں۔

"کیا یہ مادام فونا کوئی خاص شخصیت ہے جو آپ اس کی وجہ سے اس قدر متفکر نظر آ رہے ہیں" ــــــ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے ایسے احساس ہو رہا ہے جیسے اس کا نام میرے ذہن میں موجود ہو لیکن وہ کھل کر سامنے نہیں آ رہا ٹھیک ہے میں لائبریری چیک کرتا ہوں" ــــــ عمران نے کہا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ اس الماری کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں سرخ رنگ کی فائل موجود تھی۔

"کیا ہوا۔ کیا یہ فائل اس فونا سے متعلق ہے" ــــــ بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"یہ فائل ایک بدنام پیشہ ور قاتلہ وائٹ ڈیتھ سے متعلق ہے۔ جس کے ریکارڈ پر کئی اہم سیاسی اور بین الاقوامی شخصیتوں کے قتل موجود ہیں اور اس میں اس کا اصل نام مادام فونا بھی درج ہے۔ لیکن زیادہ تفصیلات موجود نہیں ہیں اور نہ ہی اس کا کوئی فوٹو یا حلیہ موجود ہے" ــــــ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ پھر تو کیپٹن شکیل کی اطلاع بے حد اہم ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ مادام فونا یہاں کسی شخصیت کے قتل کے سلسلے میں آئی ہے" ــــــ بلیک زیرو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں اگر وہ واقعی یہی وائٹ ڈیتھ ہے تو پھر پاکیشیا کی کوئی اہم ترین شخصیت

شدید خطرے میں ہے ـــــ میرا خیال ہے مجھے خود جانا چاہیئے "ـــــ عمران نے کہا اور فائل بند کر کے وہ ابھی رکھنے ہی لگا تھا کہ ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے چونک کر ریسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو "ـــــ عمران نے ریسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

" میں سلیمان بول رہا ہوں۔ عمران صاحب سے بات کرائیں "ـــــ دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی اور عمران سلیمان کی کال سن کر چونک پڑا۔

" اوہ کیا بات ہے سلیمان ـــ کیوں فون کیا ہے "ـــــ عمران نے پوچھا۔

" باس ابھی کوٹھی سے فون آیا ہے ثریا بیٹی کا کہ بڑے صاحب پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے لیکن وہ بال بال بچ گئے ہیں۔

" ڈیڈی پر قاتلانہ حملہ کس نے کیا ہے ـــ اچھا ٹھیک ہے میں خود بات کر لیتا ہوں "ـــــ عمران نے بری طرح چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" جی فرمایئے "ـــــ ایک آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ یہ کوٹھی کا بوڑھا ملازم اللہ بخش ہے۔

" اللہ بخش۔ میں عمران بول رہا ہوں ڈیڈی کہاں ہیں "ـــــ عمران نے کہا۔

" اوہ چھوٹے صاحب آپ۔ بڑے صاحب تو اپنے کمرے میں ہیں۔ ان پر حملہ ہوا ہے اور ان کے بازو پر گولی کا زخم ہے۔ ڈاکٹر اس وقت

ان کے کمرے میں ہیں لیکن خطرے والی کوئی بات نہیں ـــ میں ثریا سے بات کراؤں آپ کی "ـــــ اللہ بخش نے کہا۔

" ہاں کراؤ "ـــــ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" بھائی جان میں ثریا بول رہی ہوں۔ آپ جلد یہاں آجائیں اماں بی سخت پریشان ہیں "ـــــ چند لمحوں بعد ثریا کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

" تم پہلے تفصیل تو بتاؤ ہوا کیا ہے "ـــــ عمران نے پوچھا۔

" ابا جان دفتر سے آرہے تھے کہ راستے میں ایک کار جس کے رنگدار شیشے تھے نے ابا جان کی کار کو اوور ٹیک کیا اور اس کے ساتھ ہی کار پر فائرنگ ہوئی۔ گولی ابا جان کے ایک بازو پر زخم ڈالتی ہوئی عقبی شیشہ توڑ کر نکل گئی۔ ڈرائیور شدید زخمی ہو گیا لیکن اس نے کار روک لی تھی اس طرح خوفناک ایکسیڈنٹ بچ گیا۔ وہ کار فائر کر کے فرار ہو گئی۔ ڈرائیور کو ہسپتال داخل کر دیا گیا ہے۔ جبکہ ابا جان گھر آگئے ہیں اور اب ڈاکٹر ان کی ڈریسنگ کر رہا ہے۔ انکل سلطان بھی آتے ہوئے ہیں "ـــــ ثریا نے جلدی جلدی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اچھا ٹھیک ہے میں آرہا ہوں "ـــــ عمران نے کہا اور ریسیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

" کس نے یہ حملہ کیا ہو گا ـــــ میں آپ کے ساتھ چلوں "ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

" نہیں تم ایسا کرو کہ پوری سیکرٹ سروس کو الرٹ کر دو ـــ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ کوئی بڑا کیس شروع ہو گیا ہے۔ اگر ڈیڈی سے

کوئی خاص بات معلوم ہوئی تو میں تمہیں فون کر دوں گا پھر تم ان کی تلاش کی ہدایات جاری کر دینا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ سب کچھ کسی گہری سازش کے تحت ہو رہا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی سپورٹس کار خاصی تیز رفتاری سے کوٹھی کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی لیکن ایک موڑ مڑتے ہی اُسے اچانک پوری قوت سے بریک لگانے پڑے کیونکہ اُسی لمحے سائیڈ سے ایک بند باڈی کی کار بجلی کی سی تیزی سے سڑک پر ترچھی ہو کر رُک گئی تھی اور پھر جیسے ہی عمران کی کار اس کے قریب جا کر رُکی اچانک ایک اور سرمئی رنگ کی کار دوسری طرف سے اس کی کار کی طرف لپکی اور اس کے ساتھ ہی فضا خوفناک فائرنگ کی آوازوں سے گونج اٹھی۔ عمران کار رکتے ہی بجلی کی سی تیزی سے سیٹ سے نیچے لڑھک گیا اور اس کا یہ لاشعوری انداز ہی اس کی زندگی بچا گیا ورنہ جس خوفناک انداز میں کار پر دونوں طرف سے گولیاں برس رہی تھیں اس کے بعد عمران کا بچ جانا قطعی ناممکن تھا۔ چند لمحوں بعد ہی نہ صرف فائرنگ کی آوازیں رک گئیں بلکہ اس کے ساتھ ہی دونوں کاروں کے تیزی سے گھوم کر نکل جانے کی آوازیں بھی سنائی دیں اور عمران نے آہستہ سے سر اوپر کو اُٹھایا۔ کار کے تمام شیشے کرچیوں میں تبدیل ہو کر کار کے اندر بکھرے ہوئے تھے۔ باڈی چھلنی ہو رہی تھی لیکن چونکہ سپورٹس کار خصوصی طور پر بنوائی گئی تھی۔ اس لئے کوئی گولی اس کی بیرونی چادر کو توڑنے کے بعد اس قابل نہ رہی تھی کہ اندر کسی چیز کو ضرب پہنچا سکے اس لئے سیٹوں پر چپٹی گولیاں تو ضرور پڑی دکھائی دے رہی تھیں لیکن ان سے عمران کو کوئی نقصان نہ پہنچا تھا۔

عمران نے ہینڈل پر ہاتھ رکھ کر ایک زوردار جھٹکے سے دروازہ کھولا اور پھر باہر نکل آیا۔ کار واقعی مکمل طور پر تباہ کر دی گئی تھی۔ اتنے میں دور سے پولیس کاروں کے سائرن سنائی دیئے اور عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ یہ سڑک قدرے سنسان تھی اس لئے یہاں ٹریفک کا اتنا رش نہ تھا۔ چند لمحوں بعد سائرن بجاتی ہوئیں دو پولیس گاڑیاں وہاں پہنچ گئیں۔

"اوہ عمران صاحب آپ۔ یہ آپ کی کار ہے" ۔۔۔۔ ایک انسپکٹر نے پولیس کار سے نیچے کودتے ہوئے کہا۔ وہ عمران سے اچھی طرح واقف تھا۔

"ہاں پہلے تو واقعی میری تھی لیکن اب تو شاید کسی کباڑیے کی ہو گی" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور انسپکٹر عمران کو اس حالت میں مسکراتے دیکھ کر حیران رہ گیا۔

"کس نے یہ فائرنگ کی ہے۔ کیا آپ اندر موجود تھے" ۔۔۔۔ انسپکٹر نے انتہائی حیرت سے کار کو اور صحیح سلامت کھڑے عمران کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جنہوں نے بھی فائرنگ کی ہے احمق بھی تھے اور بزدل بھی۔ بھلا اس سنسان سڑک پر دور سے فائرنگ کر کے بھاگ جانے کی کیا ضرورت تھی۔ آرام سے گنیں لے کر آجاتے اور اطمینان سے مجھ پر فائر کھول دیتے بہرحال آپ اس کار کو سڑک سے ہٹائیں۔ اور مجھے اپنی کار میں ڈیڈی کی کوٹھی تک پہنچا دیں" ۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے آیئے میرے ساتھ" ۔۔۔۔ انسپکٹر نے چونک کر کہا اور پھر اس نے دوسری کار میں موجود اپنے عملے کو ضروری

ہدایات دینی شروع کر دیں۔ ہدایات دینے کے بعد وہ عمران کو اپنی کار میں بٹھا کر سر رحمان کی کوٹھی کی طرف بڑھ گیا۔ اس کی پیشانی پر گہری سوچ کی لکیریں اُبھر آئی تھیں۔

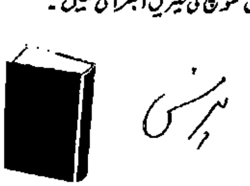

کیپٹن شکیل کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں ایک کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ نائلون کی باریک رسیوں سے اس کے پورے جسم کو اچھی طرح کرسی سے باندھ دیا گیا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ پشت پر کر کے باندھے گئے تھے اور دونوں پیر بھی کرسی کے دونوں پایوں کے ساتھ ملا کر باندھ دیئے گئے تھے۔ ہوش میں آتے ہی کیپٹن شکیل کو بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر یاد آگیا۔ وہ جولیا کو ہوٹل کے برآمدے میں موجود پبلک فون بوتھ سے مادام فونا کے متعلق اطلاع دے کر ابھی ہال میں داخل ہونے کے لئے مڑ رہا تھا کہ یکلخت اس کے سر کے عقبی حصے میں دھماکہ ہوا۔ یہ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ اس کا ذہن فوراً ہی تاریکی کی دلدل میں ڈوبتا چلا گیا اور اب اسے ہوش آیا تو وہ اس کرسی پر بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کے سر کے عقبی حصے میں اب بھی درد کی تیز لہریں دوڑ رہی

تھیں۔ ابھی وہ سوچ رہا تھا کہ اس پر اس قدر خوفناک حملہ کس نے کیا ہوگا کہ کمرے کے اکلوتے دروازے کے باہر سے قدموں کی آواز کے ساتھ ہی نسوانی مترنم ہنسی کی آواز سنائی دی اور کیپٹن شکیل یہ آواز سنتے ہی سمجھ گیا کہ یہ ہنسی مادام فونا کی ہے۔ وہ اسی طرح ہنستی تھی۔ انتہائی مترنم ہنسی۔ جیسے دور کسی مندر میں کانسی کی گھنٹیاں بج رہی ہوں اسی لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور کیپٹن شکیل کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیر گئی کیونکہ اندر داخل ہونے والی واقعی مادام فونا اور اس کا وہ لمبے قد اور گٹھے ہوئے جسم والا ایکریمی ساتھی تھا۔ ان دونوں کے کندھوں سے مشین گنیں لٹک رہی تھیں اور چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے وہ کوئی ناقابل تسخیر قلعہ فتح کر کے آ رہے ہوں۔

"ہونہہ تو تمہیں ہوش آگیا مسٹر شکیل" —— فونا نے غور سے کیپٹن شکیل کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں آگیا ہے مادام فونا" —— کیپٹن شکیل نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے جس جولیانا کو میرے متعلق اطلاع دی تھی وہ کون ہے" —— مادام فونا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"پہلے تم یہ بتاؤ کہ تمہارا پاکیشیا میں آمد کا مقصد کیا ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم پیشہ ور قاتل ہو اور بغیر کسی خاص مقصد کے اس دور افتادہ ملک میں نہیں آسکتیں" —— کیپٹن شکیل نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اُلٹا سوال کر دیا۔

"ہمارا جو مقصد تھا وہ پورا ہو گیا ہے۔ مسٹر شکیل —— ہم یہاں

ایک آدمی کو قتل کرنے آتے تھے اور وہ قتل ہو گیا ہے۔ اس کا نام علی عمران ہے۔ کیا تم اُسے جانتے ہو" ___ مادام فونا نے غور سے کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ ڈائریکٹر جنرل انٹلی جینس سر رحمان کا لڑکا ہے" ___ کیپٹن شکیل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"فونا یہ شخص مجھے میک اپ میں لگتا ہے۔ اس کا چہرہ بالکل سپاٹ سا ہے" ___ اچانک ساتھ کھڑے ہوتے ایکریمی نے بولتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں ٹرومین۔ میں اسے جانتی ہوں اس کا چہرہ قدرتی طور پر ایسا ہے" ___ مادام فونا نے مڑ کر اپنے ایکریمی ساتھی سے کہا اور ٹرومین کا نام سن کر کیپٹن شکیل بھی چونک پڑا۔ کیونکہ ٹرومین کیس کے متعلق اُسے تمام تفصیلات کا علم تھا۔

"اوہ تو پھر وقت کیوں ضائع کر رہی ہو۔ گولی مار کر ختم کرو اسے"۔ ٹرومین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے ٹرومین کہ یہ شخص یہاں کی سیکرٹ سروس سے متعلق ہے کیونکہ جب یہ شخص مجھ سے ٹکرایا تھا تو میں نے اس کے متعلق تحقیقات کی تھی۔ یہ اس وقت پاکیشیا کی ملٹری انٹلی جینس میں تھا۔ لیکن اب یہ جس انداز میں ہوٹل میں میرے متعلق انکوائری کر رہا تھا اس سے مجھے شک پڑا کہ ہو سکتا ہے اس کا اب تعلق سیکرٹ سروس سے ہو گیا ہو۔ اگر واقعی ایسا ہے تو پھر اس سے اس کے ساتھیوں کے متعلق تفصیلات معلوم کی جا سکتی ہیں" ___ مادام فونا نے کہا۔

"اوہ اوہ مجھے اب یاد آگیا ہے۔ یہ شخص اس پارٹی میں شامل تھا جس نے ڈیروگن والے کیس میں میرے ہیڈکوارٹر پر حملہ کیا تھا اور میری پوری ٹیم ختم ہو گئی تھی صرف میں بچ کر نکل سکا تھا۔ ٹھیک ہے یہ واقعی سیکرٹ سروس کا آدمی ہے۔ تم نے واقعی درست اندازہ لگایا ہے فونا" ___ اس بار ٹرومین نے اچھلتے ہوئے انداز میں کہا اور کیپٹن شکیل مسکرا دیا۔

"تو تم لوگوں نے علی عمران کو ختم کر دیا ___ یہی کہہ رہے تھے تم" ___ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہم نے اُسے گولیوں سے چھلنی کر دیا ہے ___ دیکھو مسٹر شکیل اب تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم اپنے ساتھیوں کے متعلق تمام تفصیل بتا دو" ___ مادام فونا نے بے حد سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"پہلے تم مجھے بتاؤ کہ تم نے علی عمران کو کیسے قتل کیا ___ اگر میں مطمئن ہو گیا تو یقین کرو میں تمہاری منشا کے مطابق سب کچھ بتا دوں گا" ___ کیپٹن شکیل کے لہجے میں وہی اطمینان تھا۔

"ٹھیک ہے ___ یہ معمولی سی بات تھی۔ عمران کو تلاش کیا گیا مگر وہ اپنے فلیٹ پر سے غائب تھا اور کہیں نظر نہ آرہا تھا۔ اس پر میں نے اُسے بل سے باہر نکلنے کے لئے ایک معمولی سی پلاننگ کی کہ اس کے باپ پر قاتلانہ حملہ کیا۔ اور پھر اس کی کوٹھی کو جانے والی سنسان سڑک پر پلاننگ کر لی گئی۔ ہماری یہ ترکیب کامیاب رہی۔ وہ سپورٹس کار میں بیٹھ کر ادھر آیا اور ہم نے اس پر فائر کھول دیا اور اُسے کار سمیت گولیوں سے چھلنی کر دیا" ___ فونا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھ پر ہاتھ کیسے ڈالا تم نے" ___ کیپٹن شکیل نے اس طرح سوال کیا جیسے وہ فوناسے باقاعدہ انٹرویو کر رہا ہو۔

"تم مجھے دیکھ کر جس طرح چونکے تھے اسی طرح میں بھی تمہیں دیکھتے ہی پہچان گئی۔ اس کے بعد تم نے میرے متعلق انکوائری کی تو مجھے اس کی اطلاع مل گئی چنانچہ میں نے تمہیں اغوا کئے جانے کا حکم دے دیا۔ تم نے کسی جولیانا کو فون کر کے میرے متعلق اطلاع دی۔ فون بوتھ سے نکلتے ہی تم پر حملہ کیا گیا اور تم بے ہوشی کے عالم میں یہاں پہنچا دیئے گئے جب کہ ہم اس وقت عمران کے شکار کے لئے نکل گئے تھے" ___ فونا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"فونا کیا ہم یہاں اس لئے آتے ہیں کہ یہ کرسی پر بیٹھا رہے اور ہم اس کے سامنے کھڑے ہو کر اس کے سوالوں کے جواب دیتے رہیں" ___ اچانک ٹروین نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹروین۔ خواہ مخواہ جذباتی ہونے کا کیا فائدہ ___ تم نے دیکھا نہیں کہ میں نے کس طرح عمران کو بل سے نکال کر گولیوں سے چھلنی کر دیا اب یہ شخص اتفاق سے ہمارے ہاتھ آگیا ہے۔ اب اگر اس سے دو چار باتیں پوچھ لی ہیں تو آخر اس میں ہرج کیا ہے۔ اب ہماری باری ہے اور یہ ہمارے سوالوں کے جواب دے گا" ___ فونا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں یہاں ان لوگوں سے پہلے ٹکرا چکا ہوں۔ فونا ___ یہ لوگ انتہائی مکار اور عیار لوگ ہیں۔ اب تم نے دیکھا کہ یہ شخص کس قدر اطمینان سے بیٹھا ہوا باتیں کر رہا ہے جیسے اسے کسی قسم کا کوئی خطرہ ہی

نہ ہو" ___ ٹروین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ان کی مکاری اور عیاری فونا کے سامنے نہیں چل سکتی ٹروین ابھی دیکھنا یہ آدمی کس طرح بولتا ہے ___ ہاں تو مسٹر شکیل اگر کوئی اور سوال ہو تو وہ بھی کر لو تاکہ تمہیں کوئی حسرت نہ رہے۔ اس کے بعد اگر تم نے میرے سوالوں کے جواب دینے میں ذرا سی بھی ہچکچاہٹ دکھائی، تو پھر تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ ہو جائے گا" ___ فونا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مادام فونا۔ تم واقعی شاطر عورت ہو۔ کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ شخص ٹروین جو گزشتہ کیس میں تو انتہائی خود اعتمادی اور تیز رفتاری سے کام کرنے والا نظر آتا تھا۔ تمہارے سامنے کس طرح احمق بنا کھڑا ہے۔ تم دونوں یہ سوچ کر خوش ہو رہے ہو کہ تم نے عمران کو مار دیا ہے حالانکہ تم نے اس کی لاش اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھی صرف کار پر فائرنگ کر کے تم مطمئن ہو گئے کہ عمران مر چکا ہے۔ ابھی چند لمحوں بعد جب عمران تمہارے سامنے موجود ہو گا تو تمہیں یقیناً اپنی حماقت پر خود شرمندہ ہونا پڑے گا" ___ کیپٹن شکیل نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہونہہ تو تم میرے سامنے چالاک بننے کی کوشش کر رہے ہو۔ جانتے ہو میرا نام فونا ہے۔ میں جو کچھ کہتی ہوں وہ کر کے بھی دکھا دیتی ہوں۔ ٹھیک ہے تم چھٹی کرو ہم خود ہی سیکرٹ سروس کو تلاش کر لیں گے" ___ مادام فونا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتار کر ہاتھوں میں لے لی۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے آگ بھبوکا ہو رہا تھا۔

"اب تم خود جذباتی ہو رہی ہو فونا۔ ایک طرف ہٹو میں خود اس سے پوچھتا ہوں — یہ درست کہہ رہا ہے۔ تمہاری وجہ سے ٹرومین واقعی اپنے اصل کردار میں سامنے نہیں آ رہا" — ٹرومین نے بڑے غصیلے انداز میں مادام فونا کا بازو پکڑ کر ایک طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔

"تت تت تم میری توہین کر رہے ہو ٹرومین — مادام فونا کی" فونا غصے سے چیخ پڑی۔

"تم جا کر آرام کرو فونا۔ تمہارا کام ختم ہو گیا۔ اب یہ میرا کیس ہے میں خود اس سے نمٹ لوں گا۔ جاؤ" — ٹرومین نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ تمہاری یہ جرأت" — مادام فونا واقعی غصے سے پاگل ہو گئی اور دوسرے لمحے اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا ٹریگر دبا دیا لیکن ٹرومین شاید پہلے ہی اس ردِ عمل کے لئے تیار تھا۔ اس لئے وہ بجلی کی سی تیزی سے اپنی جگہ سے اچھلا اور مادام فونا بری طرح چیختی ہوئی کسی گیند کی طرح اچھل کر کمرے کی دیوار سے جا ٹکرائی۔ ٹرومین نے ہوا میں اچھل کر اس پر بڑی زوردار فلائنگ کک ماری تھی اس طرح مادام فونا کی چلائی ہوئی گولیاں اس کے جسم کے نیچے سے نکل گئی تھیں اور اس نے مادام فونا کو اچھال دیا تھا۔ مشین گنیں ان دونوں کے ہاتھوں سے نکل گئی تھیں۔ ٹرومین فلائنگ کک مار کر قلابازی کھاتے ہوتے جیسے ہی سیدھا ہوا: فونا دیوار سے ٹکرا کر اس طرح واپس آئی جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی جگہ سپرنگ لگے ہوتے ہوں دوسرے لمحے ٹرومین اس کے پیروں کی زوردار ضرب کھا کر بے اختیار چیختا ہوا

اُلٹ کر نیچے گرا۔ اور فونا بھی قلابازی کھا کر سیدھی ہوئی تھی کہ نیچے گر کر ٹرومین یکلخت اُچھلا اور پھر مادام فونا کو ساتھ لئے دوبارہ فرش پر جا گرا۔ اور اس کے بعد تو ان دونوں میں بڑے وحشیانہ انداز میں ایک دوسرے کو ختم کرنے کی جدوجہد شروع ہو گئی۔ کیپٹن شکیل خاموش بیٹھا ان دونوں کے درمیان ہونے والی یہ خوفناک جنگ دیکھ رہا تھا البتہ اس نے جس مقصد کے لئے سوالات کئے تھے وہ مقصد یہی تھا اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب رہا تھا۔ اس کی کلائی میں موجود کڑے کے تیز دھار بلیڈوں نے پشت پر موجود خاصی رسیوں کو کاٹ دیا تھا۔ لیکن ابھی کافی رسیاں رہتی تھیں اور وہ مسلسل انہیں کاٹنے میں مصروف تھا۔

اچانک ٹرومین نے جمپ لگایا وہ فضا میں اچھلا اور دوسرے لمحے اس کے گھٹنے پوری قوت سے فونا کی ناف پر پڑے اور فونا کے حلق سے ایسی آواز نکلی۔ جیسے اس کے جسم سے اس کی روح بھی اس آواز کے ساتھ ہی نکل گئی ہو۔ وہ بری طرح پھڑکنے لگی۔

"تم ٹرومین کے منہ آنے لگ گئی تھیں" — ٹرومین نے وحشیانہ انداز میں کہا اور دوبارہ جمپ مار کر گھٹنے مارنے ہی لگا تھا کہ فونا کے دونوں گھٹنے یکلخت سمٹے اور ٹرومین چیختا ہوا اس کے سر کے اوپر سے قلابازی کھاتا ہوا پشت کے بل ایک زوردار دھماکے سے نیچے گرا۔ اس کے حلق سے ایک بھیانک چیخ نکلی اور وہ بُری طرح ہاتھ پیر مارتا ہوا یکلخت ساکت ہو گیا جب کہ فونا نے اُسے اُچھال کر خود اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ بھی پلٹ کر منہ کے بل گری اور پھر اس کے ہاتھ پیر بھی سیدھے ہوتے گئے۔

"واہ اسے کہتے ہیں لڑائی" ——— کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور اب اس کا ہاتھ تیزی سے حرکت میں آگیا۔ چند لمحوں بعد وہ ساری رسیاں کاٹ کر کرسی کی گرفت سے آزاد ہو گیا۔ اس نے سب سے پہلے وہ کٹی ہوئی رسیاں اٹھائیں اور پھر مادام فونا کے دونوں ہاتھ پشت پر کر کے باندھ دیئے۔ اس کے بعد اس نے ٹروین کو پلٹا تو اس کے منہ سے طویل سانس نکل گیا۔ وہ اب ٹروین کے بے ہوش ہونے کی وجہ سمجھا تھا۔ ٹروین جس جگہ گرا تھا وہاں مشین گن پڑی تھی اور مشین گن کی ضرب اس کی ریڑھ کی ہڈی پر لگنے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہوا تھا۔ کیپٹن شکیل نے ان دونوں کی نبض دیکھی۔ اُسے اندازہ ہو گیا کہ ابھی جلدی یہ ہوش میں نہ آ سکیں گے۔ اُسے دراصل باہر کی فکر تھی۔ گو اب تک اُسے کسی حد تک تو یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کوٹھی میں ان دونوں کے علاوہ اور کوئی متنفس موجود نہ ہے ورنہ جس انداز میں یہ دونوں لڑتے تھے کوئی نہ کوئی ضرور اندر آتا۔ کیونکہ کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ ظاہر ہے ان کی چیخیں اور لڑنے کی آوازیں لازماً باہر گئی ہوں گی لیکن پھر بھی چیکنگ ضروری تھی۔ چنانچہ اس نے ایک مشین گن اٹھائی اور دروازے سے باہر نکل آیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے اندازے کی تصدیق ہو گئی۔ یہ ایک چھوٹی سی کوٹھی تھی جس میں کوئی دوسرا آدمی موجود نہ تھا۔ صرف پورچ میں دو کاریں کھڑی تھیں اور پھاٹک بھی بند تھا۔ کیپٹن شکیل نے پھاٹک کھولا اور کوٹھی سے باہر آ گیا۔ وہ دراصل اس علاقے کو چیک کرنا چاہتا تھا تاکہ ایکسٹو کو فون پر اس کی تفصیلات بتا سکے۔ باہر نکل کر اس نے دیکھا کہ یہ گرین ٹاؤن کا علاقہ تھا۔ کوٹھی کا نمبر اور بلاک دیکھنے کے

بعد وہ دوبارہ اندر آیا۔ اس نے پھاٹک بند کیا اور پھر تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جس میں اس نے ٹیلیفون رکھا ہوا دیکھا تھا۔ رسیور اٹھا کر اس نے ایکسٹو کے مخصوص نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو" ——— چند لمحوں بعد ہی ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔

"میں شکیل بول رہا ہوں جناب گرین ٹاؤن کی کوٹھی نمبر اکیس بلاک بی ہے۔ یہاں ٹروین اور بیشہ ور قاتلہ مادام فونا بے ہوشی کے عالم میں موجود ہیں اور میں نے انہیں باندھ دیا ہے" ——— کیپٹن شکیل نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تفصیل بتاؤ ——— کیا ہوا تھا" ——— دوسری طرف سے ایکسٹو نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا اور کیپٹن شکیل کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اس کا خیال تھا کہ یہ خبر سنتے ہی ایکسٹو چونک پڑے گا کیونکہ یہ خبر کسی بھی لحاظ سے دھماکے سے کم نہ تھی لیکن ایکسٹو پر خبر کا ردِ عمل بالکل اسی طرح ہوا جیسے اُسے پہلے ہی اس بات کی توقع تھی۔ بہر حال کیپٹن شکیل نے اپنے بے ہوش ہونے اور پھر ہوش میں آنے سے لے کر ان دونوں کے بے ہوش ہونے تک پوری تفصیل بتا دی۔ ساتھ ہی اس نے عمران سے متعلق بھی ان دونوں کی گفتگو بھی بتا دی۔

"ٹھیک ہے تم وہیں رکو میں عمران کو بھیج رہا ہوں۔ عمران پر حملہ ضرور ہوا ہے لیکن وہ بچ گیا ہے" ——— ایکسٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ کیپٹن شکیل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا۔ اور پھر وہ اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جس میں مادام فونا اور ٹروین بے ہوش پڑے تھے۔ پھر جیسے ہی وہ دروازے میں داخل ہوا۔ اچانک

اس کے سر پہ ایک زور دار ضرب لگی اور کیپٹن شکیل بے اختیار لڑکھڑا ہوا آگے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ یکلخت ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی اس کی کمر میں لوہے کی گرم سلاخیں اترتی چلی گئیں۔ کیپٹن شکیل منہ کے بل نیچے گرا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن اس کا ساتھ چھوڑ گیا۔ ذہن تاریک ہونے سے پہلے جو آخری احساس اس کے ذہن میں ابھرا تھا وہ یہی تھا کہ وہ ہٹ ہو چکا ہے اور اب اس کے زندہ بچ جانے کا کوئی امکان باقی نہیں رہا اور پھر اس کا ذہن موت کی گہری دلدل میں ہمیشہ کے لئے ڈوبتا چلا گیا۔

عمران سر رحمان سے مل کر واپس سیدھا دانش منزل پہنچا۔ سر رحمان سے بھی اُسے کوئی معلومات نہ مل سکی تھیں کیونکہ سر رحمان پہ بھی جس کار سے حملہ کیا گیا تھا وہ ڈارک شیشوں والی کار تھی اور اس پہ نمبر پلیٹ بھی موجود نہ تھی بس صرف اتنا معلوم ہو سکا تھا کہ کار کا رنگ سرمئی تھا اور وہ نئے ماڈل کی ٹویوٹا کار تھی۔ عمران پہ حملے کے دوران بھی یہی کار سامنے آئی تھی دوسری کار بلیو کلر کی تھی اور دونوں ہی نئے ماڈل کی ٹیوٹا تھیں اور ان کے شیشے ڈارک تھے اس لئے اندر بیٹھے ہوئے کسی فرد کی جھلک تک اُسے نہ دکھائی دی تھی۔ عمران نے دانش منزل پہنچ کر پوری سیکرٹ سروس کو اس سرمئی رنگ کی کار کی تلاش میں لگا تھا لیکن کیپٹن شکیل کا کوئی پتہ نہ چل رہا تھا۔ جولیا کو فون کرنے کے بعد وہ اچانک غائب ہو گیا تھا اور ابھی عمران بلیک زیرو سے کیپٹن شکیل کی گمشدگی کے بارے میں بات چیت کر ہی رہا تھا کہ کیپٹن شکیل کی کال آ گئی اور اس نے واقعی حیرت انگیز خبر

دی تھی کہ اس نے ڈرومین اور مادام فونا کو آپس میں لڑا کر ان دونوں کو قتل کرلیا تھا۔

"کیپٹن شکیل کو سیکرٹ سروس میں ہونے کی بجائے سیاست دان ہونا چاہیئے تھا"۔۔۔۔ عمران نے رسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے سامنے بیٹھے بلیک زیرو سے کہا اور بلیک زیرو بھی ہنس پڑا۔ کیپٹن شکیل نے چونکہ یہ بھی بتادیا تھا کہ اس کوٹھی میں سرخ اور بلیو کلر کی کاریں بھی موجود ہیں اس لئے عمران نے بلیک زیرو کو کہہ دیا کہ وہ سیکرٹ سروس کو ان کاروں کی تلاش کا حکم واپس لے لے۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے دانش منزل کے گیراج سے دوسری کار لی اور پھر وہ گرین ٹاؤن کی طرف روانہ ہوگیا لیکن جس کوٹھی کے متعلق کیپٹن شکیل نے بتایا تھا اس کا پھاٹک کھلا ہوا تھا۔ اور کھلا ہوا پھاٹک دیکھ کر عمران بُری طرح چونک پڑا۔ سامنے نظر آنے والا پورچ بھی خالی پڑا تھا حالانکہ کیپٹن شکیل بتا چکا تھا کہ پورچ میں دو کاریں موجود ہیں۔ اس کا تو یہی مطلب ہوسکتا تھا کہ کیپٹن شکیل کے فون کرنے اور عمران کے یہاں پہنچنے کے درمیان کوئی خاص واقعہ پیش آچکا ہے عمران کار کو پھاٹک کے اندر پورچ تک لے گیا۔ اندر پہنچ کر اُسے احساس ہوا کہ کوٹھی خالی پڑی ہوئی ہے۔ وہ کار سے اترا۔ اور بھاگتا ہوا کوٹھی کے اندر داخل ہوگیا۔ احتیاطاً اس نے ریوالور ہاتھ میں لے لیا تھا لیکن پھر ایک کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ ٹھٹھک کر رُک گیا۔ سامنے کیپٹن شکیل اوندھے منہ پڑا ہوا تھا اور اس کی کمر اور پہلوؤں پر گولیوں کے دس بارہ زخم موجود تھے جن میں سے خون نکل نکل کر سائیڈوں میں پھیل گیا تھا۔ عمران تیزی سے کیپٹن شکیل کی طرف لپکا۔ اس نے جھک کر سب سے پہلے اس کی

نبض چیک کی اور اس کے ذہن کو ایک زوردار جھٹکا لگا کیونکہ کیپٹن شکیل کی نبض اس حد تک ڈوب چکی تھی کہ شاید وہ چند لمحوں کا مہمان رہ گیا تھا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اُسے دونوں ہاتھوں میں اٹھایا اور پھر دوڑتا ہوا وہ واپس اپنی کار کی طرف لپکا۔ اُس نے یہاں پہنچ کر اُسے احتیاط سے پیٹ کی طرف سے اپنے کاندھے پر ڈالا اور پھر کار کا عقبی دروازہ کھول کر اس نے کیپٹن شکیل کو اوندھے منہ ہی دونوں سیٹوں کے درمیان لٹا دیا۔ عقبی سیٹ پر اس نے اُسے اس لئے نہ لٹایا تھا کہ جھٹکا لگنے سے وہ نیچے گر سکتا تھا اور اگر وہ نیچے گر جاتا تو یہ جھٹکا اس کی موت کا سبب بھی بن سکتا تھا۔ دروازہ بند کر کے عمران اُچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔ دوسرے لمحے کار ایک لمبا ٹرن لے کر کوٹھی کے گیٹ سے باہر نکلی اور پھر آگے بڑھی اور طوفان کی طرح دوڑتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔ کار کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ اس کے انجن سے نکلنے والی آواز سے ہی سڑک پر دوڑنے والی کاریں کائی کی طرح ہٹتی چلی جا رہی تھیں۔ عمران ہونٹ بھینچے کار کو اس کی انتہائی رفتار پر اڑائے چلا جا رہا تھا۔ کسی بھی موڑ پر اس نے رفتار آہستہ نہ کی۔ راستے میں ٹریفک پولیس کی کئی گاڑیوں نے سائرن بجا کر اُسے روکنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے عمران بھلا کس طرح رُک سکتا تھا۔ راستے میں ایک مصروف سڑک تھی جس پر ٹریفک کا اژدحام تھا۔ دوسرا راستہ بہت طویل تھا۔ اس لئے عمران نے کار اس ٹریفک والے راستے پر ڈال دی۔ وہ جلد از جلد ہسپتال پہنچنا چاہتا تھا اور جیسے ہی اس کی انتہائی رفتار سے دوڑتی ہوئی کار اس سڑک پر چڑھی۔ پوری سڑک پر جیسے بھونچال سا آگیا۔

عمران کے ہاتھوں میں سٹیرنگ مسلسل اس طرح گھوم رہا تھا جیسے کار نہیں سٹیرنگ کو انتہائی رفتار سے دائیں بائیں مسلسل گھماتی چلی جا رہی ہو وہ اپنی کار کو دوسری کاروں کے درمیان سے انتہائی حیرت انگیز انداز سے صاف نکالے چلا جا رہا تھا لیکن ہر دوسرے قدم پر اس سے بچنے کے لئے وہ بڑی زوردار دھماکوں سے ایک دوسرے کے ساتھ ٹکراتی چلی جا رہی تھیں لیکن عمران کو اس وقت کسی چیز کی پرواہ نہ تھی۔ اس کے ذہن پر صرف کیپٹن شکیل کی نازک ترین حالت کسی بھوت کی طرح چڑھی ہوئی تھی اور پھر اسی رفتار سے کار دوڑاتا ہوا وہ آخرکار سپیشل ہسپتال کے کمپاؤنڈ تک پہنچ ہی گیا۔ اس نے کار روکی اور تیر کی طرح اتر کر اس نے پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا اور کیپٹن شکیل کو اس نے آہستہ سے باہر کھسیٹا۔ کیپٹن شکیل ابھی زندہ تھا لیکن اس کی حالت پہلے سے زیادہ خراب ہو چکی تھی۔ عمران نے کار سے نکال کر اسے پیٹ کے بل اٹھا کر کندھے پر ڈالا اور پھر وہ چیختا ہوا ہسپتال کے آپریشن تھیٹر کی طرف دوڑ پڑا۔ وہ ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر صدیقی کا نام لے کر چیخ رہا تھا۔

"کیا ہوا" — ڈاکٹر صدیقی نے اس کی چیخ و پکار سن کر دفتر سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر اسے دیکھو — جلدی کرو۔ اگر کیپٹن شکیل کو کچھ ہو گیا تو میں اپنے آپ کو کبھی معاف نہ کر سکوں گا" — عمران نے چیخ کر کہا لیکن اس کے قدم نہ رکے اور وہ سیدھا آپریشن تھیٹر کے اندر پہنچ گیا۔ ڈاکٹر صدیقی بھی عمران کی اور اس کے کندھے پر لدے ہوئے کیپٹن شکیل کی حالت دیکھ کر بری طرح بوکھلا گیا۔ اس نے تیز تیز چیخ کر اپنے عملے کو ہدایات دینا شروع کر دیں۔ عمران نے سٹریچر پر کیپٹن شکیل کو لٹا دیا اور پھر اس کی نبض دیکھنے لگا۔ ڈاکٹر صدیقی اور اس کا عملہ تیزی سے سٹریچر کے گرد اکٹھا ہو گیا۔

"ڈاکٹر اسلم کیپٹن شکیل کے خون کا گروپ دیکھ کر تیار کرو" ڈاکٹر صدیقی نے چیخ کر کہا اور ایک ڈاکٹر دوڑتا ہوا آپریشن تھیٹر سے باہر نکل گیا۔

"آپ باہر جائیں عمران صاحب اب۔ اللہ نے چاہا تو بچ جائیں گے" — ڈاکٹر صدیقی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں میں یہیں رکوں گا۔ اس کی حالت بے حد خراب ہے۔ تم جلدی کرو — دیر مت کرو" — عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ ڈاکٹر صدیقی نے سر ہلا دیا۔ خون کی کئی بوتلیں بھی پہنچ گئیں اور پھر خون اور گلوکوز کی بوتلوں کے بعد اسے پے در پے طاقت کے انجکشن لگنے کے بعد اس کا آپریشن شروع ہو گیا۔ ڈاکٹر صدیقی کی ٹیم پوری مہارت سے اپنے کام میں مصروف تھی جب کہ عمران کی نظریں کیپٹن شکیل کے دل کی دھڑکن بتانے والے آلے پر جمی ہوئی تھیں۔ کئی انجکشن لگنے کے باوجود کیپٹن شکیل کے دل کی دھڑکن نارمل نہ ہوئی تھی اور اس کا دل اس انداز میں دھڑک رہا تھا کہ کسی بھی وقت وہ بند ہو سکتا تھا اس لئے عمران کی نظریں جیسے سکرین پر چپکی ہوئی تھیں۔ اس کے چہرے پر اس وقت چٹانوں کی سی سنجیدگی طاری تھی۔ کیپٹن شکیل کی حالت واقعی اس قدر سیریس تھی کہ اس وقت وہ موت اور زندگی

CANET

کے درمیان ہی چند لمحوں کی طرح حرکت کر رہا تھا۔ کسی بھی لمحے کچھ ہو سکتا تھا لیکن پھر اس کی حالت آہستہ آہستہ نارمل ہونے لگی اور پھر اس کے ساتھ ہی عمران نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا اپنا دل سینے سے نکل رہا ہو۔ ڈاکٹر صدیقی مسلسل اپنے کام میں مصروف تھا۔ وہ ساتھ ساتھ اشارے سے ساتھی ڈاکٹروں کو ہدایات بھی دیتا جا رہا تھا اور ایک ڈاکٹر کیپٹن شکیل کے بازو میں مسلسل مختلف انجکشن لگا رہا تھا۔ اور پھر آپریشن ختم ہوا۔ ادھر کیپٹن شکیل کی حالت بھی سنبھل گئی۔ وہ واقعی اس بار وہ یقینی موت سے بچ نکلا تھا۔

"مبارک ہو عمران صاحب کیپٹن شکیل کو نئی زندگی مل گئی ہے" — ڈاکٹر صدیقی نے آپریشن کا اختتام کرتے ہوئے مڑ کر عمران سے کہا۔

"شکریہ ڈاکٹر۔ آپ نے واقعی بے پناہ محنت کی ہے۔ مجھے امید تھی" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ڈاکٹر صدیقی کے ساتھ ہی آپریشن روم سے باہر آ گیا۔

"تین گولیاں نکلی ہیں کیپٹن شکیل کے جسم سے۔ ایک گولی سب سے خطرناک تھی وہ بھی دل سے چند سینٹی میٹر دور رک گئی تھی ورنہ تو مہلت بھی نہ ملتی — ہوا کیا تھا" — ڈاکٹر صدیقی نے دفتر پہنچ کر کہا۔

"فائرنگ کی گئی تھی — اور کیا ہونا تھا" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر صدیقی چونک کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"شکر ہے ۔۔۔ ورنہ تو کمال ہوا۔ ورنہ تم جس انداز میں چیخ رہے تھے۔ مجھے تو خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ تمہارے دماغ کی رگ پھٹ جائے گی" — ڈاکٹر صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیپٹن شکیل میرا ساتھی ہے ڈاکٹر صدیقی اور اس کی موت میری اپنی موت تھی" — عمران نے انتہائی پرخلوص لہجے میں کہا اور ڈاکٹر صدیقی بے اختیار سر ہلانے لگا۔

"آپ لوگوں کے درمیان جو محبت اور پرخلوص رشتہ ہے وہ اس دور میں واقعی نایاب ہے۔ میں نے تمہارے زخمی ہونے پر سر سلطان کو بچوں کی طرح ہچکیاں لے لے کر روتے دیکھا ہے" — ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"سر سلطان کو اصل رونے کا موقع نہیں ملتا اور آپ دیکھیں اس سے آپ تو جانتے ہی ہوں گے کہ جس طرح ہنسنا صحت کے لئے ضروری ہے اسی طرح کبھی کبھار رونا بھی ضروری ہوتا ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر صدیقی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور پھر دانش منزل کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو" — چند لمحوں بعد دوسری طرف سے بلیک زیرو کی مخصوص آواز ابھری۔

"عمران بول رہا ہوں جناب سپیشل ہسپتال سے" — عمران نے بڑے مودبانہ لہجے میں کہا کیونکہ پاس ہی ڈاکٹر صدیقی موجود تھا۔ اور پھر اس نے گرین ٹاؤن کی کوٹھی میں پہنچنے سے لے کر کیپٹن شکیل کے یہاں پہنچنے تک کا حال مختصر لفظوں میں بتا دیا۔

"ہونہہ اس کا مطلب ہے وہ دونوں بچ کر نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں" —— بلیک زیرو نے سرد لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ اور اب انہیں تلاش کرنا بے حد ضروری ہو گیا ہے۔ اگر کاروں کے متعلق کوئی سراغ مل جائے تو پھر کم از کم یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ کون سی مقامی تنظیم ان کا ساتھ دے رہی ہے" —— عمران نے کہا۔

"میں ہدایات دے دیتا ہوں" —— دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اسی لمحے ڈاکٹر صدیقی کسی کام سے اٹھ کر باہر چلا گیا تھا۔ عمران نے کریڈل دبا کر دوبارہ ٹائیگر کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ گو اُسے یقین نہ تھا کہ ٹائیگر اس وقت اپنے کمرے میں موجود ہو گا لیکن بہرحال وہ ہمیشہ پہلے اس کے کمرے میں ہی فون کرتا تھا اور پھر چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ریسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اس کا مطلب تھا کہ ٹائیگر کہیں گیا نہ تھا کمرے میں ہی موجود تھا۔

"ٹائیگر سپیکنگ" —— چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں" —— عمران نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

"یس باس" —— ٹائیگر کا لہجہ یکلخت بے حد مودبانہ ہو گیا تھا۔

"ٹائیگر ٹرومین اپنی ایک ساتھی عورت فونا کے ساتھ جو بدنام پیشہ ور قاتلہ ہے۔ انتقام کی غرض سے یہاں آیا ہوا ہے۔ انہوں نے یہاں کسی مقامی تنظیم کی مدد حاصل کی ہے اور اس مقامی تنظیم نے انہیں گرین ٹاؤن کی کوٹھی نمبر اکیس بلاک بی حوالے کی اور ساتھ ہی دو نئے ماڈل کی ٹیوٹا کاریں جن میں سے ایک کار کا رنگ سرمئی اور دوسری کا بلیو ہے انہوں نے سر رحمان پر قاتلانہ حملہ کیا اور پھر مجھ پر حملہ ہوا۔ کیپٹن شکیل نے انہیں قابو میں کر لیا لیکن پھر وہ اسے شدید زخمی کر کے نکل گئے ہیں۔ تم فوری طور پر معلومات حاصل کرو کہ کون سی مقامی تنظیم اس کا ساتھ دے رہی ہے" —— عمران نے ٹائیگر کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ میں معلوم کر لوں گا۔ اس کوٹھی کی وجہ سے اس کا پتہ آسانی سے چل جائے گا" —— ٹائیگر نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ ٹرانسمیٹر پر بات کر لینا" —— عمران نے کہا اور پھر ریسیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اسی لمحے ڈاکٹر صدیقی واپس دفتر میں داخل ہوا۔ عمران نے کیپٹن شکیل کے متعلق پوچھا تو ڈاکٹر صدیقی نے بتایا کہ اب اس کی حالت بالکل خطرے سے باہر ہے لیکن اسے ہوش دیر میں آئے گا۔ عمران ڈاکٹر صدیقی کا شکریہ ادا کر کے دفتر سے باہر آ گیا۔ اب وہ دانش منزل جا کر ٹرومین اور فونا کی تلاش کے لئے کوئی خاص منصوبہ بندی کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ جس انداز میں یہ دونوں کام کر رہے تھے اگر انہیں مزید ڈھیل دی گئی تو یہ کوئی خطرناک کام بھی کر سکتے تھے۔ اس لئے عمران چاہتا تھا کہ جلد از جلد ان پہ ہاتھ ڈال دے۔ یہی سوچتا ہوا وہ باہر پورچ میں آیا جہاں اس کی کار موجود تھی اور چند لمحوں بعد وہ کار لئے سپیشل سروسز ہسپتال سے باہر نکلا۔

اور تیزی سے دانش منزل کی طرف بڑھنے لگا۔ لیکن ابھی ہسپتال سے باہر نکل کر اس نے کار کو ایک چوک سے دائیں طرف موڑا تھا کہ یکلخت کار کے نیچے ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔ اور دوسرے لمحے کار اس طرح فضا میں اٹھی جیسے کوئی گیند پوری قوت سے زمین سے ٹکرا کر اوپر کو اٹھتی ہے اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم کا ایک ایک حصہ علیحدہ ہو کر فضا میں دور دور تک بکھر گیا ہو۔

Trueman

باتھ روم کا دروازہ کھلا اور مادام فونا باتھنگ گاؤن پہنے باہر نکل آئی۔ ٹرومین سامنے ہی آرام کرسی پر بیٹھا ترکی سگار پینے میں مصروف تھا۔

"کیا سوچ رہے ہو ٹرومین" ـــــ مادام فونا نے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھ کر تولیے سے اپنے شانوں تک لٹکے ہوئے بالوں کو جھٹکتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"سوچ رہا ہوں کہ آپس میں جھگڑے کے بعد صلح کا لطف کچھ اور ہی ہوتا ہے۔ کیوں نہ دوسرے تیسرے روز ہم دونوں اسی طرح لڑتے رہیں اور صلح کرتے رہیں" ـــــ ٹرومین نے کہا اور مادام فونا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"ویسے شکر کرو کہ تم میرے ہاتھوں بچ گئے تھے ـــــ ورنہ اگر میں تار استعمال کر دیتی تو تمہاری کٹی ہوئی گردن وہاں فرش پر پڑی ہوتی" ـــــ

مادام فونا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے فونا — میں نے بھی تمہارا بے حد لحاظ کیا تھا ورنہ تم جانتی ہو کہ ٹرومین جب لڑنے پہ آجائے تو بڑے بڑے لڑاکے ہاتھ پیر چھوڑ دیتے ہیں اور تم تو بہرحال ایک نازک سی گڑیا ہو — ایک لمحے میں تمہاری گردن کی ہڈی ٹوٹ سکتی تھی" — ٹرومین نے کہا اور پھر وہ دونوں ہی بیک وقت کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

" ویسے ایک بات ہے — اس شکیل نے واقعی ہم دونوں کو ایک دوسرے کے مقابل لا کھڑا کیا تھا یہ اس کا کارنامہ ہے" — مادام فونا نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹرومین نے سگار کا کش لگاتے ہوئے سر ہلا دیا۔

" یہ تو اچھا ہو گیا کہ ہم دونوں کو بھی جلد ہوش آگیا ورنہ وہ اتنی آسانی سے ہمیں نکلنے نہ دیتا" — مادام فونا نے اُٹھتے ہوئے کہا وہ اپنے بال سنوار چکی تھی اور اب وارڈ روب کی طرف بڑھ رہی تھی تاکہ باتھ گاؤن اتار کر لباس پہن سکے۔

اُسی لمحے میز پہ پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور ٹرومین نے چونک کر ریسیور اٹھا لیا۔

"یس وائٹ ایگل " — ٹرومین نے اپنا کوڈ نام دوہراتے ہوئے کہا۔

" کلارک بول رہا ہوں باس ۔ وہ آدمی جسے آپ نے گرین ٹاؤن والے اڈے میں مشین گن کا برسٹ مارا تھا۔ بچ گیا ہے" — دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

کلاڈک

کلارک

"مشین گن کا برسٹ لگنے کے باوجود بچ گیا ہے یہ کیسے ممکن ہے ۔ تفصیل بتاؤ" — ٹرومین کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی ۔

"باس جب آپ کے حکم پہ میں وہاں پہنچا تو ایک سیاہ رنگ کی کار کوٹھی سے باہر نکلی ۔ وہ آندھی اور طوفان کی طرح دوڑتی ہوئی شہر کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے سٹیرنگ پہ عمران بیٹھا ہوا تھا۔ میں فوراً اندر گیا تو میں نے دیکھا کہ کمرے میں وہ زخمی آدمی موجود نہ تھا اور خون کے قطرے کمرے سے باہر پورچ تک آتے گئے۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ عمران اس زخمی کو کار میں ڈال کر لے گیا ہے چنانچہ میں نے ٹرانسمیٹر پہ دوسرے ساتھیوں کو الرٹ کر دیا اور خود اس طرف کو گیا جدھر عمران کار لے گیا تھا۔ پھر ٹرانسمیٹر پہ مجھے رپورٹ ملی کہ عمران انتہائی حیرت انگیز طور پہ خوفناک رفتار سے کار چلاتا ہوا شہر کے شمالی حصے میں ایک عمارت کے اندر گیا ہے ۔ میں اس کے پیچھے اس عمارت تک پہنچا اور پھر میں نے اندر سے آنے والے میل نرس سے اس طرح لائے جانے والے زخمی کے متعلق پوچھا جیسے میں اس کا ساتھی ہوں اس نے بتایا ہے کہ اس کی حالت بے حد خراب تھی۔ اس کے جسم میں چھ گولیاں موجود تھیں لیکن یہ عمارت جو بظاہر ہسپتال نہ لگتی ہے دراصل کوئی ہسپتال ہے اور یہاں پاکیشیا کا ماہر ترین سرجن ڈاکٹر صدیقی انچارج ہے اور ڈاکٹر صدیقی نے اس زخمی کو بچا لیا ہے ۔ وہ سیاہ رنگ کی کار ابھی موجود ہے اور وہ عمران بھی اندر ہے اب کیا حکم ہے" — کلارک نے تفصیل بتاتے ہوئے پوچھا اور ٹرومین نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے اور اس کی آنکھیں سکڑ گئیں۔

"اوہ اس کا مطلب ہے کہ عمران بھی حملے سے بچ گیا تھا۔ بہرحال تمہارے پاس اینٹی وان ٹاجم تو موجود ہو گا" ___ ٹروین نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ کار میں موجود ہے" ___ کلارک نے جواب دیا۔

"اسے فوراً اس عمران کی کار کے نیچے چپکا دو۔ پھر جب عمران کار لے کر باہر نکلے تو اسے فائر کر دینا۔ پوری طرح احتیاط کرنا اسے قطعاً نہ معلوم ہو سکے۔ اور اس کی نگرانی بھی کرنا۔ پھر جب کار کے ساتھ اس کا خاتمہ ہو جائے تو مجھے رپورٹ دینا" ___ ٹروین نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس" ___ دوسری طرف سے کلارک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رابطہ ختم کر دیا۔ ٹروین نے ہونٹ چباتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے یہ لوگ ہماری توقع سے کہیں زیادہ ڈھیٹ واقع ہوتے ہیں" ___ مادام فونا نے الماری سے لباس نکال کر سائیڈ میں موجود ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور ٹروین نے سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد فونا ایک بھڑکیلا سا لباس پہنے ڈریسنگ روم سے باہر آئی اور پھر ٹروین کے سامنے رکھی ہوئی آرام کرسی پر بیٹھ گئی۔

"فونا مجھے احساس ہو رہا ہے کہ ہم بغیر کسی منصوبہ بندی کے واقعی احمقوں کی طرح ہاتھ پیر مار رہے ہیں۔ اور ابھی تو مسلسل ہمارا داؤ چل رہا ہے لیکن یہ لوگ جس طرح تیز طرار واقع ہوتے ہیں انہوں نے ہمارا کلیو نکال لینا ہے اور پھر یہ لوگ پوری قوت سے ہم پر چڑھ دوڑیں گے" ___

ٹروین نے سوچنے والے انداز میں کہا۔

"تو پھر تم کیا چاہتے ہو" ___ فونا نے کہا۔

"سب سے پہلے تو میں اپنے متعلق تمام کلیو ختم کرنا چاہتا ہوں۔ گرین ٹاؤن والی کوٹھی ان لوگوں نے دیکھ لی ہے اور اس کی وجہ سے یہ لوگ لارک تک پہنچ جائیں گے۔ اس کے بعد لارک نے لازماً انہیں یہاں کا پتہ دے دینا ہے اس لئے ہم دونوں نہ صرف مستقل میک اپ کریں بلکہ اپنے طور پر کوئی ایسی جگہ تلاش کریں جس کا کسی دوسرے آدمی سے کوئی تعلق نہ ہو۔ یہاں کے کسی پراپرٹی ڈیلر کو نقد رقم دے کر کسی بھی رہائشی پلازہ میں فلیٹ لیا جا سکتا ہے اور رقم کی ہمارے پاس کمی نہیں ہے" ___ ٹروین نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں ایک بات کروں اگر تم مانو تو" ___ فونا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ہاں ہاں کہو" ___ ٹروین نے چونک کر کہا۔

"تم اور میں علیحدہ علیحدہ رہ کر کام کریں۔ ہمارے سامنے دو ٹارگٹس ہیں۔ ایک تو اس علی عمران کا خاتمہ دوسرا پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ۔ میرے ذمے علی عمران کے خاتمے کا مشن لگایا گیا ہے۔ سیکرٹ سروس کے خاتمے کا نہ میرے پاس مشن ہے اور نہ مجھے اس کے متعلق کوئی تجربہ ہے۔ اس لئے تم اس علی عمران کے خاتمے کا کام تو مجھ پر چھوڑ دو۔ میں جانوں اور یہ عمران۔ جب کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تم اپنا شکار بناؤ اور ہمارے درمیان کوئی رابطہ نہیں ہونا چاہئے تاکہ یہ لوگ کسی ایک کی وجہ سے دوسرے پر ہاتھ نہ ڈال سکیں اور پھر اس طرح ہم اپنے طور پر

آزادانہ کام کر سکیں گے۔ بہت ضرورت پڑنے پر ہم سپیشل ٹرانسمیٹر پر رابطہ بھی قائم کر سکتے ہیں" ـــــ تونا نے بڑی سنجیدگی سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے ٹھیک ہے۔ میں بھی یہی محسوس کر رہا ہوں کہ میں اس طرح کام نہیں کر پا رہا جس طرح مجھے کرنا چاہئے۔ ٹھیک ہے تمہاری یہ تجویز مجھے پسند آئی ہے" ـــــ ٹرومین نے جواب دیا۔

"او۔ کے ڈیئر اب دیکھنا تونا کس طرح کام کرتی ہے۔ گڈ بائی" ـــــ تونا نے کہا اور پھر اس نے الماری کے اندر سے اپنا بڑا سا بریف کیس نکالا اور ٹرومین کو ٹاٹا کرتی اور مسکراتی ہوئی کمرے کے دروازے سے باہر نکل گئی۔ اس کے باہر جاتے ہی ٹرومین نے ایک طویل سانس لیا۔ اس کے ہونٹ بھینچ گئے تھے اور چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے اس کے کاندھوں سے کوئی بڑا بوجھ اتر گیا ہو۔ واقعی اپنے آپ کو وہ ہلکا پھلکا سا محسوس کر رہا تھا۔

"ہونہہ یہ عمران کا خاتمہ کرے گی۔ احمق عورت عمران کی موت میرے ہاتھوں مقدر ہو چکی ہے" ـــــ ٹرومین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"یس آرتھر" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"وائٹ ایگل سنو میں پوائنٹ ون چھوڑ رہا ہوں۔ اب پوائنٹ ٹو ہی پوائنٹ ون ہو گا۔ اور تم اپنا ہیڈ کوارٹر پوائنٹ تھری میں شفٹ کر لو اور سنو اب مادام تونا کا ہم سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ اس لئے اس

کے کسی حکم کی تعمیل ضروری نہیں ہے" ـــــ ٹرومین نے کہا۔

"یس باس" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور ٹرومین رسیور رکھ کر اٹھا اور پھر الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اندر موجود ایک بڑا سا بریف کیس اٹھایا اور ایک نظر کمرے پر ڈالتا ہوا وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا لیکن ابھی وہ دروازے تک پہنچا بھی نہ تھا کہ میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ ٹرومین چونک سے مڑا۔ اور پھر تیزی سے واپس آ کر اس نے بریف کیس میز کے پاس نیچے فرش پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"وائٹ ایگل" ـــــ ٹرومین نے تیز لہجے میں کہا۔

"کلارک بول رہا ہوں باس۔ عمران کی کار بسٹ ہو چکی ہے عمران کا بھی خاتمہ ہو گیا ہے ـــ میں نے کار کے نیچے ایٹی ون ٹائم لگا دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد عمران باہر آیا اور کار لے کر اس عمارت سے باہر آ گیا۔ میں اس کے پیچھے تھا۔ پھر ایک چوک پر میں نے ٹائم فائر کر دیا اور کار خوفناک دھماکے سے فضا میں اچھلی اور پھر واپس گر کر قلابازی کھاتی ہوئی نیچے گڑھوں میں جا گری۔ اس میں آگ لگ گئی۔ کار اس عمران سمیت مکمل جل کر راکھ ہو گئی ہے" ـــــ کلارک نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری گڈ کلارک تم نے واقعی خوشخبری سنائی ہے ـــــ تم ایسا کرو کہ فوراً پوائنٹ تھری پر پہنچو۔ اب وہی تمہارا ہیڈ کوارٹر ہو گا۔ پوائنٹ ٹو اب پوائنٹ ون کہلائے گا۔ اب ہم اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر پر حملے کی منصوبہ بندی کریں گے" ـــــ

ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ____ دوسری طرف سے کہا گیا اور ٹرومین نے رسیور رکھا اور پھر بریف کیس اٹھا کر دوبارہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

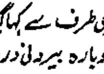

دس

ٹائیگر نے کار کلب کے کمپاؤنڈ میں موڑی اور پھر پارکنگ کی طرف لے گیا۔ کار پارک کر کے وہ نیچے اترا ہی تھا کہ پارکنگ بوائے تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

"جناب آپ کار یہاں پارک نہ کریں۔ یہ جگہ بڑے باس کے لئے مخصوص ہے ___ آپ ادھر کونے میں لے جائیں کار" ____ پارکنگ بوائے نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا پہلے تو تم نے کبھی ایسی بات نہیں کی۔ کیا چیف باس کوئی نیا تو نہیں آ گیا وہی ٹامی ہی ہے ناں" ____ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں جناب ٹامی صاحب نے تو کبھی ان باتوں کی پرواہ نہ کی تھی۔ انہوں نے کلب بیچ دیا ہے۔ وہ دولت گڑھ شفٹ ہو گئے ہیں۔ اب یہ کلب لارک صاحب نے خرید لیا ہے۔ وہ بے حد سخت آدمی ہیں" ___ پارکنگ بوائے نے کہا۔

"لارک۔ وہ ایکریمین گیم کلب والا" ____ ٹائیگر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"جی ہاں وہی" ____ پارکنگ بوائے نے جواب دیا اور ٹائیگر دوبارہ سر ہلاتا ہوا کار میں بیٹھا اور اس نے کار وہاں سے ہٹا کر ایک اور جگہ پارک کر دی کیونکہ وہ لارک کی فطرت کو اچھی طرح جانتا تھا۔ وہ انتہائی اکھڑ اور سخت گیر آدمی تھا۔ ایکریمین تھا لیکن کافی عرصہ سے یہاں آباد تھا۔ اس نے لارنس روڈ پر گیم کلب بنایا ہوا تھا۔ لیکن سوائے گیم کلب چلانے کے اور وہ کسی دھندے میں ملوث نہ تھا اس لئے ٹائیگر بہت کم گیم کلب جاتا تھا اور گیم کلب میں ویسے بھی ہائی سوسائٹی کے افراد موجود رہتے تھے جب کہ ٹائیگر صرف ان اڈوں سے رابطہ رکھتا تھا جہاں زیر زمین دنیا کے افراد ہی زیادہ آتے جاتے رہتے تھے۔ ویسے اس کے لئے یہ بات حیرت انگیز تھی کہ لارک نے ٹامی کا یہ کلب خرید لیا تھا۔ کیونکہ یہ کلب زیر زمین دنیا کی سب سے بدنام ترین جگہ تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ اب لارک بھی کھل کر سامنے آ رہا تھا۔

ٹائیگر کار پارک کر کے کلب کے مین ہال کی طرف چل پڑا۔ ابھی اس نے آدھا سفر ہی طے کیا تھا کہ سفید رنگ کی ایک لمبی سی کار اس کے ساتھ سے گزرتی ہوئی کلب کے مین گیٹ کے سامنے جا کر رکی اور ٹائیگر یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کار سے باقاعدہ باوردی ڈرائیور نیچے اترا۔ اور اس نے عقبی دروازہ کھولا تو کار میں سے لارک قیمتی سوٹ پہنے باہر آیا اور بڑے فاخرانہ انداز میں مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ وہ لارک کو جانتا تھا لیکن اس بار لارک واقعی بدلا ہوا

آدمی نظر آ رہا تھا۔ مین ہال میں داخل ہو کر ٹائیگر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ کاؤنٹر پہ موجود وکی اسے اچھی طرح جانتا تھا۔ اس لئے جیسے ہی ٹائیگر کاؤنٹر کے قریب پہنچا۔ وکی چونک کر اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"بڑے دنوں بعد ادھر آنا ہوا ہے" ـــــ وکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں سنا ہے ٹامی کلب بیچ کر چلا گیا ہے" ـــــ ٹائیگر نے کاؤنٹر پہ بازو رکھ کر مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں دو ہفتے پہلے سودا ہوا ہے۔ بڑی بھاری رقم میں" ـــــ وکی نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن لارک کو آخر کیا سوجھی یہ کلب خریدنے کی وہ تو اس لائن کا آدمی ہی نہیں" ـــــ ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"معلوم نہیں ٹائیگر کہ پس پردہ کیا ہوا ہے ـــــ بس یوں سمجھو کہ لارک کی تو سرے سے جون ہی بدل گئی ہے۔ اس کے تو پیر ہی زمین پہ نہیں پڑتے ـــــ بڑی اونچی ہواؤں میں ہے۔ کاسموس گروپ کو تو جانتے ہی ہو" ـــــ وکی نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے سرگوشی بھرے انداز میں کہا۔

"ہاں اچھی طرح جانتا ہوں کیوں" ـــــ ٹائیگر نے چونک کر جواب دیا۔

"کاسموس گروپ پورے کا پورا لارک کی ماتحتی میں آگیا ہے۔ اب لارک کاسموس گروپ کا چیف ہے اور جہاں تک میرا اندازہ ہے آئندہ آنے والے دنوں میں لارک دارالحکومت کا سب سے بااثر آدمی ہو گا۔ بڑا پیسہ آگیا ہے اس کے پاس" ـــــ وکی نے کہا اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔

"کمال ہے کیا لارک کو کوئی خزانہ تو ہاتھ نہیں لگ گیا" ـــــ ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہاری یہ عادت مجھے پسند ہے کہ تم کبھی کو کسی کے متعلق کچھ بتاتے نہیں۔ اس لئے تمہیں بتانے میں کوئی خطرہ محسوس نہیں ہوتا۔ میں نے اڑتی اڑتی سی خبر سنی ہے کہ لارک کسی بین الاقوامی تنظیم سے اٹیچ ہو گیا ہے۔ اب یہ پتہ نہیں کہ وہ تنظیم کون سی ہے ـــــ اور لارک سے کیا کام لینا چاہتی ہے۔ ویسے وہ جس طرح مختلف علاقوں میں کوٹھیاں خریدتا جا رہا ہے۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی بڑا ٹارگٹ اس کے سامنے ہے" ـــــ وکی نے کہا۔

"اوہ تو گرین ٹاؤن میں لارک نے کوٹھی اس مقصد کے لئے لی تھی۔ میں نے سنا تھا کہ لارک نے وہاں کوٹھی لی ہے ـــــ میں سمجھا کہ شاید اپنی رہائش کے لئے لی ہوگی" ـــــ ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"گرین ٹاؤن میں کیا اس نے تقریباً ہر ٹاؤن میں کوٹھی خریدی ہے۔ اچھا بتاؤ کیا پیو گے۔ باتوں میں مجھے خیال ہی نہیں آیا" ـــــ وکی نے چونک کر کہا اور ٹائیگر مسکرا دیا۔

"تم رہنے دو میں ذرا لارک سے دو باتیں کر لوں۔ ہو سکتا ہے کوئی بڑا کام مجھے بھی مل جائے۔ کچھ حصہ تو ہمارا بھی حق ہے" ـــــ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور وکی بھی دانت نکال کر ہنس پڑا۔

"وہ ابھی تمہارے آگے آگے آیا ہے۔ لیکن خیال رکھنا وہ اب پہلے والا لارک نہیں ہے" ـــــ وکی نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا دائیں طرف جانے والی راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں پہلے ٹامی کا دفتر تھا ظاہر ہے۔

اب لارک اس کی جگہ بیٹھتا ہوگا۔ دفتر کا دروازہ بند تھا۔ ٹائیگر نے دروازے کو آہستہ سے دبایا تو دروازہ اندر سے لاک نہ تھا اس لئے ٹائیگر دروازے کو دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوگیا۔

"کیا مطلب کیا یہ طریقہ ہوتا ہے دفتر میں آنے کا" ——— سامنے میز کے پیچھے بیٹھا ہوا لارک اچھل کر کھڑا ہوگیا۔ اس کے چہرے پر غیض و غضب کے آثار نمایاں تھے۔

"ابھی شکر کرو میں نے لات مار کر دروازہ نہیں کھولا۔ اور یہ تم غصہ کسے دکھا رہے ہو۔ جانتے نہیں ہو مجھے" ——— ٹائیگر نے بڑے طنزیہ انداز میں کہا۔

"سنو کوبرے۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ میرے ساتھ تمیز سے بات کرو۔ میں تم جیسے چھوٹے بدمعاشوں کے منہ نہیں لگنا چاہتا ورنہ میرے ایک اشارے سے تمہارا جسم گولیوں سے چھلنی ہو سکتا ہے" ——— لارک نے انتہائی غضیلے لہجے میں کہا۔

"اچھا تو مینڈکی کو بھی زکام ہونے لگ گیا ہے ——— یعنی اب کوبرا تو ہوگیا چھوٹا بدمعاش اور تم پدے کی اولاد تم اب بڑے آدمی ہو۔ کلب تم نے کیا خریدا۔ اپنی اوقات ہی بھول گئے ہو" ——— ٹائیگر کا لہجہ یکلخت سرد ہوگیا۔

"شٹ اپ جاؤ دفع ہو جاؤ میری نظروں سے اور آئندہ اِدھر آنے کی جرات نہ کرنا" ——— لارک نے غصے کی شدت سے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اور ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ سائیڈ کی دیوار درمیان سے ہٹی اور اس میں سے دو لمبے تڑنگے پہلوان نما آدمی اندر

داخل ہوئے۔ ان دونوں کے سینے کسی پہاڑ کی طرح پھیلے ہوتے تھے۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں ریوالور تھے اور چہرے پر درشتی کے آثار جیسے ثبت ہو کر رہ گئے تھے۔ ٹائیگر انہیں دیکھتے ہی پہچان گیا۔ یہ دونوں بھائی تھے جو کاسموس گروپ میں بڑے شیطان اور چھوٹے شیطان کے نام سے مشہور تھے۔ ٹائیگر کا ان سے کبھی براہِ راست ٹکراؤ تو نہ ہوا تھا لیکن وہ انہیں جانتا ضرور تھا۔

"کیا حکم ہے باس" ——— ان دونوں نے بڑی حقارت بھری نظروں سے سامنے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے لارک سے پوچھا۔

"یہ احمق اپنے آپ کو بڑا بدمعاش سمجھتا ہے ——— اسے باہر کا راستہ دکھاؤ ——— اور اگر یہ زیادہ جی دار بننے کی کوشش کرے تو ہڈیاں بھی توڑ ڈالنا" ——— لارک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ جھیر ——— یہ بدمعاش ہے ——— ہونہہ چلو مسٹر باہر" ——— بڑے شیطان نے بڑے تحقیرانہ انداز میں ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم کاسموس گروپ کے لوگ ہو ——— تم کب سے اس لارک کے ملازم ہوگئے ہو" ——— ٹائیگر نے بڑے مطمئن سے انداز میں ان سے بات کرتے ہوئے پوچھا۔

"اچھا ہمیں جانتے بھی ہو پھر بھی کھڑے ہو" ——— بڑے شیطان نے اس طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے وہ اس بات کا تصور بھی نہ کر سکتا ہو کہ کوئی شخص انہیں جاننے کے باوجود ان کے سامنے اس طرح اطمینان سے کھڑا رہ سکتا ہے۔

"یہ کوبرا ہے برادر ——— دارالحکومت کا مشہور بدمعاش۔ میں اسے جانتا

ہوں" ___ چھوٹے نے اچانک کہا وہ اب تک خاموش کھڑا تھا ۔

"کوبرا ___ اوہ تو یہ ہے کوبرا ۔ میں نے اس کی باتیں تو سنی ہوئی ہیں ۔ اگر یہ واقعی کوبرا ہے تو پھر آج اسے معلوم ہو جائے گا کہ کوبرا کا سر کچلنا میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے" ___ بڑے بھائی نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

"ہاں تو مسٹر لارک اب کیا پروگرام ہے ___ کیا اسی طرح اکڑے رہو گے یا پھر میں کچھ حرکت کروں ۔ سوچ لو ۔ دوسری صورت میں تمہارا انجام انتہائی عبرت ناک بھی ہو سکتا ہے" ___ ٹائیگر نے ان دونوں شیطانوں کو نظر انداز کرتے ہوئے لارک سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"تمہاری یہ جرأت" ___ یکلخت بڑا شیطان ہذیانی انداز میں چیخا اور اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور بجلی کی سی تیزی سے سیدھا ہوا ہی تھا کہ یکلخت دو دھماکے ہوئے اور دونوں بھائی بری طرح چیختے ہوئے اچھل کر سائیڈوں سے ٹکراتے اور پھر نیچے گر گئے ۔ ایک بار پھر دو دھماکے ہوئے اور نیچے گر کر اٹھنے والے ایک بار پھر دھماکے سے نیچے گرے اور مرغ بسمل کی طرح تڑپنے لگے مگر اس بار وہ زیادہ تڑپ بھی نہ سکے اور پھر ان کے جسم سیدھے ہوتے گئے ۔ جب کہ ٹائیگر اس دوران اسی طرح اطمینان سے اپنی جگہ کھڑا رہا ۔ اس کے جسم نے معمولی سی بھی حرکت نہ کی تھی صرف اس کے کوٹ کی دونوں جیبوں میں سوراخ ہو گئے تھے اور ان میں سے نیلگوں رنگ کا دھواں بل کھاتا ہوا باہر نکل رہا تھا ۔ کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ اس نے اندر داخل ہوتے ہی ڈال لئے تھے ۔

"ہاں تو مسٹر لارک" ___ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے لارک کی طرف

مڑتے ہوئے کہا جس کا چہرہ ان دونوں شیطانوں کی اس طرح ہلاکت سے دھواں دھواں ہو رہا تھا ۔ آنکھیں حیرت کی شدت سے پھٹ سی گئی تھیں ۔

"تت تت تم نے جیب کے اندر سے اس قدر صحیح نشانہ لگایا ___ تم ۔ مگر" ___ لارک ایسے لہجے میں بولا جیسے اسے خود اپنی بات پر یقین نہ آ رہا ہو ۔

"کاسموس گروپ ہائر کرنے کے بعد تم یہ سمجھے تھے کہ سارے دارالحکومت پر تم نے حکومت کر لی ہے ___ بہرحال اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ" ___ ٹائیگر نے جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے غرا کر کہا ۔ اس کے چہرے پر یکلخت چٹانوں جیسی سختی ابھر آئی تھی ۔

"مجھے معلوم نہ تھا کہ تم اس قدر خوفناک آدمی ہو ___ ٹھیک ہے ٹھیک ہے ۔ میں اپنے رویئے اور الفاظ پر شرمندہ ہوں ۔ معذرت خواہ ہوں" ___ لارک نے انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا ۔

"او ۔ کے شرمندہ ہونے والے شخص پر رحم کھایا جا سکتا ہے" ___ ٹائیگر نے یکلخت مسکراتے ہوئے کہا اور پھر کرسی گھسیٹ کر وہ اس طرح لارک کی طرف منہ کر کے بیٹھ گیا کہ لارک اس کی نظروں میں آئے بغیر اپنے ہاتھ کی ایک انگلی تک کو حرکت نہ دے سکے ۔

"تم تم کیسے آئے ہو ___ مجھے بتاؤ تم کیا چاہتے ہو" ___ لارک نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا ۔

"سنو جب بھی یہاں دارالحکومت میں کوئی پارٹی کسی بین الاقوامی تنظیم سے اٹیچ ہوتی ہے کوبرے کا حصہ ضرور رکھتی ہے ___ کوبرا صرف

پنے حصے سے مطلب رکھتا ہے۔ نکالو حصہ، ورنہ تم اور تمہارے سارے ساتھی ایک لمحے میں جہنم میں جھونک دیئے جائیں گے" ـــ ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

"بین الاقوامی تنظیم کیا مطلب کیسی تنظیم ـــ میں سمجھا نہیں" ـــ لارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اچھا تو سمجھانے کا فرض بھی مجھے ہی ادا کرنا پڑے گا" ـــ ٹائیگر نے کہا اور پھر اس کے ساتھ ہی اس کی لات نے حرکت کی اور لارک بری طرح چیختا ہوا اچھل کر کرسی سمیت نیچے جا گرا۔ ریوالونگ کرسی زوردار جھٹکے سے نیچے گری تھی اور لارک اس میں بری طرح پھنس کر چیختا ہوا پھڑپھڑانے لگا۔ وہ کرسی کو گھما کر سائیڈ سے ہٹانے کی جتنی بھی کوشش کرتا وہ اتنی ہی پھسل جاتی۔

"سمجھ آ گئی ہے ـــ یا ابھی مزید سمجھاؤں" ـــ ٹائیگر نے ہاتھ بڑھا کر کرسی کو ایک جھٹکے سے سیدھا کرتے ہوئے کہا۔ کرسی سیدھی ہوتے ہی لارک بھی اس کے ساتھ ہی سیدھا ہو گیا۔ لارک کا چہرہ پسینے سے تر تھا۔ ٹائیگر جانتا تھا کہ لارک بذاتِ خود لڑنے بھڑنے والا آدمی نہیں ہے۔ وہ صرف سازشیں کرنے اور رقم دے کر کام کرانے کا عادی ہے اس لئے وہ اُسے مسلسل ذہنی جھٹکے دے رہا تھا۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے ـــ مل جائے گا حصہ۔ وعدہ رہا" ـــ لارک نے بازو سے پسینہ پونچھتے ہوئے کہا۔

"سنو لارک آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اگر مزید سانس لینا چاہتے ہو تو کوبرے کو راز دار بنا لو ـــ کوبرے کا سینہ رازوں کا مدفن ہے۔ اور کوبرا

صرف اپنے کام سے کام رکھتا ہے۔ اور اگر تم نے کوبرے پر اعتماد کر لیا تو پھر پورے کاسموس گروپ سے زیادہ اکیلا کوبرا تمہاری حفاظت زیادہ اچھی طرح کر سکتا ہے۔ اس لئے کھل کر بات کرو ـــ کون سی تنظیم ہے کتنے میں سودا ہوا ہے۔ کیا مشن ہے ـــ اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم نے اس بار ذرا بھی ہچکچاہٹ دکھائی تو ــــــ" ٹائیگر کا لہجہ واقعی بے حد سرد تھا اور لارک چند لمحے غور سے ٹائیگر کو دیکھتا رہا جیسے فیصلہ نہ کر پا رہا ہو کہ اس پوزیشن میں کیا کرے اور کیا نہ کرے۔

"او۔ کے کوبرے ـــ تم سے کچھ چھپانا واقعی ناممکن ہے ـــ تم مجھے دو روز کی مہلت دو ـــ دو روز بعد میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گا۔ ابھی معاملات پوری طرح طے نہیں ہوئے" ـــ لارک نے کہا اور ٹائیگر طنزیہ انداز میں ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ واقعی تمہارا دماغ خاصا شاطرانہ انداز میں کام کرتا ہے ـــ تمہارا خیال ہے کہ کوبرے کو کچھ نہیں معلوم ـــ تم نے گرین ٹاؤن والی کوٹھی خریدی اور پھر اُسے بلیک تھنڈر کے آدمیوں کے حوالے کر دیا ـــ ابھی کہہ رہے ہو کہ معاملات طے نہیں ہوئے" ـــ ٹائیگر نے انتہائی زہریلے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اور لارک کی آنکھیں ایک بار پھر پھیلنے لگیں۔

"تت تت تم آخر ہو کیا چیز۔ تمہیں یہ سب کچھ کیسے معلوم ہو گیا" ـــ لارک نے رک رک کر کہا۔

"تم جیسے لوگوں سے حصہ لینا آسان نہیں ہوتا مسٹر لارک اگر کوبرا اپنی آنکھیں کھلی نہ رکھے تو اب تک تم میری ہڈیاں بھی چبا چکے ہوتے" ـــ

ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہیں دس فیصد حصہ دوں گا چلو اب تو خوش ہوں" —— لارک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اپنے حصہ کو برا خود طے کرتا ہے مسٹر لارک۔ لیکن دیکھو کو برے نے کبھی ناانصافی نہیں کی۔ اس لئے تم مجھے معاوضہ اور مشن دونوں چیزیں کھل کر بتا دو تاکہ میں دیکھ سکوں کہ مجھے کتنا حصہ لینا چاہیئے اور میں اس حصے کے بدلے میں تمہارا کیا کام کر سکتا ہوں" —— ٹائیگر نے تیز لہجے میں کہا۔ وہ اب لارک کو ذہنی طور پر مکمل گرفت میں لے چکا تھا۔

"کوئی مشن نہیں ہے۔ میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں۔ ایک بین الاقوامی تنظیم ہے بلیک تھنڈر —— اس نے ہر ملک میں اپنے ساتھ مقامی تنظیمیں اٹیچ کی ہوئی ہیں۔ جن سے ضرورت پڑنے پر وہ کام لے سکتی ہے۔ یہاں پاکیشیا میں اس نے مجھے اٹیچ کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں مقامی نہیں ہوں بلکہ یہاں غیر ملکی ہوں وہ لوگ ایشیا کے کسی مقامی پر مکمل اعتبار نہیں کر سکتے۔ اس کا معاوضہ انہوں نے ایک لاکھ ڈالر سالانہ مجھے دینا کیا ہے۔ تنظیم اور ہیڈکوارٹر قائم کرنے اور اسلحہ وغیرہ حاصل کرنے کے لئے پچاس لاکھ ڈالر علیحدہ دیئے گئے ہیں جو انہی کاموں میں خرچ بھی ہو چکے ہیں۔ چونکہ یہ بہت بڑی تنظیم ہے۔ اس لئے مجھے یہ کلب خریدنا پڑا۔ اور مختلف علاقوں میں اڈے خریدنے پڑے۔ آدمی رکھنے پڑے۔" —— لارک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"بس اتنی سی بات ہے" —— ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں یقین کرو واقعی اتنی سی بات ہے" —— لارک نے سر ہلاتے

ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر بری طرح چیختا ہوا کرسی سے اچھل کر نیچے فرش پر جا گرا۔

"الو کی دم۔ تم نے کو برا کو احمق سمجھ رکھا ہے" —— ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا اور جھک کر اس نے لارک کی گردن پکڑی اور اسے ایک ہاتھ کے زور پر ہوا میں لٹکاتے ہوئے پوری قوت سے دوسرا تھپڑ مارا، اور پھر اسے اس طرح کرسی پر پھینک دیا جیسے وہ انسان کی بجائے کپڑے کا بنا ہوا گڈا ہو۔ لارک کا چہرہ مسخ ہو گیا تھا۔ اس کے دونوں گالوں پر انگلیوں کے نشانات ابھر آئے تھے۔

"وہ گرین ٹاؤن والی کوٹھی تم نے اپنی ماں اور باپ کو دی تھی۔ بولو کون ہیں وہ اور کس مشن پر آئے ہیں؟" —— ٹائیگر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"وہ وہ بتا تو رہا تھا۔ ہیڈکوارٹر سے مجھے کال آئی تھی کہ مادام فونا آ رہی ہے۔ ان کے احکامات کی تعمیل کی جائے۔ وہ مادام فونا آئی۔ اس نے مخصوص کوڈ نمبر بتائے اور پھر کاریں اور اڈہ مانگا۔ میں نے دے دیا۔ بس مجھے اس سے زیادہ معلوم نہیں ہے" —— لارک نے کہا۔

"کون سا اڈہ، جلدی بتاؤ، ورنہ اس بار گردن توڑ دوں گا" —— ٹائیگر نے کہا۔

"گرین ٹاؤن کوٹھی نمبر اکیس۔ بلاک بی۔ دو بالکل نئی کاریں جو میں نے فرضی ناموں سے خریدی تھیں۔ بس پھر ان سے ملاقات نہیں ہوتی۔ انہوں نے مجھے کہا تھا کہ میں ان سب باتوں کو راز میں رکھوں" —— لارک نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اگر تم ان سے بات کرنا چاہو تو کیسے کرو گے" —— ٹائیگر نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم، نہ انہوں نے مجھے بتایا، نہ میں نے پوچھا" —— لارک نے جواب دیا۔

"ہوں ٹھیک ہے میں ان ساری باتوں کی چیکنگ کروں گا اگر کوئی غلط بات ثابت ہوگئی تو پھر اپنا حشر دیکھنا" —— ٹائیگر نے ایک جھٹکے سے

کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر مایوسی کے آثار نمایاں تھے کیونکہ اس نے جس مقصد کے لئے اتنی لمبی چوڑی محنت کی تھی اور وقت ضائع کیا تھا اس سے کچھ حاصل نہ ہوا تھا۔

"بڑی دیر لگا دی تم نے" ـــــ وکی نے اسے دیکھتے ہی کہا۔ وہ کاؤنٹر سے باہر نکل رہا تھا۔

"ہاں۔ کیا ہوا ڈیوٹی آف ہو گئی تمہاری" ـــــ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ابھی آف ہوا ہوں" ـــــ وکی نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ ساتھ ہی بیرونی دروازے کی طرف چل پڑا۔

"وہ مادام فورنا سنا ہے بہت خوبصورت عورت ہے۔ لارک تو بڑی تعریفیں کر رہا تھا اس کی" ـــــ ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ وہ ایکریمی عورت۔ ہاں ویسے وہ واقعی حسین عورت ہے۔ حسین بھی اور کشش انگیز بھی کیوں ملنا ہے اس سے" ـــــ وکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ملتا تو تب جب اس کا پتہ معلوم ہوتا" ـــــ ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ اب وہ کہاں موجود ہے۔ میں نے ڈیوٹی پہ آتے ہوئے اسے دیکھا تھا۔ وہ ایک ٹیکسی سے اتر رہی تھی۔ شان پلازہ کے گیٹ پہ ـــ اس کے ہاتھ میں ایک بریف کیس بھی تھا ـــ وہ یقیناً وہاں رہتی ہوگی" ـــــ وکی نے کہا۔

"اچھا جلد دیکھ لوں گا کسی دن اسے بھی ـ ابھی تو بڑا ضروری کام ہے" ـــــ ٹائیگر نے بے نیازی کے سے انداز میں کہا اور پھر وکی سے رخصت ہو کر وہ پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔ اب اس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے آثار نمایاں تھے کہ اس نے مادام فورنا کا ایک متوقع ٹھکانہ تلاش کر لیا تھا۔ کار پارکنگ سے باہر نکال کر اس نے کار کا رخ شان پلازہ کی طرف موڑ دیا۔ وہ اب جلد از جلد وکی کی اس بات کی تصدیق کرنا چاہتا تھا تاکہ حکمران کو تفصیلی رپورٹ دے سکے۔

سیرس

دانش منزل کے آپریشن روم میں عمران آرام کرسی کی نشست سے سر ٹکائے آنکھیں بند کیے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سر اور ایک بازو پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں اور چہرے پر بھی جگہ جگہ ڈریسنگ کی گئی تھی۔

"اس قدر خوفناک حادثے میں آپ کا اس طرح بچ نکلنا واقعی انتہائی خوش قسمتی ہے" ——— بلیک زیرو نے پر خلوص لہجے میں کہا۔ عمران کو وہ ابھی خود جا کر ہسپتال سے لے آیا تھا۔

"مخصوص باڈی کی کار تھی اس لئے کچھ نہ کچھ بچاؤ ہو گیا ورنہ جس قدر خوفناک بم تھا اگر عام کار ہوتی تو اس کا ایک ایک پرزہ علیحدہ ہو جاتا پھر گڑھے میں گرتے ہوئے اس کا دروازہ کھل گیا اور میں نکل کر دور ایک جھاڑی میں پھنس کر بچ گیا۔ جب مجھے ہوش آیا تو کار مکمل طور پر راکھ ہو چکی تھی" ——— عمران نے قدرے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ لیکن اس کا لہجہ ایسا تھا جیسے اسے بولنے کے لئے خاصا زور لگانا پڑ رہا ہو۔

"آپ ابھی آرام کریں عمران صاحب اس قدر خوفناک ایکسیڈنٹ سے بچ جانے کے باوجود ابھی آپ کی طبیعت پوری طرح ٹھیک نہیں ہوئی" ——— بلیک زیرو نے اُسے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"میں سوچ رہا ہوں طاہر کہ آخر میں کب تک ان جان لیوا حملوں سے بچتا رہوں گا۔ پہلے کار پر بے تحاشا فائرنگ ہوئی میں بچ گیا پھر کار کو بم سے اڑا دیا گیا میں پھر بھی بچ گیا ——— لیکن کیا واقعی ہر بار قسمت اس طرح ساتھ دیتی رہے گی" ——— عمران نے آنکھیں کھولتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے اس کا جواب نہیں میں ہی ہو سکتا ہے۔ لیکن .....؟!" بلیک زیرو نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"اب کسی لیکن کی کوئی گنجائش نہیں رہی طاہر ——— اب ٹرومین اور اس فونا کو فوری طور پر ختم ہونا پڑے گا ——— اور نہ صرف انہیں ختم ہونا پڑے گا بلکہ اس بلیک تھنڈر کا خاتمہ بھی ضروری ہے ورنہ وہ اطمینان سے اپنے ہیڈ کوارٹر میں بیٹھے ایجنٹ بھیجتے رہیں گے اور ہماری جانیں ان کے لئے کھلونا بنی رہیں گی" ——— عمران نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"میں نے پوری سیکرٹ سروس کو الرٹ کر دیا ہے وہ اس ٹرومین اور اس مادام فونا کو تلاش کر رہے ہیں جیسے ہی ان کا پتہ چلا ہم ان پر چڑھ دوڑیں گے" ——— بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ کوئی بات نہیں بلیک زیرو کہ جب پتہ چلے گا تو چڑھ دوڑیں گے۔ کام اس طرح نہیں کئے جاتے۔ ہم نے ان کا پتہ لگانا ہے۔ اگر مجھے اس

بلیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ ہوتا تو میں اس ٹرومین کو یہیں چھوڑ کر اس کی طرف روانہ ہو جاتا۔ کیونکہ جہاں تک میں سمجھا ہوں ٹرومین صرف انتقامی کارروائی کے لئے یہاں آیا ہے۔ ملک کے خلاف اس کے پاس کوئی مشن نہیں ہے۔ لیکن اب پہلے ٹرومین کو پکڑنا ہے پھر اس سے بلیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل ہو سکتی ہیں" —— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پتہ لگ جائے گا۔ کام ہو رہا ہے" —— بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹائیگر کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں آئی۔ ذرا ٹرانسمیٹر پر میری مخصوص فریکوئینسی ایڈجسٹ کر دو۔ ہو سکتا ہے اس کی کوئی کال آجائے" —— عمران نے کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتے ہوئے ٹرانسمیٹر کی طرف متوجہ ہو گیا۔

ابھی وہ فریکوئنسی سیٹ کر ہی رہا تھا کہ ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" —— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس ابھی مجھے چوہان نے اطلاع دی ہے کہ عمران کی کار کو بم سے اڑا دیا گیا ہے" —— جولیا کے لہجے میں گہری تشویش نمایاں تھی۔

"ہاں درست اطلاع ہے" —— عمران نے پہلے سے زیادہ لہجے کو سرد کرتے ہوئے کہا۔

"وہ عمران —— وہ تو بچ گیا ہے" —— جولیا نے لرزتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"میں نے تمہارے ذمے جو مشن لگایا تھا۔ تم اس کی رپورٹ دو لوگ تو مرتے بھی رہتے ہیں اور بچتے بھی رہتے ہیں" —— عمران نے جان بوجھ کر سرد لہجے میں کہا اور سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو مسکرا دیا۔

"تم تم مگر باس عمران تو عام لوگوں میں شامل نہیں ہے" —— جولیا نے اس بار گلوگیر لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ کیا وہ سیکرٹ سروس کا ممبر ہے" —— عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"نن نہیں مگر —— " جولیا کی آواز بالکل ہی رندھ گئی۔ اس سے فقرہ ہی مکمل نہ ہو سکا تھا۔

"سنو جولیا میں نے تم سے کتنی بار کہا ہے کہ میرے سامنے جذباتی رویے مت ظاہر کیا کرو۔ میری نظر میں عمران سے زیادہ وقعت تمہاری اور سیکرٹ سروس کے ممبران کی ہے۔ عمران کو صرف مخصوص مقاصد کے لئے ہائر کیا جاتا ہے اور اس کی اتنی ہی اہمیت ہے ویسے عمران بچ گیا ہے اب تم رپورٹ دو" —— عمران نے اسی طرح سرد اور سپاٹ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی جولیا کی اطمینان بھری طویل سانس رسیور سے نکلی اور عمران خود بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

"یس باس۔ ٹرومین اور فونا کی تلاش جاری ہے۔ ویسے وہ دونوں کاریں تلاش کر لی گئی ہیں۔ وہ جنرل پارکنگ میں کھڑی ہیں۔ ان کی بھی نگرانی کی جا رہی ہے" —— جولیا نے اس بار جلدی جلدی کہا۔

"تمام ممبران کو کہہ دو کہ وہ جلد از جلد ان دونوں میں سے کسی ایک

کو تلاش کریں۔ میں اس معاملے میں تاخیر برداشت نہیں کروں گا"۔۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے جولیا کا خون خشک کر دیا"۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ابھی کہاں خشک ہوا ہے۔۔۔ جس دن خشک ہو گیا اس دن وہ سیکنڈ چیف سے براہ راست چیف نہ بن جائے گی"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

اسی لمحے ٹرانسمیٹر پر کال آنا شروع ہو گئی اور عمران نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ٹائیگر کالنگ اوور"۔۔۔ بٹن آن ہوتے ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں کیا رپورٹ ہے اوور"۔۔۔ عمران نے اصل لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں نے مادام فونا کی نئی رہائش گاہ تلاش کر لی ہے۔ شان پلازہ کے فلیٹ نمبر تیرہ آٹھویں منزل۔ فلیٹ مادام فونا کے نام سے ہی بک ہے۔ کیش سیکیورٹی جمع کرائی گئی ہے لیکن فلیٹ بند ہے۔ اوور"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"کیسے تلاش کیا پوری رپورٹ دو اوور"۔۔۔ عمران نے خشک لہجے میں پوچھا اور جواب میں ٹائیگر نے لارک سے ملاقات اور پھر اس سے ہونے والی گفتگو کے ساتھ ہی وکی کی ٹیپ بھی بتائی اور یہ بھی بتایا کہ جب شان پلازہ جا کر اس نے چیکنگ کی تو واقعی فلیٹ اس کے نام پر

موجود تھا۔

"ہونہہ اس کا مطلب ہے کہ اس مادام فونا کا تعلق بھی بلیک تھنڈر سے ہے۔ تم نے اس کے فلیٹ کی تلاشی لی ہے اوور"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"نو سر۔ آپ کی اجازت کی ضرورت تھی اوور"۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا تم کسی کو تھپٹر مارنے سے پہلے مجھ سے اجازت طلب کرو گے۔ احمق آدمی اس کے بغیر تمہاری رپورٹ کیسے مکمل کہلائی جا سکتی ہے۔ جاؤ اور مکمل تلاشی لے کر مجھے رپورٹ دو اور اگر یہ مادام فونا ہاتھ لگ جاتے تو اسے اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا دو۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔

"اگر مادام فونا ہاتھ لگ جاتے۔ تب اس ٹرومین کا آسانی سے پتہ چلایا جا سکتا ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔

چند ہی لمحے گزرے تھے کہ ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی"۔۔۔ اس بار بھی عمران نے رسیور اٹھایا۔

"ایکسٹو"۔۔۔ عمران کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

"میں چوہان بول رہا ہوں جناب میں نے ٹرومین کو ٹریس کر لیا ہے۔ مس جولیا فون پر موجود نہ تھیں اس لئے براہ راست بات کر رہا ہوں"۔۔۔ چوہان نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"گڈ تفصیل بتاؤ"۔۔۔ عمران نے چونک کر سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

"سر میں نے ٹرومین کی تلاش ہوٹل فائیو سٹار سے شروع کی کیونکہ ٹرومین اور فونا کو سب سے پہلے اسی ہوٹل میں چیک کیا گیا تھا۔ وہاں کے ایک بیرے کو رقم دینے کے بعد معلوم ہوا کہ ایک مقامی غنڈے مارٹن نے ان کے کہنے پر یہاں ایک آدمی کو جو فون بوتھ سے نکل رہا تھا سر پہ لوہے کا راڈ مار کر بے ہوش کیا اور پھر وہ اُسے گرین ٹاؤن کی کوٹھی میں لے گیا تھا اس کا ان سے براہ راست رابطہ ہے۔ مارٹن کا اڈہ سلور بار ہے چنانچہ میں وہاں گیا اور پھر مارٹن مجھے مل گیا۔ میں مارٹن کو ایک ہلکے دھندے کا چکر دے کر اس کلب کے ایک کمرے میں لے گیا۔ یہ کمرہ مارٹن کا ہی تھا اور پھر مارٹن نے خاصے تشدد کے بعد زبان کھولی۔ اس نے بتایا کہ وہ کاسموس گروپ کا آدمی ہے اور کاسموس گروپ آج کل ایک مقامی غنڈے لارک کے تحت کام کر رہا ہے اور اس آدمی کا اغوا لارک کے حکم پر کیا گیا تھا اور لارک نے یہ حکم ایک ایکریمین عورت کے کہنے پر دیا تھا۔ پھر میں وہاں سے لارک کی تلاش میں گیا۔ اس کا اڈہ ایک کلب تھا۔ اس کلب کا فون آپریٹر میرا پرانا واقف تھا وہ مجھے گیٹ پہ ہی مل گیا اور پھر اصرار کر کے وہ مجھے ایک ایکسچینج روم میں ساتھ لے گیا۔ ابھی ہم وہاں بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ لارک کے نام کال آئی کسی ٹرومین کی۔ اور میں نے اس دوست کو کہہ کر کال سُنی۔ ٹرومین اس لارک کو حکم دے رہا تھا کہ ایکریمیا سے ایک مشین اس کے نام سے بک ہو کر ایئر کارگو پر کسی وقت بھی پہنچے گی وہ اسے وصول کر کے تھرٹی ون جہانگیر ٹاؤن میں پہنچا دے چنانچہ میں سمجھ گیا کہ یہ ٹرومین تھرٹی ون جہانگیر ٹاؤن میں موجود ہے۔ میں اپنے دوست سے اجازت لے کر وہاں سے نکلا اور جہانگیر ٹاؤن پہنچا۔ یہ ایک چھوٹی سی

کوٹھی ہے لیکن باہر سے تو ایسا لگتا ہے جیسے خالی پڑی ہوئی ہو۔ اب آپ اگر حکم کریں تو میں اندر جا کر چیک کروں کیونکہ آپ نے صرف نگرانی تک کا حکم دیا ہوا تھا" ـــــ چوہان نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم وہیں رکو۔ میں صفدر اور تنویر کو تمہارے پاس بھیجتا ہوں اگر اس دوران وہ ٹرومین باہر آئے تو تم نے اس کی انتہائی احتیاط سے نگرانی کرنی ہے۔ اور صفدر اور تنویر کے پہنچ جانے کے بعد تم تینوں نے اندر جانا ہے اور اگر ٹرومین وہاں ہو تو اسے بے ہوش کر کے رانا ہاؤس پہنچا دینا" ـــــ عمران نے اُسے تفصیلی ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر" ـــــ چوہان نے کہا اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور رکھ دیا۔

"اب تم ان دونوں کو ٹریس کر کے چوہان کے پاس جانے کے احکامات دے دو اور انہیں ہدایت دے دینا کہ وہ کوٹھی پر بے ہوش کر دینے والی گیس کا بم پھینک دیں۔ اس طرح کام آسان ہو جائے گا۔ میں جلد از جلد اس کا خاتمہ چاہتا ہوں" ـــــ عمران نے رسیور رکھ کر کرسی کی نشست سے پشت لگاتے ہوئے کہا۔ وہ خاصا تھکا تھکا سا دکھائی دے رہا تھا اور بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور جولیا کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ جولیا سے رابطہ ہوتے ہی اس نے اسے عمران کی ہدایات کے مطابق احکامات دیئے اور رسیور رکھ دیا۔

"چلو کم از کم ان دونوں کا پتہ تو چلا ـــــ اب یہ کام جلدی نمٹ جائے گا۔ میں ذرا ریسٹ روم میں لیٹتا ہوں۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی رانا ہاؤس پہنچ جائے تو پھر مجھے جگا دینا

میں خود جا کر ان سے بات کروں گا اور ہاں ٹرومین کے وہاں پہنچتے ہی جوزف کو ہدایت کر دینا کہ وہ رانا ہاؤس کا مکمل حفاظتی نظام آن کر دے" ـــــ عمران نے کہا اور بلیک زیرو کے سر ہلانے پر وہ ریسٹ ہاؤس کی طرف بڑھ گیا۔

ٹائیگر نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر راہداری خالی دیکھ کر اس نے جیب سے مڑی ہوئی تار نکالی اور فلیٹ کے ڈور لاک میں ڈال کر اسے مخصوص انداز میں گھمانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں کی کوشش کے بعد تار اٹک گئی اور پھر کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی تالا کھل گیا۔ ٹائیگر نے تار باہر نکالی اور ہینڈل پر دباؤ ڈال کر جب اس نے دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھل گیا۔ ٹائیگر اندر داخل ہوا۔ اور پھر اس نے مڑ کر دروازہ بند کر دیا لیکن اس نے چٹخنی نہ لگائی تھی کیونکہ اس طرح باہر سے اگر کوئی آجاتا تو اسے یقین ہو جاتا کہ اندر کوئی موجود ہے ورنہ وہ یہ بھی سوچ سکتا تھا کہ ہو سکتا ہے جاتے ہوتے وہ جلدی میں لاک لگانا بھول گیا ہو۔ یا لاک صحیح طور پر نہ لگا ہو۔ یہ تین کمروں کا ایک لگژری فلیٹ تھا جو ہر قسم کے جدید اور آرام دہ ساز و سامان سے پوری طرح مزین تھا۔

ٹائیگر نے بڑے محتاط انداز میں تلاش کا کام شروع کر دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے بیڈ روم میں موجود وارڈ راب کے نچلے خانے سے ایک بریف کیس برآمد کر ہی لیا۔ بریف کیس پر نمبروں والے تالے موجود تھے لیکن ٹائیگر ان نمبروں والے تالوں کو کھولنے کی ایک جدید تکنیک جانتا تھا اس لئے یہ تالے اس کے لئے کوئی مسئلہ نہ تھے۔ یہ تکنیک اس نے خاص طور پر تالوں کے ایک ماہر سے باقاعدہ شاگردی اختیار کر کے سیکھی تھی۔ اس کا یہ استاد کبھی زمانے میں بڑا نامی گرامی چور تھا۔ وہ اب بوڑھا ہو چکا تھا اور اب وہ ایک کلب میں بیرہ اندری کر کے زندگی کے دن گزار رہا تھا لیکن اپنے زمانے میں وہ تالوں کا جادوگر کہلاتا تھا اور یہاں تک مشہور تھا کہ اگر وہ بند تالے کو خالی انگلی لگا دے تو تالہ خود بخود کھل جاتا تھا۔ بہرحال یہ تو افسانہ تھا لیکن وہ آدمی واقعی نمبروں والے تالے کھولنے کی انتہائی خوبصورت ترکیبیں جانتا تھا۔ ٹائیگر نے نمبروں والے تالے چند لمحوں میں کھول لئے اور پھر اس نے بریف کیس کا ڈھکنا اٹھایا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر پیچھے قالین پر جا گرا۔ بریف کیس کا ڈھکنا کھلتے ہی نیلے رنگ کی گیس کی بوچھاڑ سیدھی اس کی ناک سے ٹکرائی تھی اور ایک لمحے میں اس کی آنکھوں کے سامنے سیاہ چادر سی چڑھتی گئی۔ پھر جس طرح گہری اندھیری رات میں جگنو چمکتا ہے اس طرح اس کے ذہن پر چھائی ہوئی سیاہ چادر میں روشنی کا ایک نقطہ چمکا اور پھر وہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے ٹائیگر کے حلق سے بے اختیار ایک لمبا سانس نکلا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ آنکھیں کھلتے ہی اس کی نگاہیں سامنے کھڑی

ہوئی ایک انتہائی خوبصورت ایکریمین لڑکی پہ پڑیں اور اس کا شعور فوراً جاگ اٹھا۔ لڑکی کے ہاتھ میں ایک بھاری ریوالور موجود تھا۔ ٹائیگر کو اپنے منہ میں خون کا ذائقہ سا محسوس ہوا اور ساتھ ہی اس کے دائیں جبڑے میں درد کی تیز لہر سی ابھری اور اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اور اس نے ایک لمحے میں یہ چیک کر لیا کہ وہ ایک کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا بیٹھا ہے۔ اس کے دونوں ہاتھ پشت پر بندھے ہوئے تھے اور ساتھ ہی اسے کلائی پر ریسٹ واچ کی عدم موجودگی کا بھی احساس ہو رہا تھا۔ پیروں سے جوتے اور جرابیں تک اتار لی گئی تھیں۔

"ہوں تو تمہیں ہوش آ گیا" ——— اس لڑکی نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ پتھر کی طرح سخت نظر آ رہا تھا۔

"مجھے معاف کر دیجئے مادام۔ میں بھوک کے ہاتھوں مجبور ہو گیا تھا" ——— ٹائیگر نے بڑے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب میں تمہاری بات نہیں سمجھی" ——— لڑکی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام گزشتہ تین دنوں سے میں نے کچھ نہیں کھایا۔ اس لئے مجبوراً مجھے چوری کرنی پڑی۔ ورنہ میں نے واقعی چوری چھوڑ دی تھی" ——— ٹائیگر نے کہا اور لڑکی نے ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر طنزیہ سی مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

"تو تم چور ہو ——— بہت خوب۔ واقعی مجھے تمہاری ذہانت کی داد دینی چاہیئے۔ تم نے بہت خوبصورت بہانہ تراشا ہے۔ کم از کم میرے ذہن میں یہ تصور نہ تھا کہ تم اس قسم کی بات کرو گے" ——— لڑکی نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام فونا ہے فونا ——— میں کوئی عام عورت نہیں ہوں جسے تم چکر دے سکو۔ مجھے معلوم ہے کہ چوروں کے پاس اس قدر قیمتی ریسٹ واچ نہیں ہوتی۔ جیب میں بھرا ہوا ریوالور اور کوٹ کے استر کے اندر تیز دھار خنجر نہیں ہوتا ——— اور پھر تم نے جس طرح نمبروں والے تالے بغیر نمبر معلوم کئے کھول لئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا تعلق یقیناً سیکرٹ سروس سے ہے" ——— فونا نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں نے بتایا تو ہے کہ میں واقعی چور ہوں لیکن پھر میں نے چوری چھوڑ کر ملازمت تلاش کرنی شروع کر دی لیکن ملازمت نہ ملی مجبوراً مجھے دوبارہ یہ کام کرنا پڑا۔ اور یہ سامان تو حفاظت کے لئے بہرحال رکھنا ہی پڑتا ہے" ——— ٹائیگر ابھی تک اپنی بات پر بضد تھا۔

"ہوں تو تم چور ہو ——— اور مجھے چوروں سے شدید نفرت ہے۔ اس لئے تم چھٹی کرو" ——— فونا نے ریوالور کی نال ٹائیگر کی کنپٹی پر رکھتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور ٹائیگر کا نہ صرف چہرہ خوف کے مارے سکڑ گیا بلکہ اس کا پورا جسم بری طرح کانپنے لگ گیا۔

"کمال ہے یا تو تم دنیا کے سب سے بڑے اداکار ہو یا پھر واقعی تم چور ہو ——— کم از کم سیکرٹ سروس سے تعلق رکھنے والے کی یہ حالت نہیں ہو سکتی۔ چلو میں وعدہ کرتی ہوں کہ اگر تم سچ سچ سب کچھ بتا دو تو میں تمہیں زندہ یہاں سے جانے دوں گی" ——— مادام فونا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ واقعی ٹائیگر کی خوبصورت اداکاری سے تذبذب میں پڑ

گئی تھی۔

" آپ کی مرضی مادام آپ بے شک یقین نہ کریں لیکن جو کچھ سچ تھا وہ میں نے بتا دیا ہے" ۔۔۔۔ ٹائیگر نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

" تم مجھے تشدد پر اکسا رہے ہو۔ کیا نام ہے تمہارا" ۔۔۔۔ مادام فونا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جابر" ۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

" تو مسٹر جابر میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں تم پر ضائع کرتی رہوں آخری بار وارننگ دے رہی ہوں کہ اپنے متعلق سچ سچ بتا دو" ۔۔۔۔ مادام فونا نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

" یہاں فون تو ہو گا" ۔۔۔۔ ٹائیگر نے سر گھما کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" فون ۔ ہاں ہے کیوں" ۔۔۔۔ مادام فونا نے چونک کر کہا۔

" آپ ایسا کریں کہ قریبی تھانے فون کر کے وہاں سے پوچھ لیں کہ کیا جابر نامی آدمی واقعی چوریوں میں ملوث رہا ہے یا نہیں۔ میرا فوٹو ہر تھانے میں موجود ہے اور پولیس کا ہر سپاہی میرا نام ذاتی طور پر جانتا ہے۔ کیونکہ میں نے بے شمار چوریاں کی تھیں۔ پھر میری شادی ہو گئی۔ بچے ہو گئے جب بچے سکول جانے لگے تو سارے انہیں کہتے تھے کہ چور کے بچے ہیں۔ جب مجھے پتہ چلا تو میں نے فیصلہ کر لیا کہ آئندہ چوری نہ کروں گا اور ملازمت کروں گا لیکن پھر ملازمت بھی نہ ملی۔ اور بھوک نے ڈیرہ ڈال لیا۔ میں اور بچے سب تین دنوں سے بھوکے تھے۔ آخر بچوں کا بلکنا مجھ سے نہ دیکھا گیا چنانچہ میں چوری کرنے نکلا۔ اب یہ قسمت کی بات ہے کہ بریف کیس

کھلتے ہی کوئی گیس میری ناک سے ٹکرائی اور میں بے ہوش ہو گیا۔ اگر اس کے باوجود آپ کو یقین نہ آ رہا ہو تو پھر ایسا کریں کہ مجھے گولی مار دیں۔ لیکن اتنی مہربانی ضرور کریں کہ میرے بچوں کو بھی گولی سے اڑا دیں تاکہ کم از کم اس بھوک سے تو ہمیشہ کے لئے نجات حاصل ہو سکے" ۔۔۔۔ ٹائیگر واقعی شاندار اداکاری کر رہا تھا۔

" ہونہہ تو اس قدر پسماندہ ملک ہے کہ یہاں تم اور تمہارے بچے بھوک سے بلبلاتے رہتے ہیں اور تمہیں کمانے کا موقع ہی نہیں مل سکتا لیکن تمہاری گھڑی تو خاصی قیمتی ہے اسے بیچ دیتا تھا" ۔۔۔۔ مادام فونا نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

" مادام فونا ۔ یہ گھڑی میری بیوی نے مجھے تحفے میں دی تھی اور پھر وہ تیسرے بچے کی پیدائش کے وقت مر گئی۔ اب میں بھلا اس مرحومہ کی آخری نشانی کیسے فروخت کر سکتا تھا۔ ویسے اب میں سوچ رہا ہوں کہ مجھے واقعی ایسا کرنا چاہئے تھا۔ اب آپ مجھے گولی مار دیں گی یا پولیس کے حوالے کر دیں گی تو میرے چھوٹے چھوٹے تین بچے کیا کریں گے۔ مر جائیں گے وہ بھوک اور پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر۔ اس ظالم معاشرے میں تو کسی نے ان کے حلق میں دو قطرے پانی بھی نہیں ٹپکانا" ۔۔۔۔ ٹائیگر نے شدید مایوسی کے عالم میں کہا اور مادام فونا کا چہرہ ست گیا۔

" تم واقعی مظلوم آدمی ہو ۔۔۔ ٹھیک ہے۔ میں تمہیں رہا بھی کر دیتی ہوں اور کچھ رقم بھی دے دیتی ہوں۔ جاؤ جا کر خود بھی کھاؤ اور اپنے معصوم بچوں کو بھی کھلاؤ" ۔۔۔۔ مادام فونا نے کہا اور اس نے ایک طرف میز پر پڑا ہوا تیز دھار خنجر اٹھایا اور ٹائیگر کی رسیاں کاٹنی شروع کر دیں۔ ٹائیگر

کے چہرے پر شدید ترین تشکمانہ تاثرات ابھر آتے تھے۔

"چلو اٹھو اور چلے جاؤ یہاں سے" ـــــ مادام فونا نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے چند بڑے نوٹ نکال کر اس کی طرف بڑھا دیئے۔

"آپ کا بہت بہت شکریہ۔ مادام فونا آپ واقعی انتہائی نیک دل خاتون ہیں" ـــــ ٹاتیگر نے بڑے معصومانہ انداز میں کہا اور اس کے ہاتھ میں پکڑے ہوتے نوٹ لینے کے لئے بڑے معصومانہ انداز میں آگے بڑھا لیکن دوسرے لمحے مادام فونا بری طرح چیختی ہوئی الٹ کر اس کرسی پر گری جس پر چند لمحے پہلے ٹائیگر بندھا ہوا بیٹھا تھا اور پھر وہ کرسی سمیت نیچے جا گری۔ اسی لمحے ٹائیگر کی لات بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور مادام فونا پسلیوں پہ ضرب کھا کر اچھل کر فرش پر رول ہوتی ہوتی چلی گئی۔ لیکن دوسرا لمحہ ٹائیگر کے لئے بھی انتہائی ہولناک ثابت ہوا جب مادام فونا یکلخت بجلی کی سی تیزی سے اس طرح فرش سے اچھل کر ٹائیگر کے جسم سے آ ٹکرائی جیسے توپ کا گولہ ٹارگٹ پر آتا ہے اور ٹائیگر دھکا کھا کر پشت کے بل نیچے گرا۔ اور اب اس کی بدقسمتی کہ اس طرح نیچے گرتے وقت اس کے سر کا عقبی حصہ وہاں موجود میز کے کنارے سے اتنے زور سے ٹکرایا کہ اس کے سر میں پہلے تو ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔ اس کے بعد ایک لمحے تک رنگ برنگے ستارے آنکھوں کے سامنے ناچتے نظر آتے اور پھر تاریکی چھا گئی۔ وہ ایک بار پھر بے ہوش ہو چکا تھا۔ درد کی ایک تیز لہر نے اسے ایک بار پھر لاشعور سے شعور کی وادی تک پہنچا دیا اور آنکھیں کھلتے ہی اس کے ہونٹ بھینچ گئے۔ وہ ایک بار پھر اسی

طرح کرسی پر رسیوں سے بندھا بیٹھا تھا اور اس بار اس کا دوسرا جبڑا شدید درد کر رہا تھا۔ سامنے مادام فونا بپھری ہوئی شیرنی کی طرح کھڑی ہونٹ چبا رہی تھی۔

"ہونہہ تم مجھے دھوکہ دے رہے تھے اپنی اداکاری سے مجھے مادام فونا کو" ـــــ مادام فونا نے غصے سے چیختے ہوتے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو لہرایا اور ٹائیگر کے جبڑے پر بھاری ریوالور کا دستہ پوری قوت سے پڑا۔ اس کا ذہن جھنجھنا اٹھا اور منہ میں خون کا کڑوا کسیلا ذائقے کا احساس اُمڈ آیا۔

"میں تمہاری ایک ایک بوٹی علیحدہ کر دوں گی" ـــــ مادام فونا واقعی غصے کی شدت سے پاگل ہو رہی تھی۔

"واقعی لالچ آدمی کو کہیں کا نہیں رکھتا۔ کاش میں لالچ نہ کرتا" ـــــ ٹائیگر نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"بکواس مت کرو۔ اب میں تمہاری اداکاری کے دھوکے میں نہیں آ سکتی" ـــــ مادام فونا نے ایک بار پھر ریوالور کا دستہ ٹائیگر کی گردن کی سائیڈ پر پوری قوت سے رسید کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں مجھے مار ڈالو۔ میری ایک ایک بوٹی علیحدہ کر دو ـــ میں ہوں اس قابل ـــ مار ڈالو مجھے" ـــــ یکلخت ٹائیگر نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوتے کہا اور مادام فونا جس کا ہاتھ ایک بار پھر ریوالور کا دستہ رسید کرنے کے لئے حرکت میں آ چکا تھا بے اختیار دو قدم پیچھے ہٹ گئی۔

"تم پھر اداکاری کر رہے ہو ـــ لیکن اب تمہاری یہ اداکاری ہرگز نہ

چلے گی — چلو چھٹی کرو" —— مادام فونا نے ریوالور سیدھا کرتے ہوئے کہا لیکن اس کے لہجے میں وہ پہلے والی سختی موجود نہ تھی۔

"بالکل تم حق بجانب ہو مجھے مارنے میں —— مار ڈالو —— کاش میں لالچ نہ کرتا — میرے دل میں لالچ آ گیا تھا کہ تمہارے پاس موجود سارے نوٹ میں لے جاؤں تاکہ کچھ دن تو گزارہ ہو سکے۔ ٹھیک ہے لالچی آدمی کو مرنا ہی چاہیئے۔ اس کے بچوں کو بھی مرنا چاہیئے۔ مار ڈالو مجھے مار ڈالو مجھے" —— ٹائیگر نے اسی طرح ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو" —— مادام فونا ایک بار پھر اس کی اداکاری میں پھنس گئی تھی۔

"نہیں میں جھوٹ بول رہا ہوں۔ مت کرو مجھ پر یقین — مجھے مار ڈالو۔ میں جھوٹا ہوں میں لالچی ہوں" —— ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر کے اس طرح سر کرسی کی پشت سے لگا دیا جیسے وہ ذہنی طور پر مرنے کے لئے پوری طرح تیار ہو۔

مادام فونا چند لمحے کھڑی ہونٹ چباتی رہی جیسے فیصلہ نہ کر پا رہی ہو اور پھر ایک طویل سانس لیتے ہوئے وہ آگے بڑھی اور ٹائیگر کی کرسی کی پشت پر آ کر کھڑی ہو گئی۔ اس نے جیب سے ایک بار پھر خنجر نکالا اور رسیاں کاٹ دیں۔

"جاؤ دفع ہو جاؤ اگر مڑ کر دیکھا تو گولی مار دوں گی جاؤ" —— مادام فونا نے دو قدم پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ اور ٹائیگر ایک لمبا سانس لیتا ہوا رسیاں ہٹاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

بہت بہت شکریہ مادام فونا تم واقعی نیک دل خاتون ہو میں جا رہا

ہوں" —— ٹائیگر نے مڑے بغیر کہا اور اس نے آگے بڑھانے کے لئے قدم اٹھایا۔ مادام فونا ہاتھ میں ریوالور لئے بڑے چوکنا انداز میں کھڑی تھی کہ یکلخت ٹائیگر کی آگے اٹھتی ہوئی ٹانگ بجلی کی سی تیزی سے پیچھے کو مڑی اور اس کے ساتھ ہی لوہے کی کرسی توپ سے نکلنے والے گولے کی طرح اچھل کر پیچھے کھڑی مادام فونا سے جا ٹکرائی اور مادام فونا بے اختیار چیختی ہوئی کرسی کی زوردار ضرب کھا کر پشت کے بل پیچھے گری اور اس کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر دور جا گرا۔ اسی لمحے ٹائیگر نے مڑ کر چھلانگ لگائی اور پلک جھپکنے میں وہ ریوالور فرش سے اٹھا کر سیدھا کھڑا ہو چکا تھا۔

"تم واقعی نیک دل عورت ہو مادام فونا۔ اس لئے میں نے تمہیں فوری طور پر گولی نہیں ماری۔ ویسے عورتوں کو گولی مارنے میں مجھے زیادہ لطف آتا ہے۔ دیوار کی طرف منہ کر کے کھڑی ہو جاؤ تاکہ میں یہاں موجود تمام رقم لے کر یہاں سے رخصت ہو سکوں" —— ٹائیگر نے بڑے طنزیہ انداز میں کہا۔

"تت تت تم کمینے —— ذلیل" —— مادام فونا بے اختیار پھٹ پڑی۔

"ارے ارے بھوکے کو کھانے یا رقم کی بجائے گالیاں دے رہی ہو —— یہ تو واقعی کمینگی ہے چلو جلدی سے دیوار کی طرف منہ کر کے کھڑی ہو جاؤ ورنہ میں اپنا ارادہ بدل بھی سکتا ہوں تم نے دیکھ تو لیا ہے کہ اس ریوالور پر سائلنسر لگا ہوا ہے اس لئے ساتھ فلیٹ والوں کو علم بھی نہ ہو سکے گا اور جب تک بدبو کی وجہ سے تمہاری لاش دریافت ہو گی میں رقم خرچ بھی کر چکا ہوں گا۔ اب یہ تمہاری مرضی کہ مر کر رقم دینا چاہتی ہو یا زندہ رہ کر" ——

ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تو تم واقعی رقم لینا چاہتے ہو" ——— مادام فونا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو اور کیا میں نے تمہارا اچار ڈالنا ہے۔ تم خوبصورت نوجوان اور حسین ضرور ہو لیکن اس وقت بھوک کی شدت کی وجہ سے میری جمالیاتی حس بھی ختم ہو چکی ہے اور پھر میرے بچے بھی بھوک سے بلبلا رہے ہوں گے چلو جلدی کرو دیوار کی طرف منہ کر لو۔ شاباش تم واقعی نیک دل خاتون ہو" ——— ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یا تو میں یہاں آکر پاگل ہو چکی ہوں یا یہ ملک ہی پاگلوں کا ہے۔ میری سمجھ میں تمہارا یہ حیرت انگیز رویہ بالکل نہیں آرہا" ——— مادام فونا واقعی انتہائی کش مکش کا شکار نظر آرہی تھی۔

"جب میں رقم لے کر چلا جاؤں گا تو تم واقعی سب کچھ سمجھ جاؤ گی ——— آخری بار کہہ رہا ہوں کہ دیوار کی طرف منہ کر لو۔ مجھ سے اب مزید بھوک برداشت نہیں ہو پا رہی" ——— ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور مادام فونا ہونٹ بھینچتے ہوئے مڑی اور پھر اس نے آگے بڑھ کر دیوار پر ہاتھ رکھ دیئے۔

"بہت شکریہ مادام فونا۔ تم واقعی نیک دل خاتون ہو" ——— ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ پڑی ہوئی میز کی طرف بڑھ گیا جس پر اس کی گھڑی پڑی ہوئی تھی۔

"پہلے میں یہ گھڑی لے لوں۔ میری مرحوم بیوی کی آخری نشانی" ——— ٹائیگر نے میز کے قریب جاتے ہوئے کہا اور مادام فونا جو بڑے چوکنے

انداز میں کھڑی کن انکھیوں سے ٹائیگر کو دیکھ رہی تھی اسے میز کی طرف بڑھتے دیکھ کر قدرے مطمئن ہو گئی۔ ٹائیگر نے بڑے اطمینان سے گھڑی اٹھا کر اپنی جیب میں ڈالی۔

"وہ تمہارے پاس جو نوٹ تھے وہ بھی دے دو کچھ دن گزارہ ہو جائے گا۔ ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی جس طرح بجلی چمکتی ہے اسی طرح اس کا ریوالور والا ہاتھ فضا میں لہرایا اور اس کا دستہ پوری قوت سے سائیڈ پر کھڑی مادام فونا کی کھوپڑی سے جا ٹکرایا۔ مادام فونا چیختی ہوئی پہلے منہ کے بل دیوار سے ٹکرائی اور پھر گھوم کر نیچے گرنے ہی لگی تھی کہ ٹائیگر کا ہاتھ ایک بار پھر لہرایا اور اس بار بھاری ریوالور کا دستہ سر پر پڑنے کے بعد مادام فونا کے حلق سے چیخ بھی نہ نکل سکی اور نیچے گر کر وہ ساکت ہو گئی۔

"تم واقعی نیک دل خاتون ہو مادام فونا لیکن کیا کیا جائے آج کل نیکی کی کوئی قدر ہی نہیں کرتا" ——— ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے جھک کر مادام فونا کی نبض پکڑی پھر اسے چھوڑ کر اس نے جھک کر مادام فونا کو بازوؤں سے پکڑ کر گھسیٹا اور لا کر اسے کرسی پر بٹھا دیا۔ اس کے بعد اس نے رسیوں کے کٹے ہوئے ٹکڑے اٹھا کر اس کے بازو پشت پر باندھے اور پھر اس کے پیر بھی جکڑ دیئے۔

"یہاں سے اس کا لے جانا ایک مسئلہ ہے" ——— ٹائیگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ عمران سے اس بارے میں مشورہ لے لے چنانچہ اس نے واچ ٹرانسمیٹر کا ونڈ بٹن کھینچا اور سوئیوں کو مخصوص زاویے پر لا کر اس نے ٹرانسمیٹر کال دینی شروع

کر دی لیکن جب کافی دیر تک دوسری طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو مجبوراً اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور ٹیلی فون کی طرف بڑھ گیا۔ اب اس کے سوا اس کے پاس اور کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ ایکسٹو کو فون کرتے کیونکہ ٹرانسمیٹر پر کال اٹنڈ نہ ہونے کا یہی مطلب ہو سکتا تھا کہ عمران کسی ایسی سچویشن میں پھنسا ہوا ہے جہاں وہ کال اٹنڈ نہیں کر سکتا۔ اور نہ اس کا فلیٹ پر ہونا بھی ضروری نہ تھا چنانچہ اس نے ٹیلیفون کا ریسیور اٹھا کر ایکسٹو کے مخصوص نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو" ——— چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز ابھری۔

"سر میں مینیجر بول رہا ہوں۔ میں نے عمران صاحب کو ٹرانسمیٹر پر کال کرنے کی کوشش کی ہے لیکن وہ کال اٹنڈ نہیں کر رہے اس لئے میں نے آپ کو فون کیا ہے۔ عمران صاحب نے مجھے ایک انگریزی عورت مادام نونا کو اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچانے کا حکم دیا تھا۔ میں نے مادام نونا کو بے ہوش کر لیا ہے لیکن اب اسے وہاں سے نکالنا ایک مسئلہ ہے۔ یہ رہائشی پلازہ ہے اور یہاں نیچے انکوائری میں مسلح لوگوں کی آمد و رفت رہتی ہے اس لئے میں چاہتا تھا کہ عمران صاحب اس کے متعلق کوئی واضح ہدایات دیں" ——— مینیجر نے بڑے مودبانہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس فلیٹ کا پورا پتہ بتاؤ" ——— ایکسٹو نے پوچھا اور جواب میں مینیجر نے تفصیل پتہ بتا دیا۔

"ٹھیک ہے تم وہیں رکو۔ میں جولیا کو بھیج رہا ہوں۔ وہ

بے ہوش کر دینے والا انجکشن لگا کر اسے بیمار ظاہر کرتے ہوئے تمہارے ساتھ کار تک لے جائے گی اور پھر وہاں سے تم اسے رانا ہاؤس پہنچا دینا۔ جولیا واپس چلی جائے گی۔ عمران کو بھی اطلاع کر دی جائے گی" ——— ایکسٹو نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر" ——— مینیجر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو جانے پر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ریسیور رکھ دیا۔ کیونکہ ان حالات میں ایکسٹو کی ترکیب ہی بہتر تھی۔ جولیا کے ساتھ ہونے کی وجہ سے کوئی اعتراض نہ کر سکے گا اور اس طرح اس مادام نونا کو وہ آسانی سے رانا ہاؤس پہنچانے میں کامیاب ہو جائے گا۔

عمران کی کار تیزی سے رانا ہاؤس کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ اس کے سر اور جسم پر اب بھی پٹیاں موجود تھیں لیکن اب وہ پہلے سے زیادہ چست اور ہوشیار نظر آ رہا تھا کیونکہ اس نے ریسٹ روم میں دو گھنٹے کی طویل اور اطمینان بخش نیند لے لی تھی اور جب بلیک زیرو نے اسے جگا کر بتایا کہ ٹائیگر نے مادام لونا کو اور صفدر و تنویر نے تروین کو بے ہوشی کے عالم میں رانا ہاؤس پہنچا دیا ہے تو عمران کی آنکھوں میں گہری چمک ابھر آئی۔

"یہ ہوتی نا بات۔ سیکرٹ سروس کو اسی طرح کام کرنا چاہئے" — عمران نے اٹھ کر باتھ روم کی طرف بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی عمران صاحب کہ آپ نے ان دونوں کو دانش منزل کی بجائے رانا ہاؤس پہنچانے کے لئے کیوں کہا ہے" — بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ دونوں بلیک تھنڈر کے ایجنٹ ہیں اور تمہیں معلوم ہے کہ بلیک تھنڈر سائنسی حربوں میں ہم سے کہیں آگے ہے۔ زیرو گن والے کیس میں ہمیں اس کا انتہائی تلخ تجربہ ہو چکا ہے اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تروین یا یہ مادام لونا کسی بھی حالت میں دانش منزل کے اندر آتے" — عمران نے باتھ روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ عمران نے تیار ہو کر دانش منزل میں موجود ایک اور مخصوص کار باہر نکالی اور اب یہ کار تیزی سے رانا ہاؤس کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ رانا ہاؤس کے مین گیٹ سے اس طرح گزر گیا جیسے اس کا کوئی تعلق رانا ہاؤس سے نہ ہو۔ اس نے چونکہ تروین کے رانا ہاؤس پہنچنے کے بعد رانا ہاؤس کا مکمل حفاظتی نظام ہر وقت آن رکھنے کا حکم دے رکھا تھا کیونکہ زیرو گن والے کیس میں بلیک تھنڈر کے ایجنٹ بلیک وغیرہ کئی بار رانا ہاؤس آتے رہے تھے اس لئے عمران نہ چاہتا تھا کہ بلیک تھنڈر اس عمارت پر کوئی سائنسی حربہ استعمال کر کے اس کو تباہ کر دے اور ظاہر ہے عمران کی کار کو مین گیٹ کے اندر لے جانے کے لئے حفاظتی نظام آف کرنا پڑتا۔ اس لئے عمران متبادل راستے کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ آگے جا کر چوک سے اس نے کار کو دائیں طرف موڑ دیا اور پھر کچھ دور جا کر وہ ایک بار پھر دائیں طرف اندر کو جاتی ہوئی سڑک پر مڑ گیا۔ اس طرف رہائشی عمارتیں تھیں۔ عمران نے ایک رہائشی عمارت کی سائیڈ میں موجود چوڑی گلی میں کار داخل کی۔ یہ گلی آگے جا کر بند ہو جاتی تھی۔ عمران کار کو اس گلی کے اختتام تک لے گیا اور پھر اس نے کار کے ڈیش بورڈ میں نصب ٹرانسمیٹر پر ایک مخصوص فریکوئنسی سیٹ کی اور

پھر اس کا بٹن دبا دیا۔ ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"ہیلو بلیک مون کالنگ۔ وائٹ سٹار اوور" ــــ عمران نے آواز بدل کر کہا۔

"یس وائٹ سٹار اٹنڈنگ سپیشل کوڈ اوور" ــــ ٹرانسمیٹر سے ایسی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی جیسے کوئی مشین بول رہی ہو۔

"سپیشل کوڈ۔ زیرو ون زیرو ون اوور" ــــ عمران نے کہا۔ یہ کوڈ متبادل راستہ کھولنے کا مخصوص کوڈ تھا۔ اس لئے اس نے یہ مخصوص کوڈ دوہرایا تھا۔

"او۔ کے اوور اینڈ آل" ــــ وہی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف ہو گیا۔ عمران کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی یہ ماسٹر کمپیوٹر کی آواز تھی جو عمران نے رانا ہاؤس کے تہہ خانوں میں نصب کرایا ہوا تھا اور اس کے خصوصی کوڈز وغیرہ کا جوزف اور جوانا کو بھی علم نہ تھا اور نہ انہیں ان خصوصی تہہ خانوں میں جانے کی اجازت تھی۔ ان خصوصی تہہ خانوں میں عمران نے ایک جدید ترین سائنسی لیبارٹری قائم کی ہوئی تھی جہاں وہ نئی نئی سائنسی ایجادات پر خود تجربات کرتا رہتا تھا چند لمحوں بعد سامنے والی دیوار کے نیچے گلی کے فرش کا کافی حصہ سرائی آواز کے ساتھ اندر غائب ہو گیا اور اب وہاں سے نیچے جاتی ہوئی پختہ سڑک نظر آ رہی تھی جس کے ذرا سے آگے ایک فولادی بند دروازہ تھا۔ عمران نے کار آگے بڑھا دی اور پھر کار فولادی دروازے کے سامنے جا کر رک گئی۔ اس کے ساتھ ہی عقب میں راستہ برابر ہو گیا اور پھر سائیڈ کی دیواروں سے ہلکے نیلے رنگ کی روشنی کا ایک جھماکہ ہوا۔ اور عمران جو کار کے اندر بیٹھا

ہوا تھا اس نیلگوں روشنی میں ایک لمحے کے لئے نہا سا گیا دوسرے لمحے وہ فولادی دروازہ سائیڈوں میں غائب ہو گیا اور عمران کار آگے لے گیا یہ ایک بند راہداری تھی جس کی چھت پر رنگ برنگے بلب تیزی سے جل بجھ رہے تھے۔ عمران نے کار اس راہداری کے آخر میں روکی اور نیچے اتر کر راہداری کے اختتام پر موجود ٹھوس دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دیوار کے ایک مخصوص حصے پر اپنا بایاں ہاتھ رکھ کر اسے آہستہ سے دبایا اور پھر اپنا دایاں ہاتھ عین اسی جگہ رکھ کر پریس کیا۔ دوسرے لمحے دیوار سرر کی تیز آواز سے ہٹ گئی اور اب سیڑھیاں اوپر جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں جب کہ راہداری آگے جا کر مڑ گئی تھی۔ راہداری اس کی لیبارٹری اور انتہائی حساس اسلحے کے اسٹورز کی طرف جاتی تھی جب کہ سیڑھیاں رانا ہاؤس کے اوپر والی عمارت میں جا کر ختم ہوتی تھیں۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک بار پھر ٹھوس دیوار آ گئی تھی۔ عمران نے اس کی سائیڈ میں پیر مارا تو دیوار درمیان سے کھلی اور اب عمران ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گیا۔ کمرے کے اندر کاٹھ کباڑ بھرا ہوا تھا اور اس کا دوسرا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ عمران نے اندر داخل ہو کر فرش کے ایک کونے پر پیر رکھا تو دیوار دوبارہ برابر ہو گئی اور عمران مسکراتا ہوا اس کھلے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ ایک راہداری میں کھلتا تھا۔ عمران جیسے ہی اس راہداری میں داخل ہو کر آگے بڑھا۔ اسے جوزف مشین گن اٹھائے اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔

"باس آپ۔ مجھے آہٹ محسوس ہوئی تھی" ــــ جوزف نے جو بڑے چوکنا انداز میں آ رہا تھا عمران کو دیکھتے ہی مطمئن لہجے میں کہا۔

"ہاں مجھے سپیشل وے سے آنا پڑا ہے۔ اس جوڑے کی کیا پوزیشن

ہے" ـــــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"وہ عورت تو ہوش میں آگئی ہے لیکن ہوش میں آتے ہی اس نے گالیاں دینا شروع کر دیں تو جوانا نے اسے دوبارہ بے ہوش کر دیا" ـــــــ جوزف نے عمران کے پیچھے چلتے ہوئے کہا۔

"ارے کمال ہے ـــــ حسینوں کے منہ سے تو گالیاں سننے کے لئے عاشق نجانے کتنے جتن کرتے ہیں اور تم لوگوں نے اس کی پھول جھڑتی ہوئی زبان ہی بند کر دی" ـــــ عمران نے کہا۔

"میں تو اسے گولی مار دیتا یہ تو جوانا تھا جس نے صرف بیہوش کیا ہے" ـــــ جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے کیوں۔ کیا اب عورتوں پر بھی نشانہ بازی شروع کر دی ہے تم نے ـــــ افریقہ کے شہزادے تو عورتوں پر نشانہ بازی کو بزدلی سمجھتے تھے" ـــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب میں افریقہ کا شہزادہ نہیں رہا باس۔ افریقہ کا کینچوا بن گیا ہوں افریقہ کی دلدل میں رینگنے والا حقیر کیڑا" ـــــ جوزف نے بجھے بجھے لہجے میں کہا اور عمران جو آگے بڑھا جا رہا تھا یکلخت واپس مڑا اور حیرت سے جوزف کی طرف دیکھنے لگا۔ جوزف کا یہ انداز واقعی اس کے لئے نیا تھا۔

"کیا ہوا۔ کیا سفید چیل نے سرخ انڈہ دے دیا ہے" ـــــ عمران نے اُسے غور سے دیکھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اب سفید چیل سرخ انڈہ دے یا نیلا جب جوزف دی گریٹ جوزف ڈی گریٹ ہو گیا ہے تو پھر دنیا کو بھی زندہ رہنے کا حق نہیں ہے" ـــــ جوزف نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور عمران کی آنکھیں حقیقی

حیرت کی بنا پر تیزی سے پھیلنے لگیں۔ جوزف کی تو پوری نفسیات ہی بدل چکی تھی۔ وہ کسی طرح سوائے شکل صورت کے جوزف لگ ہی نہ رہا تھا۔

"آخر ہوا کیا ہے ـــ کیا تمہاری جنس تبدیل ہو گئی ہے" ـــــــ عمران نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا کیونکہ واقعی وہ جوزف میں پیدا ہونے والی اس ذہنی اور نفسیاتی تبدیلی کی وجہ نہ سمجھ سکا تھا۔

"باس۔ میں نے آج صبح سے شراب نہیں پی" ـــــ جوزف نے روتے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران اس کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ پھر تم زندہ کیسے ہو۔ تم تو کہتے تھے کہ شراب بند اور جوزف کا سانس بھی بند ـــــ کہیں تم جوزف کی روح تو نہیں ہو" ـــــ عمران کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کی پرچھائیاں نمودار ہو گئیں۔

"میں بتاتا ہوں ماسٹر" ـــــ اسی لمحے عقب سے جوانا کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران چونک کر اس کی طرف مڑ گیا۔

"ارے تو کیا واقعی جوزف نے شراب نہیں پی۔ یہ کیسے ممکن ہے" ـــــ عمران نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھیں ملتے ہوئے کہا۔ اور جوانا اس کے اس انداز پر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"جوزف درست کہہ رہا ہے ماسٹر۔ اصل میں رات ہم دونوں کے درمیان شرط لگ گئی تھی اور شرط کے مطابق اگر جوزف ہار جاتا تو وہ شراب پینا بند کر دیتا اور اگر میں ہار جاتا تو جوزف کو ایک سو شراب کی بوتلیں اپنے جیب خرچ سے خرید کر دیتا اور شرط جوزف ہار گیا۔ ویسے یہ ہے واقعی مرد کہ جب سے شرط ہارا ہے اس نے واقعی شراب کو ہاتھ نہیں لگایا" ـــــ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا جب کہ جوزف سر جھکائے خاموش کھڑا تھا۔

"ارے واہ ۔ لیکن وہ شرط کیا تھی" ___ عمران نے بے اختیار مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ماسٹر بڑی معمولی سی شرط تھی۔ ایک اڑتی ہوئی مکھی کو پروں سے پکڑنا تھا اس طرح کہ اس کے جسم کو ہاتھ نہ لگے اور جوزف نے بے حد کوششیں کیں مگر وہ مکھی کو پروں سے نہ پکڑ سکا" ___ جوانا نے کہا۔

"ارے تو کیا تم نے پکڑ لیا مکھی کو پروں سے" ___ عمران نے حیرت سے آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر۔ میں نے پہلی کوشش میں ہی پکڑ لیا تھا اور جوزف بھی دیکھ رہا تھا اس لئے اس نے اپنی شکست تسلیم کر لی" ___ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں باس۔ جوانا نے واقعی اڑتی ہوئی مکھی کو اس طرح پکڑا کہ اس کے پر صرف اس کی چٹکی میں تھے اور باقی جسم فضا میں پھڑپھڑا رہا تھا" ___ جوزف نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ واقعی انتہائی دلچسپ شرط تھی۔ لیکن شرط ایک پر سے پکڑنے کی تھی یا دونوں پروں سے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"دونوں پروں سے باس" ___ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہیں الیف۔ ایم جی زیرو مل کہاں سے گیا تھا" ___ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران کی بات سن کر جوزف بری طرح چونک کر عمران اور جوانا کو دیکھنے لگا جب کہ جوانا کے چہرے پر یکلخت حیرت کے آثار پھیل گئے۔

"تم تم ماسٹر ___ مگر آپ کو اس کے بارے میں کیسے علم ہوا" ___

جوانا کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"اس لئے تو پوچھ رہا تھا کہ ایک پر پکڑنے کی شرط تھی یا دونوں پروں کی۔ الیف۔ ایم جی زیرو لگا کر ایک پر سے پکڑ کر دکھاتے تب میں مانتا کہ تم جوزف سے شرط جیت گئے ہو" ___ عمران نے کہا۔

"اوہ باس۔ کیا جوانا نے مجھ سے کوئی چکر کیا ہے ___ یہ الیف۔ ایم جی زیرو کیا چیز ہے" ___ جوزف کے لہجے میں غصے کی پھنکار تھی۔

"یہ مخصوص مگر انتہائی حساس گلیو کی ایک قسم ہے۔ جسے اگر انگلی کے سروں پر لگا دیا جائے اور انگلیاں اگر کسی بھی اڑتے ہوئے کیڑے کے قریب لے جائی جائیں تو یہ گلیو کسی مقناطیس کی طرح کام کرتا ہے اور اس کیڑے کے پر اس سے خود بخود چمٹ جاتے ہیں۔ الیف۔ ایم۔ جی کا مطلب ہے کہ فیدر میگنیٹ گلیو۔ یہ خاص طور پر انتہائی چھوٹے اور اڑنے والے کیڑوں پر تجربات کے لئے ایجاد کیا گیا ہے۔ اس سے کیڑے کے پر چمٹ جاتے ہیں اور کیڑا مرتا نہیں اور اس پر تجربات کئے جاتے ہیں ورنہ ویسے اگر کیڑے کو پکڑا جاتے تو اس کا جسم اول تو قابو میں نہیں آتا اور اگر آ جائے تو پھر وہ مسلا جاتا ہے اور اس پر تجربات نہیں کئے جا سکتے" ___ عمران نے پوری طرح وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ پھر تو مجھ سے دھوکہ ہوا ہے ___ میں شرط ہارا نہیں ہوں۔ جیت گیا ہوں۔ اب میں شراب بھی پی سکتا ہوں اور سو بوتلیں بھی وصول کروں گا" ___ جوزف نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں تم چونکہ جوانا کو یہ چکر دیتے ہوئے نہیں دیکھ سکے اس لئے تمہاری سزا یہ ہے کہ ایک ہفتے تک تم شراب کو ہاتھ نہیں لگاؤ گے" ___

عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" اوہ باس پلیز ۔ فار گاڈ سیک مجھے اس قدر سخت سزا نہ دو۔ اب تک میں نے بڑی مشکل سے اپنے آپ پر کنٹرول کیا ہے" ____ جوزف نے گڑگڑاتے ہوئے کہا۔

" آج جوانا تمہیں چیک دے گیا ہے کل کوئی اور دے جائے گا۔ اس لئے تمہیں ہر صورت میں سزا ملنی چاہیئے اور سنو اب اگر احتجاج کیا تو ایک ہزار ڈنڈ بھی روزانہ ایک ہفتے تک ساتھ لگانے پڑیں گے تم واقعی شراب پی پی کر اب ناکارہ ہوتے جارہے ہو" ____ عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی سخت ہو گیا۔

" ٹھیک ہے باس۔ یس باس ۔ جو حکم باس" ____ جوزف نے منہ لٹکاتے ہوئے جواب دیا۔

" اگر تم نے واقعی کنٹرول کر دکھایا تو پھر ہو سکتا ہے کہ میں ایک ہفتے سے پہلے تمہاری سزا معاف کر دوں لیکن یہ سن لو کہ اس ایک ہفتے کے دوران اگر مجھے احساس بھی ہوا کہ شراب نہ پینے کی وجہ سے تمہارے انداز میں کوئی ڈھیلا پن پیدا ہو گیا ہے تو پھر ایسی خوفناک سزا دوں گا کہ شاتال جھیل کی جھاڑیوں میں رہتے والی سفید پروں والی چیل بھی صدیوں تک چیختی رہے گی ۔ اس ہفتے کے دوران تمہیں ہر لحاظ سے چاق و چوبند اور افریقہ کا شہزادہ جوزف دی گریٹ نظر آنا چاہیئے۔ سمجھے" ____ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" یس باس ۔ جوزف دی گریٹ بالکل تمہیں ویسا ہی نظر آئے گا جیسے تم چاہتے ہو" ____ جوزف نے یکلخت اٹن شن ہوتے ہوتے بڑے

کڑکدار لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پہ ظاہر ہونے والا بے چارگی کا تاثر یکلخت غائب ہو گیا تھا۔

" گڈ ہاں اب بتاؤ جوانا یہ تم نے کہاں سے حاصل کیا تھا" ____ عمران نے جوانا کی طرف مڑتے ہوئے کہا جو خاموش کھڑا تھا۔

" ماسٹر آپ جب ملک سے باہر تھے تو طاہر صاحب نے مجھے سرداور کے پاس بھیجا تھا۔ سرداور کو ایک ہفتے کے لئے ایسے محافظ کی ضرورت تھی جو ان کی حفاظت کر سکتا کیونکہ سرداور انتہائی اہم تجربے میں مصروف تھے اور ان کی لیبارٹری میں ایک سائنس دان نے ان پہ قاتلانہ حملہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ گو یہ حملہ کامیاب نہ ہوا تھا اور وہ سائنس دان سیکیورٹی کے ہاتھوں مارا گیا تھا لیکن سرداور کو کسی پہ اعتبار نہ رہا تھا۔ تجربہ اس قدر اہم تھا کہ سرداور ہر صورت میں یہ تجربہ مکمل کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے طاہر صاحب نے خصوصی طور پر مجھے اس تجربے کے دوران ان کی حفاظت پہ مامور کیا تھا۔ چنانچہ میں وہاں گیا اور میں نے سائے کی طرح دن رات جاگ کر ان کی حفاظت کی۔ وہاں ایک بار ایک سائنس دان نے اس مادے کا ذکر کیا۔ میرے پوچھنے پہ اس نے اس کے متعلق وہی تفصیل بتائی جو آپ نے بتائی ہے ۔ اس پہ میرے ذہن میں خیال آیا کہ اس کی مدد سے جوزف سے شرط جیتی جا سکتی ہے اور اس طرح جوزف کی شراب چھڑوائی جا سکتی ہے ۔ مجھے اس کی شراب نوشی سے اب سخت چڑ ہونے لگ گئی تھی ۔ میں نے اسے کئی بار منع کیا لیکن اس نے شراب چھوڑنے سے انکار کر دیا لیکن مجھے معلوم تھا کہ جوزف اپنی بات کا دھنی ہے اس لئے اگر وہ شرط ہار گیا تو پھر مجبوراً وہ شراب چھوڑ دے گا اور وہی ہوا۔ میں

نے اس مادے کی معمولی سی مقدار سردار سے مانگ لی اور انہیں اس کے لینے کی وجہ بتائی تو سردار ہنس پڑے اور انہوں نے مجھے نہ صرف یہ دوا دے دی بلکہ اس کا طریقہ استعمال بھی سکھا دیا۔ کل رات جوزف موڈ میں تھا اور اپنے متعلق بڑی بڑی باتیں کر رہا تھا اس پر میں نے چیلنج کر دیا اور یہ جوش میں شرط لگا بیٹھا" ـــــ جوانا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"باس۔ جوانا نے دھوکہ کیا ہے اور دھوکے باز کو سزا ملنی چاہیئے"۔ جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا تم بتاؤ کیا سزا دی جائے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ایک لاکھ ڈنڈ روزانہ کی سزا کافی رہے گی" ـــــ جوزف نے فوراً ہی سزا تجویز کرتے ہوئے کہا۔

"یہ سزا تو نہیں ہے اس طرح تو جوانا اور زیادہ طاقتور ہو جائے گا" ـــــ عمران نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر باس آپ ہی کوئی سزا تجویز کر دیں" ـــــ جوزف نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"سزا کے طور پر اس کی شادی اس مادام فوتا کے ساتھ نہ کر دی جائے جو اسے گالیاں دے رہی تھی۔ ہے بھی اس کی ہم وطن" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو باس پھر تو یہ عورت یہاں مستقل رہے گی اور میں یہاں کسی عورت کا مستقل وجود برداشت نہیں کر سکتا" ـــــ جوزف نے فوراً ہی

جواب دے دیا۔

"ماسٹر میں نے کوئی دھوکہ نہیں کیا۔ میری نیت اچھی تھی" ـــــ جوانا نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"چلو پھر طے ہو گیا کہ ایک ہفتے بعد جو سزا جوزف طے کرے گا وہ تمہیں بھگتنا پڑے گی" ـــــ عمران نے جوانا کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ماسٹر مجھے منظور ہے۔ جوزف میرا بھائی ہے اگر یہ کہے گا تو میں چوہے کی موت بھی مرنے کے لئے تیار ہوں" ـــــ جوانا نے عمران کا اشارہ سمجھتے ہوئے فوراً مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جوزف دی گریٹ کا بھائی چوہے کی موت مر جائے، نہیں۔ شیروں کے بھائی بھی شیر ہوتے ہیں۔ اس لئے ٹھیک ہے باس جوانا کی سزا معاف" ـــــ جوزف نے عمران کی توقع کے عین مطابق بات کرتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو جوزف تم واقعی افریقہ کے شہزادے ہو۔ اس لئے تمہاری سزا بھی معاف اگر تم چاہو تو شراب پی سکتے ہو" ـــــ عمران نے جوزف کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا اور جوزف کا پھولا ہوا سینہ فخر سے کچھ اور زیادہ پھول گیا۔

"باس تم عظیم ہو۔ تم افریقہ کے دیوتاؤں سے بھی عظیم ہو۔ تم نے میری سزا معاف کر کے میرے ذہن پر چھا جانے والا سُرخ حصار توڑ دیا ہے اور باس جوزف دی گریٹ اب وعدہ کرتا ہے کہ اب وہ کبھی شراب نہیں پیئے گا ـــــ کبھی نہیں پیئے گا۔ چاہے جوزف دی گریٹ مر کیوں نہ جائے" ـــــ جوزف نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا اور عمران

بے اختیار مسکرا دیا۔

"اگر جوزف دی گریٹ شراب نہ پینے کی وجہ سے مر گیا تو وعدہ رہا کہ اس کی قبر پر روزانہ شانگل قبیلے کی سات عورتیں سروں پر سفید پھول باندھ کر رقص کیا کریں گی اور افریقہ کا ہر بہادر اپنی خون آشام تلوار جوزف دی گریٹ کی قبر پر رکھ کر بہادری کی بھیک مانگا کرے گا" ـــــ عمران نے کہا اور جوزف کے چہرے پر عمران کی بات سن کر اس قدر مسرت نمودار ہوئی جیسے وہ فرطِ مسرت سے ابھی مر جائے گا اور عمران مسکراتا ہوا مڑ کر آگے بڑھ گیا۔ وہ کافی عرصے سے سوچ رہا تھا کہ جوزف کی شراب نوشی کی عادت ختم کرا دے لیکن وہ اس کے لئے کسی ایسے موقع کی تلاش میں تھا کہ جس سے جوزف کے ذہن پر کوئی منفی اثر نہ پڑے۔ وہ اس کی ذہنی کیفیات اور سوچنے کے انداز سے بخوبی واقف تھا اس لئے وہ اس کی ذہنی کیفیت کے مطابق اس سے شراب چھڑوانا چاہتا تھا حالانکہ اسے معلوم تھا کہ اگر وہ جوزف کو کہہ دیتا کہ شراب بند تو جوزف پھر بھی شراب کو منہ نہ لگاتا لیکن اس طرح جوزف واقعی کیچوا بن کر رہ جاتا لیکن اب جوانا نے واقعی شرط لگا کر یہ موقع نکال دیا تھا اور عمران نے اس موقع سے پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے جوزف کو اس کی مخصوص ذہنی کیفیت کے مطابق اس بات پر اکسا دیا تھا کہ وہ خود شراب پینا بند کر دے۔ اور اب وہ مطمئن تھا کہ جوزف نہ صرف یہ کہ آئندہ شراب نہ پیئے گا بلکہ اس کے ذہن پر اس کا کوئی منفی ردِ عمل بھی پیدا نہ ہو گا۔

"تم نے دیکھا جوانا کہ باس کتنا عظیم ہے" ـــــ عمران کو اپنے عقب میں جوزف کی مسرت بھری آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

تھوڑی دیر بعد عمران بلیک روم میں داخل ہوا تو سامنے لوہے کی کرسیوں میں ایک ایکریمی مرد اور عورت لوہے کے راڈز میں جکڑے ہوئے بیٹھے تھے لیکن دونوں ابھی تک بے ہوش تھے۔

"جوزف میک اپ واشر لے آؤ اور اس ٹرومین کا میک اپ صاف کر دو" ـــــ عمران نے مڑ کر جوزف سے کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"جوانا تم میرا سپیشل بیگ لے آؤ۔ اس ٹرومین کو جب تک ڈی تھرائیڈ انجکشن نہ لگے گا یہ ہوش میں نہ آئے گا" ـــــ عمران نے جوانا سے کہا اور جوانا بھی خاموشی سے سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

تھوڑی دیر بعد جوزف اور جوانا دونوں اکٹھے واپس آئے۔ جوزف کے ہاتھ میں جدید میک اپ واشر تھا۔ اس نے اس کا کنٹوپ ٹرومین کے چہرے پر چڑھایا اور پھر ساتھ منسلک مشین کا بٹن دبا دیا۔ مشین سے گھرر گھرر کی تیز آواز نکلنے لگی۔ چند لمحوں بعد جوزف نے مشین بند کر دی۔ اور کنٹوپ ہٹایا تو ٹرومین کا اصل چہرہ عمران کے سامنے تھا۔

"اب اسے بھی چیک کر لو۔ ہو سکتا ہے یہ بھی میک اپ میں ہو" ـــــ عمران نے مادام فونا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جوزف سے کہا اور خود سپیشل بیگ کھول کر اس میں سے ڈی تھرائیڈ انجکشن نکال کر اسے تیار کرنے میں مصروف ہو گیا۔

"یہ پہلے ہی اوکے ہے باس" ـــــ جوزف نے واشر استعمال کرنے کے بعد کنٹوپ ہٹاتے ہوئے کہا۔ مادام فونا کی شکل ویسے ہی تھی پہلے جیسی۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ میک اپ میں نہ تھی اور عمران سر

بلاتے ہوئے ٹروبین کی طرف بڑھا اور اس نے اس کے بازو میں ڈی تھرائیڈ انجیکٹ کر دیا۔ سرنج میں موجود محلول انجیکٹ کرنے کے بعد اس نے سوئی پہ دوبارہ کیپ چڑھائی اور سرنج بیگ میں ڈال کر اس نے جوانا کو بیگ واپس لے جانے کے لیے کہا۔ جوزف میک اپ واشر لے کر پہلے ہی باہر جا چکا تھا۔ ان دونوں کے جاتے ہی عمران ٹروبین کی طرف بڑھا اور اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹی سی ڈبیہ نکالی جو سیاہ رنگ کی دھات کی بنی ہوئی تھی اور پھر اس ڈبیا کو کھول کر اس نے اس کے اندر ایک پتلی سی جھلی کو چٹکی سے پکڑ کر باہر نکالا اور ٹروبین کی گردن کے پیچھے کالر سے ذرا اوپر اُسے رکھ کر ہاتھ سے اچھی طرح دبا دیا۔ پھر جب اس نے ہاتھ ہٹایا تو جھلی غائب ہو چکی تھی۔ عمران پیچھے ہٹ گیا۔ اسی لمحے جوزف اور جوانا اکٹھے ہی واپس آ گئے۔

"اس مادام فونا کا منہ اور ناک بند کر کے اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ یہ دونوں اکٹھے ہی ہوش میں آ جائیں"۔۔۔ عمران نے جوانا سے کہا اور جوانا تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس نے ایک ہی ہاتھ سے مادام فونا کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد فونا کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہو گئے تو جوانا پیچھے ہٹ کر دوبارہ عمران کی کرسی کے پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے ٹروبین کے جسم میں بھی حرکت پیدا ہوئی اور پھر چند لمحوں کے فرق سے دونوں کی آنکھیں کھل گئیں۔ ٹروبین نے آنکھیں کھولتے ہی بے اختیار اُٹھنا چاہا لیکن کرسی کے راڈز کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔ ادھر مادام فونا ہوش میں آتے ہی کراہی اور پھر اس کی نظریں سامنے بیٹھے ہوئے عمران پر جم گئیں۔ چند لمحے تو وہ اس طرح عمران کو دیکھتی رہی جیسے اسے پہچاننے

کی کوشش کر رہی ہو اور اس کے ساتھ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے آثار پھیلتے چلے گئے۔ ادھر ٹروبین کی نظریں جیسے ہی عمران پر پڑیں۔ اس کے ہونٹ سختی سے بھنچ گئے۔

"تو تم پھر بچ گئے۔ اس کلارک نے مجھے غلط خبر دی تھی"۔۔۔ ٹروبین نے دانت پیسنے کے انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

"کلاک پنڈولم والا تھا یا جدید قسم کا تھا۔ میرا مطلب ہے بیٹری سیل سے چلنے والا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آخر یہ تم کس مٹی کے بنے ہوئے ہو کہ اس قدر خوفناک حملوں سے بھی بچ جاتے ہو"۔۔۔ مادام فونا کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"پاکیشیا کی مٹی کا ہوں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم نے میرا ٹھکانہ کیسے تلاش کیا تھا"۔۔۔ ٹروبین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یار تم ٹروبین ہو لیکن سچے آدمی اور سچ کی خوشبو تو میلوں دور سے سونگھی جا سکتی ہے۔ ویسے اب تم دونوں کا انٹرویو ختم ہو گیا ہو تو میں بھی کچھ پوچھ لوں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہ چور تمہارا آدمی تھا۔ ویسے میں نے آج تک اتنا بڑا اداکار نہیں دیکھا"۔۔۔ عمران کی بات ختم ہوتے ہی مادام فونا نے دانت پیستے ہوئے کہا اور چور کا لفظ سن کر عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"چور۔ کس چور کی بات کر رہی ہو"۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا اور جواب میں مادام فونا نے اپنے فلیٹ میں داخل ہونے سے بے ہوش ہونے تک تمام واقعات پوری تفصیل سے دوہرا دیئے۔

اور عمران کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ وہ سمجھ گیا کہ ٹائیگر نے مادام فوناکو چکر دینے کے لئے یہ ساری اداکاری کی ہو گی۔

"وہ ابھی چوری کرنا سیکھ رہا ہے۔ ورنہ یہاں تو ایسے ایسے چور بھی ہیں جو آنکھوں سے سرمہ اور خیالوں سے رنگ چرا لیتے ہیں اور کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوتی۔ ویسے مادام فونا کی بات سن کر میرے ذہن میں بلیک تھنڈر کے متعلق جو احساسات تھے کہ یہ بڑی خوفناک تنظیم ہے سارے ختم ہو گئے ہیں۔ جس تنظیم کی ایجنٹ اس قدر رقیق القلب ہو کر چوہ کے بچوں کا خیال رکھتے ہوئے اسے معاف کر دیتی ہو۔ ایسی تنظیم کو تو جرائم کی بجائے فلاحی میدانوں میں کام کرنا چاہیئے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں اس کی اداکاری پر بھول گئی تھی مسٹر عمران۔ ورنہ کسی آدمی کو قتل کر دینا میرے نزدیک ایسے ہی ہے جیسے کسی چیونٹی کو ایڑی سے کچل دینا" ۔۔۔۔ مادام فونا نے عمران کی بات کو اپنی توہین سمجھتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تمہیں وائٹ ڈیتھ کہا جاتا ہے اور ایکریمیا اور دوسرے ترقی یافتہ ممالک میں بڑے بڑے سیاسی قتل تمہارے ریکارڈ پر ہیں لیکن یہ پاکیشیا ہے۔ مادام فونا یہاں تو دانستہ چیونٹی کو مارنا بھی گناہ سمجھا جاتا ہے آدمی تو دور کی بات ہے۔ بہرحال تمہارے متعلق تو مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم میرے لئے بیکار ہو۔ تم جیسی خاتون کو یہ بلیک تھنڈر اپنے متعلق کوئی تفصیل نہیں بتا سکتا۔ اس لئے تمہارا مسئلہ تو میں تمہارے ہم وطن جوانا کے سپرد کر دوں گا۔ وہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔ یہ اس کی مرضی۔ البتہ ٹرومین میں مجھے کچھ جان نظر آ رہی ہے۔ اس لئے مسٹر ٹرومین تم سے

مذاکرات ہو سکتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیسے مذاکرات"۔۔۔۔ ٹرومین نے چونک کر پوچھا۔

"میری بات غور سے سن لو۔ گزشتہ کیس میں تم میرے ملک کے خلاف ایک مشن پر آئے تھے اس لئے پاکیشیا کا ایک شہری ہونے کے ناطے مجھ پر فرض تھا کہ میں تمہیں اس مشن سے روک دوں۔ اور میں نے روک دیا۔ تم چونکہ زخمی ہو گئے تھے اس لئے میں نے تم پر فائر نہ کھولا تھا اور تمہیں قانون کے حوالے کر دیا تھا۔ پھر تم اپنے ساتھیوں کی مدد سے ہسپتال میں زبردست قتل و غارت کر کے نالستانیہ سفارت خانے کی مدد سے یہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے۔ چونکہ مجھے تمہاری ذات سے کوئی پرخاش نہ تھی اس لئے میں خاموش ہو گیا لیکن پھر تم واپس آئے اور جہاں تک میری ریڈنگ ہے۔ اس بار تم صرف انتقامی جذبے کے تحت آئے ہو۔ مجھے قتل کرنے ۔۔۔۔ اور مادام فونا بھی اس مقصد کے لئے آئی ہے۔ اور اس کی آمد بتا رہی ہے کہ تمہیں بلیک تھنڈر نے خاص طور پر اس مشن پر نہیں بھیجا۔ اور پھر تم نے یہاں آتے ہی مجھ پر پے در پے حملے شروع کرا دیئے۔ چونکہ اس بار تمہارا مجھ سے براہ راست تعلق ہے۔ ملک کا مسئلہ درمیان سے نکل گیا ہے اور میں اپنے ذاتی دشمنوں سے حسن سلوک کرنے کا عادی ہوں۔ میں نے اپنی ذات کی خاطر کبھی کسی پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔ اس لئے اگر تم مجھے بلیک تھنڈر کے بارے میں تفصیلی معلومات مہیا کر دو تو میں تمہیں نہ صرف زندہ چھوڑ دوں گا بلکہ تمہیں بحفاظت پاکیشیا کی سرحد بھی پار کرا دوں گا۔ اگر تمہیں یہ شرط منظور نہ ہو۔ تو پھر جوزف نے آج سے شراب پینا بند کر کے انسانی خون پینا شروع کر دیا ہے ۔۔۔۔ بولو کیا کہتے

ہو تم" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم ٹروین کو ابھی تک جان ہی نہیں سکے ہو۔ واقعی بلیک تھنڈر نے یہ زیادتی کی ہے کہ اس نے مادام فوناکو بھی میرے ساتھ بھیج دیا ہے اور مادام فوناکی وجہ سے میں کھل کر کام نہیں کر سکا ورنہ تم ٹروین کے سامنے بیٹھ کر اس فاتحانہ انداز میں باتیں نہ کر سکتے اور یہ بھی بتا دوں کہ مجھے واقعی بلیک تھنڈر کے بارے میں کچھ نہیں معلوم۔ میں ایکریمین ایجنٹ کے طور پر اس کے ساتھ اٹیچ ضرور ہوں لیکن مجھے اس کے بارے میں کوئی معلومات حاصل نہیں ہیں۔ اگر تم یقین کر سکتے ہو تو کر لو نہ کرو تو تمہاری مرضی" ـــــ ٹروین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تم درست کہہ رہے ہو۔ اس لئے میرے لئے بیکار ہو۔ البتہ چونکہ تم میرے ملک کے مفرور مجرم ہو اس لئے تمہیں دوبارہ قانون کے حوالے کر دیا جائے گا۔ گڈ بائی" ـــــ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے بڑے لاپرواہ سے لہجے میں کہا اور ٹروین کا منہ حیرت سے کھل گیا۔

"کیا مطلب۔ کیا واقعی تم مجھے اس طرح قانون کے حوالے کر دو گے۔ مجھ سے خود انتقام نہ لو گے" ـــــ ٹروین کے لہجے میں یقین نہ آنے والا تاثر تھا۔

"کس بات کا انتقام" ـــــ عمران نے حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔

"اس بات کا کہ میں نے تم پر قاتلانہ حملے کئے ہیں" ـــــ ٹروین نے کہا۔

"یہ کوئی ایسی بات نہیں جس کا انتقام لیا جائے مسٹر ٹروین۔ میں ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں کی پرواہ نہیں کیا کرتا۔ یہ میرے ذہن کے مطابق ایک گھٹیا کام ہے کہ کسی سے انتقام لیا جائے۔ ہاں اگر تم میرے ملک کے خلاف کوئی مشن لے کر آئے ہوتے تو پھر شاید میں کچھ سوچتا" ـــــ عمران نے لاپرواہ سے لہجے میں کہا اور پھر مڑ کر پیچھے کھڑے جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو گیا۔

"ان دونوں کو بے ہوش کر کے قانون کے حوالے کر دو ـــــ اب قانون جانے اور یہ" ـــــ عمران نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"مسٹر عمران۔ ایک منٹ" ـــــ اچانک ٹروین نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا ـــــ اگر بھوک لگی ہو تو میں کھانا وغیرہ بھی کھلا سکتا ہوں لیکن اس سے زیادہ خدمت نہیں کر سکتا" ـــــ عمران نے دروازے کے قریب جا کر مڑتے ہوئے کہا۔

"مسٹر عمران۔ تم جیسا آدمی آج سے پہلے میری نظروں سے کبھی نہیں گزرا۔ اگر یہی پوزیشن میری ہوتی جو اس وقت تمہاری ہے تو میں واقعی انتہائی گھٹیا انداز میں تمہیں ٹریٹ کرتا۔ ٹھیک ہے میں تمہاری عظمت کا اعتراف کرتا ہوں۔ تم نے آج واقعی میری آنکھیں کھول دی ہیں۔ تم بہت اچھے کام کے آدمی ہو۔ قانون سے میں خود نمٹ لوں گا لیکن میں تم سے معافی چاہتا ہوں اور تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ آج کے بعد میں کبھی گھٹیا سوچ نہیں کروں گا" ـــــ ٹروین کا چہرہ شدتِ جذبات سے تمتما رہا تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہارے اندر انسان زندہ ہے۔ تم مکمل طور پر مردہ نہیں ہوتے۔ اور زندہ انسانوں کی میں نے ہمیشہ قدر کی ہے۔ اس جوانا کو دیکھ رہے ہو۔ یہ ماسٹر کلرز کا رکن تھا۔ مادام فونا تو بیچاری چند چڑیاں مار کر شکاری بن گئی ہے لیکن ماسٹر کلرز پیشہ ور قاتلوں کی انتہائی خوفناک تنظیم تھی۔ یہ بھی مجھے قتل کرنے آیا تھا لیکن اس نے بھی اپنے زندہ ہونے کا ثبوت دیا اور آج یہ میرا ساتھی ہے۔ میں تمہارے زندہ ہونے پر تمہاری بھی قدر کر سکتا ہوں کہ تمہیں براہ راست قانون کے حوالے کرنے کی بجائے یہاں سے باہر نکال دیتا ہوں اور ساتھ ہی انٹیلی جینس کو تمہارے متعلق اطلاع کر دوں گا کہ تم یہاں موجود ہو۔ اب اگر انہوں نے تمہیں ڈھونڈھ لیا تو تمہاری قسمت اور اگر تم نکل جانے میں کامیاب ہو گئے تب تمہاری خوش قسمتی۔ جوانا ان دونوں کو آزاد کر کے یہاں سے باہر نکال دو" ـــــ عمران نے کہا اور ایک بار پھر مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔

"یہ کس قسم کا آدمی ہے ٹروبین۔ میری تو سمجھ میں اس کا کوئی انداز نہیں آیا" ـــــ مادام فونا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اسے نہیں سمجھ سکو گی فونا" ـــــ ٹروبین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ عمران کے جانے کے بعد واقعی ان دونوں جشیوں جوانا اور جوزف نے انہیں کھولا اور پھر ان دونوں کو اس شاندار عمارت کے پھاٹک سے باہر پہنچا کر واپس چلے گئے۔

"میں تو آخری لمحے تک یہی سمجھتی رہی کہ یہ سب دھوکہ ہے۔ یہ ہمیں کسی بھی لمحے گولی مار دیں گے لیکن واقعی انہوں نے مجھے اس طرح بغیر انگلی لگائے آزاد کر دیا جیسے ہم ان کے دشمن ہی نہ ہوں" ـــــ مادام فونا نے کہا۔

"یہ کسی اور ڈھنگ کے لوگ ہیں مادام فونا۔ جو لوگ اپنے جانی دشمنوں پر قابو پانے کے باوجود اسے اس لئے آزاد کر دیں کہ یہ دشمن ان کے ملک

کی بجائے ان کی ذات کے دشمن ہیں۔ ایسے لوگ کم از کم میں نے تو اپنی زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھے اور مجھے اب تک یقین نہیں آ رہا کہ ہم اس قدر بے بس ہونے کے باوجود زندہ سلامت بیٹھے ہوتے ہیں"۔۔۔ ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پھر اب تم نے اپنے مشن کے متعلق کیا سوچا ہے"۔۔۔ مادام فونا نے کہا۔

"کس مشن کی بات کر رہی ہو"۔۔۔ ٹرومین نے چونک کر پوچھا۔

"یہی اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا مشن"۔۔۔ مادام فونا نے کہا۔

"یہ مشن میرے ذاتی انتقام پر مبنی تھا۔ اصل مشن تو بلیک تھنڈر نے تمہیں سونپ دیا تھا اس لئے میں نے یہی فیصلہ کیا ہے کہ میں فی الحال تو واپس چلا جاؤں۔ اس کے بعد اگر واقعی بلیک تھنڈر نے مجھے کوئی خاص مشن دیا تو میں واپس آؤں گا اور اس علی عمران کا اگر وہ تمہارے ہاتھوں زندہ رہا تو یہ احسان اتار دوں گا۔ اسے بے بس کر کے معاف کر دوں گا"۔۔۔ ٹرومین نے کہا تو مادام فونا حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سامنے بیٹھے ہوئے ٹرومین کو دیکھنے لگی۔

"کیا کہہ رہے ہو۔۔۔ تم واپس چلے جاؤ گے۔ انتقام لئے بغیر یہ کیسے ممکن ہے۔ کم از کم میں تو سوچ بھی نہیں سکتی کہ ٹرومین اس طرح شکست کھا کر واپس چلا جائے۔ کیوں مجھے بیوقوف بنا رہے ہو۔ میں جانتی ہوں تم نے عمران سے وقتی طور پر رہائی حاصل کرنے کے لئے ایسی جذباتی باتیں کی ہیں۔ نجانے یہ کیسا ملک ہے یہاں جو بھی آتا ہے اداکاری شروع

کر دیتا ہے۔ بہرحال مجھے اداکاری کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے ہر حالت میں اپنا مشن مکمل کرنا ہے"۔۔۔ مادام فونا نے تیز لہجے میں کہا۔

"تم سمجھ رہی ہو کہ عمران نے ہمیں رہا کر کے ہماری طرف سے آنکھیں بند کر لی ہوں گی"۔۔۔ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے اس لئے فی الحال تو میں اطمینان سے بیٹھ جاؤں گی۔ وہ تمہیں تو قانون کے حوالے کر سکتا ہے مجھے نہیں۔ کیونکہ میرے کسی جرم کے اس کے پاس ثبوت نہیں ہیں۔ میرے کاغذات بھی درست ہیں اس لئے وہ میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا۔ ابھی وہ چوکنا ہوگا۔ میں یہاں سیر و تفریح کرتی رہوں گی۔ جب میں دیکھوں گی کہ وہ مطمئن ہو گیا ہے تو میں کسی بھی لمحے براہ راست اس کے سینے میں مشین گن کا برسٹ اتار دوں گی۔ میرا نام فونا ہے اور فونا ایک بار مشن پر آمادگی ظاہر کر کے پیچھے نہیں ہٹ سکتی"۔۔۔ مادام فونا کے لہجے میں بے پناہ سختی تھی۔

وہ دونوں اس وقت ساحل سمندر پر واقع ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھے۔ رانا ہاؤس سے نکلنے کے بعد ان دونوں نے فیصلہ کیا تھا کہ فوری طور پر قانون کی نظروں سے بچنے کے لئے وہ اپنے اڈے چھوڑ دیں اور میک اپ میں کسی ہوٹل میں کمرے لے لیں۔ چنانچہ ساحل سمندر پر واقع اس ہوٹل کے بارے میں ان میں اتفاق رائے ہو گیا تھا۔ پھر مادام فونا تو ٹیکسی میں بیٹھ کر شان پلازہ چلی گئی جہاں اس کا بریف کیس فلیٹ میں موجود تھا اور ٹرومین وہاں سے سیدھا جہانگیر ٹاؤن کی اس کوٹھی میں پہنچا جس میں سے اسے اغوا کیا گیا تھا۔ پھر وہاں سے وہ اپنا بریف کیس لے کر نئے میک اپ میں یہاں پہنچ گیا۔ مادام فونا اس سے پہلے

پہنچی ہوئی تھی۔ وہ چونکہ اپنے اصل چہرے میں تھی اس لئے ٹروین اسے دیکھتے ہی پہچان گیا۔ مادام فونا میز پر اکیلی بیٹھی شراب پینے میں مصروف تھی۔ ٹروین سیدھا اس کی میز پر گیا۔ مادام فونا پہلے تو اسے اجنبی سمجھ کر اس پر غرائی لیکن جب ٹروین اپنے اصل لہجے میں بولا تو اس نے اسے بتایا کہ وہ اپنے نام سے سوٹ نمبر بارہ بک کرا چکی ہے۔ ٹروین سیدھا وہاں پہنچ جائے۔ وہ بعد میں آئے گی اور پھر ٹروین کے پہنچنے کے چند منٹ بعد وہ کمرے میں آگئی۔ یہ ساری احتیاطیں اس لئے کی جا رہی تھیں کہ عمران نے ٹروین کو قانون کے حوالے کرنے کی دھمکی دی تھی۔ کمرے میں پہنچتے ہی ان دونوں کے درمیان عمران کے متعلق بات چیت چھڑ گئی تھی کیونکہ عمران نے ان کے ساتھ جس رویے کا مظاہرہ کیا تھا وہ واقعی ان دونوں کے لئے انتہائی حیرت انگیز تھا۔ ان دونوں کا تعلق جس دنیا کے ساتھ تھا وہاں دشمنوں کو بلیک کر لینے کے بعد اس طرح چھوڑ دینے کا تصور تک نہ کیا جا سکتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ دونوں اس حیرت انگیز واقعے پر ہی مسلسل گفتگو کر رہے تھے۔

"میں اداکاری نہیں کر رہا مادام فونا۔ میں درست کہہ رہا ہوں۔ میں نے اپنے سارے ساتھیوں کو فوری واپسی کا سگنل دے دیا ہے اور مقامی گروپ کے انچارج لارک کو بھی کاشن دے دیا ہے کہ وہ اپنے اڈے اور کاریں فوراً سنبھال لے۔ جو مشینری میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کے لئے منگوائی تھی اسے بھی واپس بھجوانے کے احکامات دے دیئے ہیں" ——— ٹروین نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ تو تم واقعی واپس جا رہے ہو" ——— مادام فونا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں فی الحال واپس جا رہا ہوں۔ میں صرف آج کی رات یہاں ٹھہروں گا کیونکہ میرے ساتھیوں کو یہاں سے نکلنے کے لئے چوبیس گھنٹے چاہئیں۔ اس کے بعد میں واپس چلا جاؤں گا" ——— ٹروین نے جواب دیا۔

"فی الحال کا مطلب ہے کہ تم پھر واپس آؤ گے" ——— مادام فونا نے کہا۔

"بالکل واپس آؤں گا لیکن بلیک تھنڈر کے کسی خاص مشن کو لے کر۔ ایسا مشن جس پر میں پوری دل جمعی سے کام کر سکوں۔ صرف ایک آدمی سے انتقام کا مشن واقعی مجھے اب گھٹیا سا لگنے لگا ہے۔ ایسا مشن بلیک تھنڈر کے گریڈ ون ایجنٹ کے شایان شان نہ ہے" ——— ٹروین نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور مادام فونا نے سر ہلا دیا۔

"یہ کام میرا ہے میں کر لوں گی" ——— مادام فونا نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹروین بھی مسکرا دیا۔

لیکن اس سے پہلے کہ ان دونوں کے درمیان مزید بات چیت ہوتی، میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ فون کی گھنٹی بجتے ہی دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"یہاں کس کا فون آ گیا" ——— مادام فونا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہوٹل والوں کا ہوگا۔ کھانے کا وقت ہو گیا ہے شاید وہ کھانے کے متعلق پوچھنا چاہتے ہوں گے" ——— ٹروین نے کہا اور فونا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھا لیا۔

"یس مادام فونا سپیکنگ" ـــــ مادام فونا نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔ اس نے اپنے اصل نام سے ہی سوٹ بک کرایا تھا کیونکہ اس کے پاس اس نام کے اصل کاغذات تھے۔

"واہ لے بھئی ہیں فونک گفتگو کر فونا فون پر گفتگو کر رہی ہے" ـــــ دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی اور وہ دونوں عمران کی آواز سن کر اس طرح اچھلے جیسے ان کے سروں پر ایٹم بم مار دیا گیا ہو۔

"کک کک کیا مطلب کون ہو تم" ـــــ مادام فونا نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"واہ تو اب تمہیں بھی اداکاری آگئی ہے ـــ میرے خیال میں ٹائیگر نے تمہیں شاگرد بنالیا ہوگا، تمہارے کمرے میں وہ بچے آدمی مناسب بیٹھے ہوں گے انہیں میری طرف سے اطلاع کردو کہ اس کے سارے آدمیوں کے ملک سے باہر جانے کا بندوبست کرادیا گیا ہے۔ بیچارے پاگلوں کی طرح ایکریمیائی فلائٹ کے لئے ٹکٹیں تلاش کرتے پھر رہے تھے۔ میں نے سوچا یہاں ہیں خواہ مخواہ پریشان ہوتے پھریں گے اس لئے میں نے ان کی ٹکٹوں کا بندوبست کرادیا اور اب وہ ہوائی جہاز میں بیٹھے ایئر ہوسٹس سے گفتگو کرنے کا شرف حاصل کر رہے ہوں گے ویسے انہوں نے جو مشینری منگوائی تھی وہ مشینری البتہ حق سرکار ضبط ہو چکی ہے۔ میں نے سوچا کہ اس قدر جدید مشینری کی وصولی پر کم از کم شکریہ تو ادا کر دینا چاہیئے" ـــــ عمران کی چہکتی ہوئی زبان مسلسل چل رہی تھی۔

"کون سی آؤنی۔ کیا بات کر رہے ہو" ـــــ مادام فونا نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اچھا چلو انگریزی میں بتا دی وہ مسٹر ٹروین جو ہمارے میک اپ کر کے اور حلیے بدل بدل کر یہیں پہنچے ہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس بار ٹروین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور مادام فونا کے ہاتھ سے کھینچ لیا۔

"علی عمران تم وہ مشینری واپس بھجوادو کیونکہ وہ میری نہیں بلکہ بلیک تھنڈر کی ملکیت ہے اور جب بلیک تھنڈر کو اس کی رپورٹ ملے گی تو وہ قیامت بن کر تم پر ٹوٹ پڑے گی اور میں نہیں چاہتا کہ تم خواہ مخواہ اپنی موت کو آواز دو۔ میں تو واپس جا رہا ہوں لیکن جب بلیک تھنڈر انتقام پر اتری تو وہ واپس نہ جائے گی" ـــــ ٹروین نے تیز لہجے میں کہا۔

"ارے، ارے اس قدر خوفناک تنظیم ہے وہ۔ باپ رے باپ۔ تم نے تو مجھے ڈرا ہی دیا۔ بھائی میں باز آیا ایسی مشینری لینے سے۔ تم پتہ بتاؤ میں اسے واپس بک کرا دیتا ہوں" ـــــ دوسری طرف سے عمران نے انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جس پتے پر وہ بک ہو کر آئی ہے اسی پتے پر واپس بھجوا دو" ـــــ ٹروین نے زیر لب مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ تو کسی امپورٹ ایکسپورٹ فرم کا پتہ ہے جب کہ تم کہہ رہے تھے کہ بلیک تھنڈر کو بھیجنی ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"میں تمہارا مطلب سمجھتا ہوں تم اس طرح بلیک تھنڈر کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہو لیکن میں نے تم سے غلط بیانی نہیں کی۔ اس کا کوئی پتہ مجھے معلوم نہیں۔ بس جس مشینری کی اس کے ایجنٹوں کو ضرورت ہوتی ہے وہ کسی نہ کسی طرح کسی فرم کے ذریعے ان تک پہنچا دی جاتی ہے اور مجھے یقین ہے کہ

اس فرم کو بھی یہ علم نہ ہوگا کہ مشینری بھجوانے والے کون ہیں۔ بہرحال میرا مشورہ یہی ہے کہ تم اس مشینری کو واپس بھجوا دو۔ یہی تمہارے حق میں بہتر رہے گا" ——— ٹروین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایسا کوشش کروں گا کہ تمہارے مشورے پر عمل کر سکوں لیکن مشورہ فیس ملنے کا انتظار نہ کرتے رہنا۔ یہاں مفت مشورہ دینے کا رواج ہے۔ ویسے ہمارے ہاں ہر شخص ہر لمحے مشورہ دینے کے لئے تیار رہتا ہے۔ اور مشورے بھی مفت۔ کوئی بیماری ہو۔ ملنے والا ہر آدمی ایک سے ایک نسخہ بلکہ مشورہ عنایت فرمادے گا۔ کوئی قانونی بات ہو تو ہر آدمی جس کا قانون سے دور کا بھی رابطہ نہ ہو گو مشورہ مفت دے گا۔ تم مکان تعمیر کرانے لگو تو ہر شخص ماہر تعمیرات ہو گا۔ تم کسی آئٹم کی خریداری کرنے لگو تو مشورہ مفت اور اگر ...." عمران کی زبان ایک بار پھر چل پڑی تھی۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے میں نے بھی مفت مشورہ دیا ہے" ——— ٹروین نے جھنجھلا کر اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"ارے پھر تو دو چار اور مشورے بھی دے دو۔ مثلاً اس بارے میں تمہارا کیا مشورہ ہے کہ بیچاری مادام فونا اپنا مشن مکمل کرنے پر بضد ہے کیا اسے مشن مکمل کرنے دیا جائے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ یہ تمہارا اور مادام فونا کے درمیان مسئلہ ہے۔ تم خود جانو" ——— ٹروین نے منہ بناتے

ہوئے کہا۔

"ارے ارے یہ بات دوبارہ نہ کہہ دینا۔ اگر اماں بی نے سن لیا کہ اب میرے اور کسی خوبصورت لڑکی کے درمیان کوئی مسئلہ پیدا ہو گیا ہے تو اس قدر جوتیاں ماریں گی کہ کھوپڑی سمیت سارا مغز بھی پلپلا ہو کر رہ جائے گا" ——— عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا اور ٹروین بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران کی طرف سے رسیور رکھ دیا گیا تھا اس لئے ٹروین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"میرا خیال ہے کہ اب مجھے بھی تمہارے ساتھ واپس چلا جانا چاہئے۔ یہ آدمی واقعی انتہائی خطرناک ہے اس کے لئے کسی نئی منصوبہ بندی کی ضرورت ہے" ——— مادام فونا نے اس بار شکست خوردہ لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ موجودہ حالات کے مطابق یہ بہترین فیصلہ ہے کیونکہ ہم مکمل طور پر ان لوگوں کے قبضے میں آ گئے ہیں۔ انہوں نے یقیناً کوئی ایسا انتظام کر رکھا ہے کہ ہماری ہر حرکت ان کی نظروں میں رہتی ہے" ——— ٹروین نے کہا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا ہوا۔ کہاں جا رہے ہو" ——— مادام فونا نے چونک کر پوچھا۔

"اب یہاں میرا رکنا فضول ہے ——— میک اپ کر لینے اور گاڑیاں بدل بدل کر یہاں پہنچنے کے باوجود اگر انہیں سب کچھ معلوم ہے تو پھر اس طرح چھپنا فضول ہے" ——— ٹروین نے منہ

بتاتے ہوئے کہا۔

"سنو آج رات یہاں رہو۔ صبح ہم دونوں اکٹھے ہی واپس چلے جائیں گے۔ میرا خیال ہے کہ عمران نے تمہیں قانون کے حوالے کر دینے والی بات صرف دھمکی کے طور پر دی تھی اگر اس کا ایسا ارادہ ہوتا تو اب تک پولیس یا انٹیلی جینس یہاں پہنچ چکی ہوتی"۔۔۔ مادام فونا نے کہا۔

"او۔کے ٹھیک ہے" ۔۔۔ ٹرومین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے دوبارہ بریف کیس نیچے رکھا اور باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ وہ شاید اب اس میک اپ سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا تھا

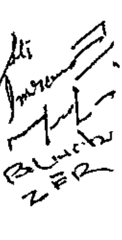

"یہ دونوں بہرحال بین الاقوامی مجرم ہیں آپ نے انہیں اس طرح چھوڑ کر زیادتی کی ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے سامنے بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر احتجاجی انداز میں کہا۔

"تو کیا کرتا ان کا" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہ کچھ تو ہونا ہی چاہیئے تھا" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے انہیں قانون کے حوالے کر دیا جاتا۔ لیکن ظاہر ہے یہ دونوں پھر فرار ہو جاتے اور مادام فونا پر تو کوئی الزام ثابت ہی نہ ہو سکتا تھا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"انہیں گولی مار کر ختم کر دیتے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پھر تو سارا کھیل ہی ختم ہو جاتا۔ بلیک تھنڈر کا پتہ کس سے پوچھتا لے دے کے ایک بلیک زیرو رہ جاتا وہ ویسے بھی زیرو کہلانا پسند

کرتا ہے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور بلیک زیرو
عمران کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔
"لیکن کیا مطلب کیا انہیں اس طرح آزاد کر دینا کے پیچھے آپ
کی کوئی پلاننگ ہے" ——— بلیک زیرو نے کہا۔
"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ میں نے ان مجرموں کے ساتھ پنگ پانگ
کھیلنے کے لئے انہیں کھلا چھوڑا ہے" ——— عمران نے کہا۔
"اوہ لیکن آپ نے مجھے تو کچھ نہیں بتایا" ——— بلیک زیرو نے کہا
"ابھی معلوم ہو جائے گا" ——— عمران نے مبہم سے انداز میں
سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"لیکن کچھ پتہ تو چلے" ——— بلیک زیرو نے اصرار کرتے ہوئے کہا
"دیکھو کینچوے کو رسی سے باندھ کر دریا میں اس لئے آزاد چھوڑ
دیا جاتا ہے کہ مچھلی اس پر منہ مارے اور ہک میں پھنسے۔ یہی بات
ہوتی ہے ناں۔ بس یوں سمجھو کہ یہ دونوں کینچوے ہیں جو اس وقت مچھلی
کے منہ مارنے کے انتظار میں دارالحکومت میں آزاد پھر رہے ہیں جیسے
جیسے ہی مچھلی ان پر منہ مارے گی کانٹا ان کے حلق میں چبھ جائے گا
اور پھر مچھلی کا شکار شروع ہو جائے گا۔ ویسے تم فکر نہ کرو مچھلی کے
حلق میں کانٹا ضرور پھنس جاتا ہے لیکن بہرحال کینچوے بھی زندہ نہیں
بچتے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"میری تو سمجھ میں کوئی بات نہیں آ رہی" ——— بلیک زیرو نے
الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔
"یار تم بعض اوقات واقعی بور کرنا شروع کر دیتے ہو۔ بھائی

ٹرومین اور مادام قونا دونوں میری نظروں میں حقیر کینچووں سے زیادہ
حیثیت نہیں رکھتے۔ ان کی بلیک تھنڈر کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں
ہے۔ آج انہیں ختم کر دیا جائے تو کل کوئی اور یہاں آ جائے گا۔ ہم
کب تک ان کینچوں کو ختم کرنے کے چکر میں مصروف رہیں گے اس
لئے ہمارا اصل ٹارگٹ بلیک تھنڈر ہے جب تک اس کا خاتمہ
نہ ہو گا ان لوگوں کو ختم کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور بلیک تھنڈر
کے بارے میں ہمارے پاس کیا معلومات ہیں۔ کچھ بھی نہیں۔ ورلڈ
انفارمیشن آرگنائزیشن سے بھی معلوم کر چکا ہوں وہ لوگ بھی اس
سے واقف نہیں ہیں۔ یہ تنظیم اس قدر خفیہ انداز میں کام کر رہی ہے
کہ شاید یہ زیروگن والا مسئلہ سامنے نہ آتا تو ہمیں بھی اس تنظیم کا پتہ
نہ چلتا اور یہ اچانک کوئی ایسا وار کر دیتے جس سے پاکیشیا تو کیا بلکہ پوری
دنیا کے لئے بے شمار مسائل پیدا ہو جاتے۔ ایک کلیو تھا۔ نالستانیہ
سفارت خانے والا وہ بھی ختم ہو گیا ہے۔ کیونکہ میں نے معلوم کر لیا ہے
کہ نالستانی سفیر اس کا ایجنٹ تھا اور پندرہ روز پہلے وہ ایک
کار ایکسیڈنٹ میں نالستانیہ میں ہی ہلاک ہو چکا ہے یا کر دیا گیا ہے۔
اب لے دے کر یہ ٹرومین ہی رہ جاتا ہے۔ اگر میں اسے بھی گولی مار
دیتا تو پھر بات آگے کیسے بڑھتی۔ اس لئے میں نے اسے زندہ چھوڑ
دیا ہے اور جان بوجھ کر ایسا ماحول بنا کر اسے چھوڑا ہے کہ بظاہر ایسا
محسوس ہو کہ ٹرومین کسی بھی وقت بلیک تھنڈر سے غداری کر کے مجھ سے
مل جائے گا۔ مجھے معلوم ہے کہ ٹرومین کو بھی بلیک تھنڈر کے بارے
میں کچھ معلوم نہیں۔ میں نے اس کے آدمیوں کو بھی اچھی طرح ٹٹول لیا

ہے۔ وہ سب عام سے غنڈے ہیں۔ اب ایک ہی صورت رہ جاتی ہے کہ لازماً ان باتوں کی اطلاع بلیک تھنڈر کو ہو جائے گی اور پھر بلیک تھنڈر اس ٹرومین کے خاتمے کے لئے اقدام کرے گی۔ اس کے لئے دو اقدامات کئے جا سکتے ہیں یا تو وہ کسی ٹرانسمیٹر کے ذریعے اس کا خاتمہ کریں گے جیسا کہ انہوں نے زیروگن والے کیس میں کرنے کی کوشش کی تھی یا پھر وہ اس کے خاتمے کے لئے کوئی اور ایجنٹ بھیجیں گے۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ پہلے والا اقدام ہی ہوگا اس طرح ہمیں اس بلیک تھنڈر کی فریکوئنسی کا علم ہو جائے گا یا کوئی اور کلیو مل جائے گا ـــــ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ ہوگا کس طرح" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"بالکل اسی طرح جس طرح زیروگن والے کیس میں اس ٹرومین نے مجھے چیک کیا تھا" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ابھی اس نے بات ختم ہی کی تھی کہ اس کی جیب سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور عمران چونک کر سیدھا ہوا۔ اور اس کے چہرے پہ یکلخت چمک سی آگئی تھی۔

"آؤ میرے ساتھ طاہر جلدی کرو" ـــــ عمران نے جیب میں ہاتھ ڈال کر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہی سیٹی کی آواز نکلنی بند ہو گئی۔ عمران بلیک زیرو کو ساتھ لئے دانش منزل کے تہہ خانوں میں موجود ایک جدید قسم کی لیبارٹری میں پہنچ گیا۔ وہاں میز پہ ایک بڑی سی مشین موجود تھی جس پہ سرخ

رنگ کا کور چڑھا ہوا تھا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے کور ہٹا دیا اور پھر اس کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے چند لمحوں بعد ہی اس کے درمیان موجود سکرین روشن ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس میں سے ایک بھاری سی آواز سنائی دینے لگی۔

"ہیلو ہیلو ہیڈ کوارٹر کالنگ۔ اوور" ـــــ یہی فقرہ بار بار دہرایا جا رہا تھا۔ سکرین پہ چند لمحے جھماکے ہوتے رہے پھر اس پہ ایک منظر ابھر آیا۔ یہ ایک کمرے کا منظر تھا جس میں ٹرومین ایک خاص ساخت کا ٹرانسمیٹر الماری سے نکال کر مڑ رہا تھا۔ پھر اس نے وہ ٹرانسمیٹر میز پہ رکھا اور اس کے بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ ادھر عمران اس عجیب سی ساخت کی مشین کے مختلف بٹن دبانے میں مصروف تھا۔ بلیک زیرو سائیڈ پہ خاموش کھڑا تھا۔ یہ مشین کچھ عرصہ قبل ہی دانش منزل کی لیبارٹری میں لائی گئی تھی اور جب سے آئی تھی اس پہ اسی طرح سرخ کور چڑھا ہوا تھا اور اب عمران پہلی بار اسے آپریٹ کر رہا تھا۔ چند لمحوں بعد عمران نے ہاتھ ہٹاتے اور پھر ایک طرف پڑا اسٹول کھینچ کر وہ مشین کے سامنے بیٹھ گیا۔

"یس باس ٹرومین اٹنڈنگ اوور" ـــــ ٹرومین کی آواز اس مشین سے نکلی۔

"مشن کے بارے میں کیا رپورٹ ہے ٹرومین اوور" ـــــ دوسری طرف سے پوچھا گیا اور ٹرومین نے جواب میں عمران پہ کئے جانے والے حملوں کی تفصیل کے ساتھ ساتھ رانا ہاؤس میں ہونے والے واقعات تک کی تفصیل بھی بتا دی۔ عمران مسلسل مشین پہ موجود مختلف ڈائلوں

پر جھکا انہیں دیکھ رہا تھا۔ اس کی تمام تر توجہ ڈائلوں پر مرتکز تھی اور ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے اُسے گفتگو سے کوئی دلچسپی نہ ہو۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم اور مادام فونا دونوں اس کے مقابلے میں ناکام رہے ہو ۔۔ اوور" ــــــ باس کے لہجے میں غراہٹ سی اُبھر آئی تھی۔

"باس۔ آپ سے بحث تو نہیں ہو سکتی لیکن ہم نے کوشش تو کی لیکن اس وقت صورت حال ایسی ہے کہ وہ لوگ پوری طرح چوکنا ہو چکے ہیں اس لئے اگر اس مشن کو کچھ عرصے کے لئے ملتوی کر دیا جائے تو پھر اچانک ان پہ وار کیا جا سکتا ہے یا پھر وقتی طور پر اگر یہاں کوئی اور مشن ہو تو اس میں مصروفیت ہو جاتے اور بعد میں ان لوگوں پر اٹیک کیا جا سکتا ہے ۔۔ اوور" ــــــ ٹرومین نے کہا۔

"اس نے تم سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں پوچھنے کی کوشش کی ہو گی اور مجھے یقین ہے کہ اس نے تم لوگوں کو چھوڑا بھی اس مقصد کی خاطر ہو گا۔ اوور" ــــــ باس نے کہا۔

"اس نے پوچھا ضرور تھا باس لیکن آپ تو جانتے ہیں کہ مادام فونا کو تو سرے سے ہی کچھ معلوم نہیں ہے جب کہ مجھے بھی کچھ زیادہ معلومات حاصل نہیں ہیں۔ اس لئے میں نے اُسے یقین دلا دیا کہ میں واقعی ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ اوور" ــــــ ٹرومین نے جواب دیا۔

"تم گریڈ ون ایجنٹ بننے کے بعد بہرحال اتنا تو جانتے ہی ہو کہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ کیا تم نے اُسے یہ بات تو نہیں بتا دی۔ اوور"

ــــــ باس کے لہجے میں سانپ جیسے پھنکار تھی۔

"نو باس میں اور پھر اُسے یہ بات کیسے بتا سکتا تھا۔ ویسے بھی باس مجھے تو صرف اتنا معلوم ہے کہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے باقی تفصیلات کا تو مجھے علم نہیں ہے۔ اوور" ــــــ ٹرومین نے کہا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس جگہ کا اشارہ دینا بھی تنظیم کے اصول کے مطابق جرم ہے۔ وہ مشینری کا کیا ہوا جو تم نے ایمرجنسی طلب کی تھی اوور" ــــــ باس نے کہا۔

"وہ مشینری میں نے مقامی ایجنٹ کو واپس بھجوانے کا کہہ دیا تھا لیکن معلوم ہوا ہے کہ اس عمران نے وہ مشینری حاصل کر لی ہے۔ یقیناً اس نے مقامی ایجنٹ کو ٹریس کر لیا ہو گا کیونکہ وہ آدمی مجھے بے حد کمزور محسوس ہوا ہے" ــــــ ٹرومین نے جواب دیا۔

"ہونہہ ٹھیک ہے۔ اس کی سفارش ایکریمیا میں ہمارے ایک ایجنٹ نے کی تھی۔ اس سے بات ہو گی۔ مادام فونا اس وقت کہاں ہے اوور" ــــــ باس نے کہا۔

"یس باس۔ میں موجود ہوں اوور" ــــــ فونا کی آواز سنائی دی وہ ساتھ ہی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔

"مادام فونا تمہاری اب تک کی شہرت کے پیش نظر تمہیں یہ مشن دیا گیا تھا لیکن تم نے اپنی کارکردگی سے ہیڈ کوارٹر کو سخت مایوس کیا ہے اوور" ــــــ باس کے لہجے میں کرختگی نمایاں ہو گئی۔

"باس۔ ایسا وقتی طور پر ہوا ہے۔ میں ہر حالت میں اس مشن کو مکمل کروں گی اوور" ــــــ مادام فونا نے جواب دیا۔

پر جھکاؤ۔ کے ٹرومین تم واپس آجاؤ۔ مادام فونا وہیں رہے گی اوور"۔۔۔ باس نے کہا۔

"یس باس اوور"۔۔۔ ٹرومین نے جواب دیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ سکرین پر انتہائی تیز رفتاری سے پیچھے ہٹتا دکھائی دیا۔ اور عمران نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر مشین کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"اوور اینڈ آل"۔۔۔ باس کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔ اور سکرین پر ایک لمحے کے لئے تیز سرخی نظر آئی مگر دوسرے لمحے سکرین آف ہو گئی۔

عمران نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر ایک چھوٹا سا باکس نکال کر اس کے سائیڈ بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے باکس سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"ہیلو ہیلو ٹائیگر اوور"۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے۔ اوور"۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ ابھی چند لمحے پہلے ہوٹل سی ڈیلو کے اس سوٹ میں جس میں ٹرومین اور مادام فونا موجود تھے خوفناک دھماکہ ہوا ہے اور کمرے کو آگ لگ گئی ہے۔ اوور"۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"سنو ٹرومین کا پتہ کرو۔ وہ یقیناً ابھی زندہ ہو گا۔ تم کسی طرح اسے رانا ہاؤس پہنچا دو۔ اوور"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس باس میں معلوم کرتا ہوں اوور"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اور پھر اس نے باکس کو واپس

جیب میں رکھتے ہوئے مشین کے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔

"آپ کو کیسے یقین ہے کہ ٹرومین زندہ ہو گا"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے تمہیں پہلے بتایا تھا کہ زیرو گن والے کیس میں ٹرومین نے جو حربہ آزمایا تھا اس بار میں نے اسے اس پر استعمال کر دیا ہے وہی ایل بھری ٹرینڈ والا۔ تمہیں یاد تو ہو گا کہ جو انسانی کھال کا ٹکڑا اس نے میرے بازو پر چسپاں کر دیا تھا اور جس سے وہ نہ صرف میری حرکات بلکہ آواز تک چیک کرتا رہا تھا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں مجھے یاد ہے تو کیا آپ نے وہی ٹکڑا اس کے جسم پر لگا دیا تھا"۔۔۔ بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"وہی تو نہیں البتہ اس کی مزید ترقی یافتہ شکل سے کام لیا ہے میں نے۔۔۔ میں نے اس ٹکڑے پر مزید ریسرچ کی اور پھر سر داور کی مدد سے میں نے اس کو مزید کارآمد بنا لیا۔ یہ مشین بھی اس ریسرچ کا نتیجہ ہے۔ البتہ اس میں ٹرانسمیٹر کال کے ملنے کو تلاش کرنے کا سسٹم بھی ساتھ ہی موجود ہے"۔۔۔ عمران نے مشین پر کور چڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو اس لئے آپ مطمئن تھے اور پھر آپ نے ٹائیگر کو ہوٹل سی ڈیلو بھیجا تھا اور پھر ٹائیگر سے ان کے کمرے کا نمبر معلوم کر کے انہیں فون کیا تھا۔ میں بھی حیران تھا کہ آخر آپ کو ان کے ہوٹل سی ڈیلو جانے کا کیسے پتہ چل گیا جو آپ نے براہ راست ٹائیگر کو وہاں پہنچنے کا کہا"۔۔۔ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا میں نے استخارہ کیا تھا یا زائچہ بنایا تھا تم جب

چائے بنانے گئے تھے تو میں نے لیبارٹری میں جا کر مشین میں موجود ریکارڈنگ کو چیک کیا۔ اس طرح مجھے نہ صرف اس کے ہوٹل سی ویو پہنچنے کا علم ہوا بلکہ یہ بھی معلوم ہو گیا کہ مادام فوزنا بھی وہیں موجود ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھیوں اور خاص طور پر اس مشینری کے بارے میں تفصیلات کا علم ہو گیا اس کے بعد ظاہر ہے کہ میں نے ٹائیگر کو سی ویو بھیج دیا اور مشینری کو تحویل سرکار ضبط کرنے کے احکامات جاری کر دیئے" ــــــ عمران نے لیبارٹری کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ کو پہلے سے اندازہ تھا کہ ٹرومین وہ جگہ جانتا ہے جہاں ہیڈ کوارٹر موجود ہے۔ اگر ایسی بات تھی تو پھر اس مشین نے کیا بتایا ہے" ــــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"مشین سے میں نے وہ لوکیشن چیک کی ہے جہاں سے کال ہوئی ہے لیکن یہ لوکیشن کہاں ہے۔ اس کا ظاہر ہے پتہ نہ چل سکتا ہے چنانچہ اب ٹرومین بتائے گا کہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ اور پھر اس جگہ کے نقشے کی مدد سے صحیح لوکیشن سامنے آ جائے گی۔ اگر میں پہلے ٹرومین سے پوچھنے کی کوشش کرتا تو زیادہ سے زیادہ وہ جگہ سامنے آ جاتی لیکن جس ٹائپ کا یہ ٹرومین ہے لازماً اس بات کو جبراً معلوم کرنے کے لئے اس پر بے پناہ تشدد کرنا پڑتا۔ اور اس قدر تشدد کے بعد اس کا زندہ بچ جانا محال تھا۔ اس طرح ہیڈ کوارٹر سے اس کی ٹرانسمیٹر پر بات نہ ہو سکتی اور بغیر بات کئے وہ مخصوص لوکیشن نہ معلوم ہو سکتی۔ اس لئے میں نے پلاننگ کے طور پر ایل تھرٹی ریز اس کے سوٹ میں

آنے سے پہلے اس کے جسم سے چسپاں کر کے اُسے جذباتی طور پر اکسا کر چھوڑ دیا" ــــــ عمران نے آپریشن روم میں کرسی پر آ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ زندہ نہ بچ سکا ہو اس طرح تو آپ کی ساری پلاننگ ہی فیل ہو جائے گی کیونکہ جب تک علاقے کا معلوم نہ ہو جاتے خالی لوکیشن سے تو کام نہ چل سکے گا" ــــــ بلیک زیرو نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میں نے ٹرومین کو ٹرانسمیٹر سے پیچھے ہٹتے دیکھ لیا تھا کیونکہ وہ زیرو گن والے کیس میں بھی اسی طرح زخمی ہوا تھا مجھے بھی معلوم تھا اور اُسے بھی معلوم تھا کہ ہیڈ کوارٹر ایسی حرکت کر سکتا ہے۔ چنانچہ وہ بھی چوکنا تھا اور میں نے اور تم نے بھی دیکھا ہو گا کہ باس کے اوور اینڈ آل کہنے سے پہلے میں نے مشین کا ایک بٹن دبایا تھا۔ اس کا بھی ایک مقصد تھا کہ اس بٹن کے دباتے ہی اس کے جسم میں موجود ایل تھرٹی ریز اس کے پورے جسم میں پھیل کر ختم ہو گئی ہوں گی اور ایل تھرٹی ریز چند لمحے جسم پر اپنا اثر باقی رکھتی ہیں اور ان چند لمحوں کے دوران ٹرانسمیٹر کے پھٹنے سے نکلنے والی ڈائنم ریز اس کے جسم پر اثر نہیں کر سکتیں۔ اس لئے وہ یقیناً بچ گیا ہو گا" ــــــ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

"آپ واقعی بہت دور کی سوچتے ہیں۔ مجھے تو بعض اوقات یوں محسوس ہوتا ہے۔ جیسے آئندہ پیش آنے والے نہ صرف واقعات بلکہ ان کی مکمل جزئیات کا ٹائمنگ سمیت آپ کو علم ہوتا ہے۔ اور پھر ہو بہو

ویسے ہی ہوتا ہے جیسا آپ سوچتے ہیں" ـــــ بلیک زیرو کے لہجے میں تحسین کے واضح الفاظ موجود تھے۔

"بس ایک واقعہ ایسا ہے جس کا مجھے علم نہیں ہو سکا اور نہ میری ٹائمنگ درست ثابت ہوئی ہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کس واقعے کی بات کر رہے ہیں" ـــــ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"کمال ہے۔ ساری رات زلیخا کا قصہ سنتے رہے صبح پوچھ رہے ہو کہ زلیخا عورت تھی یا مرد" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اچھا اچھا میں سمجھ گیا۔ آپ جولیا کی بات کر رہے ہیں۔ لیکن عمران صاحب ٹائمنگ کو آپ خود دانستہ غلط کر دیتے ہیں۔ ویسے ایک بات کروں۔ جس طرح اب اماں بی اور ثریا آپ کی شادی کے لیے بے چین ہو رہی ہیں کبھی نہ کبھی روز انہوں نے زبردستی کر ہی ڈالنی ہے" ـــــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جس روز انہوں نے زبردستی کر ڈالی اس روز پھر باجماعت شادیاں ہوں گی۔ پوری سیکرٹ سروس بی ایکسٹو کے میرج ہال میں موجود ہو گی۔ کم از کم خرچہ تو بچ جائے گا" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کا بے اختیار قہقہہ نکل گیا۔

اسی لمحے عمران کی جیب میں موجود باکس سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں تو عمران نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈال کر باکس باہر نکالا اور

پھر اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ٹائیگر کالنگ اوور" ـــــ باکس سے ٹائیگر کی آواز برآمد ہوئی۔

"عمران اٹنڈنگ کیا رپورٹ ہے اوور" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس ٹروین خاصا زخمی ہو کر بے ہوش ہو گیا تھا جب کہ کمرے میں موجود مادام فوزا کے جسم کے ٹکڑے اڑ گئے ہیں۔ پولیس نے ٹروین کو علاج کے لیے جنرل ہسپتال ایمبولینس میں بھجوا دیا۔ میں نے راستے میں ایمبولینس کے ٹائر پھاڑ کر اسے روکا اور پھر اس کے ڈرائیور کو بے ہوش کر کے میں نے بے ہوش ٹروین کو اپنی کار میں منتقل کیا اور اسے رانا ہاؤس پہنچا دیا ہے۔ اوور" ـــــ ٹائیگر نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"او کے اوور اینڈ آل" ـــــ عمران نے بغیر کوئی تبصرہ کرتے ہوئے سپاٹ لہجے میں جواب دیا اور باکس کا بٹن آف کر کے اسے جیب میں ڈالا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں اب رانا ہاؤس جا رہا ہوں۔ تم سیکرٹ سروس کو الرٹ کر دو۔ میں جلد از جلد اس بلیک تھنڈر سے دو دو ہاتھ کر لینا چاہتا ہوں" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں بلیک زیرو سے کہا اور پھر بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

مسٹرس

ٹرومین کی آنکھیں کھلیں تو اُسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں مسلسل دھماکے ہو رہے ہوں اور اسس خوفناک درد کی وجہ سے اسس کی آنکھیں خود بخود بند ہوگئیں لیکن اسی لمحے اس کے بازو میں انجکشن کی سوئی کی چبھن سی محسوس ہوئی اور اس نے ایک بار پھر آنکھیں کھول دیں دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ایک بستر پہ لیٹا ہوا تھا اور اسس کے جسم کے کئی حصوں پہ پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ ایک طرف سٹینڈ کے ساتھ خون کی بوتل لگی ہوئی تھی جب کہ دوسری طرف گلوکوز کی۔ اور بستر کے ساتھ کرسی پر عمران بیٹھا اسس کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔

"اب تم سکون محسوس کر رہے ہو گے ٹرومین ویسے میری طرف سے نئی زندگی مُبارک ہو" ——— عمران نے مُسکراتے ہوئے کہا اور ٹرومین نے محسوس کیا کہ واقعی اس کے ذہن میں ہونے والے خوفناک

دھماکوں کی شدت تیزی سے کم ہوتی جا رہی تھی۔

"تت تت تم عمران۔ میں کہاں ہوں" ——— ٹرومین نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ کیونکہ ہوش میں آتے ہی اُسے پچھلا منظر یاد آگیا تھا کہ ہوٹل سی دیو کے کمرے میں سپیشل ٹرانسمیٹر پہ بلیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر سے کال آئی تھی اور ٹرومین نے اپنی عادت کے مطابق سب کچھ صاف صاف بتا دیا تھا۔ اُسے خدشہ تھا کہ ہیڈ کوارٹر کہیں ناکامی کی رپورٹ سُن کر ایک بار پھر اسس ٹرانسمیٹر کے ذریعے اُسے ہلاک کرنے کی کوشش نہ کرے کیونکہ زیروگن والے کیس میں بھی ایسا ہی ہوا تھا اس وقت اسس کی ٹانگیں زخمی ہوئی تھیں اسی لئے باس کے آخری فقرہ کہنے سے پہلے ہی وہ پیچھے ہٹتا گیا لیکن ابھی وہ دو قدم ہی پیچھے ہٹا تھا کہ ٹرانسمیٹر خوفناک دھماکے سے پھٹ گیا اور اُسے محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں ہزاروں برچھیاں گھس گئی ہوں۔ اس کا ذہن تاریک ہوگیا لیکن مکمل طور پہ تاریک ہونے سے پہلے اسس کے ذہن میں دھماکے کے ساتھ ہی خوفناک بھیانک چیخ کا تاثر موجود تھا لیکن اس کے بعد اس کی آنکھیں اب کھلی تھیں اور عمران اُسے نئی زندگی کی مبارک دے رہا تھا۔

"تم اسس وقت بستر پہ پڑے ہوتے ہو" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تکلیف کے باوجود ٹرومین کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ آئی۔

"وہ تو میں دیکھ رہا ہوں لیکن کیا یہ ہسپتال ہے" ——— ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ یہ تو میرے ایک لینڈ لارڈ دوست کی بلڈنگ ہے۔

اس نے یہاں اپنے لئے ہنگامی حالات کے لئے پورے ہسپتال کا یونٹ بنا رکھا ہے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں یہاں کیسے پہنچا" ـــــ ٹرومین نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"جب تم ہیڈ کوارٹر کی کال کے آخری لمحوں میں پیچھے ہٹنے لگے تو میں سمجھ گیا کہ تمہارے ذہن میں خدشہ موجود ہے کہ ہیڈ کوارٹر تمہاری ناکامی کی رپورٹ سن کر تمہیں ایک بار پھر ہلاک کرنے کی کوشش کرے گا چونکہ تم نے ہیڈ کوارٹر سے بات کرتے وقت بغیر کچھ چھپائے اپنی ناکامی کی ساری کہانی واضح طور پر بتا دی تھی اس لئے میرے دل میں تمہاری قدر پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی۔ میں سمجھ گیا کہ تم واقعی ٹرومین ہو چنانچہ میں نے تمہاری حفاظت کے لئے تمہارے جسم پر ایل مقرنٹی ریز پھیلا دیں۔ ان ریز میں یہ خاصیت ہے کہ انہیں اگر جسم پر پھیلا دیا جائے تو چند لمحوں تک ٹرانسمیٹر سے نکلنے والی تباہ کن ڈائنم ریز تمہارے جسم پر اثر نہ کر سکتیں۔ اس طرح تم اگر بالکل محفوظ نہ ہو سکتے تو کم از کم تمہاری زندگی ضرور بچ جاتی چنانچہ وہی ہوا۔ تمہارے ہیڈ کوارٹر سے تمہیں ہلاک کرنے کے لئے ٹرانسمیٹر میں موجود ڈائنم ریز کا گیجٹ فائر کر دیا اور خوفناک دھماکے سے یہ ریز تم پہ اور مادام فونا پر حملہ آور ہوئیں۔ مادام فونا کے جسم کے تو چیتھڑے اڑ گئے لیکن ایل مقرنٹی ریز کے تمہارے جسم پر پھیلاؤ کی وجہ سے تم زخمی ضرور ہوئے لیکن بہر حال بچ گئے۔ لیکن ٹرانسمیٹر میں موجود ڈائنم ریز میری توقع سے کہیں زیادہ طاقتور تھیں۔ اس لئے تم ایل مقرنٹی کے پھیلاؤ کے باوجود شدید زخمی ہو گئے۔ اب اگر میں تمہیں مقامی پولیس اور جنرل ہسپتال

کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتا تو پھر تمہاری زندگی بچنی محال تھی چنانچہ میں نے فوری طور پر تمہیں یہاں اپنے آدمیوں کے ذریعے منگوایا۔ تمہارے لئے خون کی بوتلوں کا انتظام کیا اور پھر تمہارے زخموں کی ڈریسنگ کی۔ گذشتہ ایک گھنٹے سے میں اور میرے ساتھی تمہاری زندگی بچانے کے لئے مستقل جدوجہد کر رہے ہیں اور شکر ہے کہ نہ صرف تمہاری زندگی بچ گئی بلکہ اب تم جلد ہی مکمل طور پر صحت یاب بھی ہو جاؤ گے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے اسے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم ــ مگر تم نے کیسے مجھ پہ وہ ریز ڈالیں۔ تم کہاں تھے" ـــــ ٹرومین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"زیرو گن والے کیس میں تم نے جو انسانی کھال سے چپک جانے والا ٹکڑہ میرے جسم سے لگا کر سپیشل لیبارٹری کا راز معلوم کیا تھا۔ وہ ٹکڑہ میرے پاس رہ گیا تھا چنانچہ اس پر تحقیقات ہوئیں۔ اس ٹکڑے میں سائنس کی انتہائی جدید ترین ریز جنہیں ایل مقرنٹی ریز کہا جاتا ہے اور جو صرف خلائی جہازوں میں اب تک استعمال کی گئی تھیں دریافت ہوئیں ہم نے اسے مزید بہتر بنا کر مکمل طور پر اپنے کنٹرول میں کر لیا۔ چنانچہ اس بار میں نے وہی حربہ تم پہ استعمال کر دیا۔ اس لئے تمہاری تمام نقل و حرکت اور گفتگو میری نظروں کے سامنے رہی۔ لیکن جب میں نے تمہاری جان شدید خطرے میں دیکھی تو میں نے اپنی اس جدید ترین ایجاد کی قربانی دے دی اور اسے ختم کر کے اس میں موجود ریز کو تمہارے جسم پہ پھیلا کر فوری طور پر تمہارے جسم کو چیتھڑوں میں تبدیل ہونے سے بچا لیا" ـــــ عمران نے جواب دیا اور ٹرومین کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سامنے

کوئی انسان نہ بیٹھا ہو بلکہ کوئی ایسا فرشتہ ہو جس کی باتیں وہ اب تک کتابوں میں پڑھتا رہا ہو۔ اس کا دل خود بخود عمران کے لئے انتہائی تشکرانہ جذبات سے بھر گیا۔ اس کے ذہن میں خود بخود یہ تاثر واضح طور پر اُجاگر ہونے لگا کہ عمران جسے اس نے ہلاک کرنے کیلئے اپنی پوری طاقت اور صلاحیت صرف کر دی تھی وہ اپنے دشمن کی زندگی بچانے کے لئے اس حد تک چلا جاتا ہے۔ واقعی یہ انسان نہیں کوئی فرشتہ ہے لیکن اسی لمحے اس کے ذہن میں ایک خیال اُبھرا کہ عمران نے یقیناً یہ سب کچھ اپنی کسی غرض سے کیا ہوگا ورنہ کون کسی دوسرے کے لئے اور خاص طور پر جانی دشمن کے لئے اتنا کچھ کرتا ہے۔

"میں تمہارا بے حد مشکور ہوں عمران۔ اب تم مجھے بتاؤ کہ میں تمہارا یہ احسان کس طرح اتار سکتا ہوں۔ تم جو کہو وہ میں کرنے کے لئے تیار ہوں" ——— ٹروین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مسٹر ٹروین۔ میں نے کسی لالچ یا غرض کے لئے یہ سب کچھ نہیں کیا۔ پچھلی بار میں نے محسوس کیا کہ تمہارے اندر کا انسان ابھی زندہ ہے۔ اور اس بار تم نے جس طرح اپنے باس کو اپنی ناکامی کی واضح لفظوں میں رپورٹ دے دی تھی اس سے میں بے حد متاثر ہوا۔ اور اس تاثر کی وجہ سے میں نے یہ سب کچھ کیا ہے۔ تمہیں یہاں کوئی تکلیف نہ ہوگی اور ویسے بھی میں ایسا بندوبست کر دوں گا کہ اخبارات میں مادام فونا کے ساتھ ساتھ تمہاری موت کی خبر بھی شائع ہو جائے گی۔ اس طرح تمہارے ہیڈ کوارٹر کو مکمل یقین آ جائے گا کہ انہوں نے جو حربہ تم پر استعمال کیا ہے وہ کامیاب رہا ہے اور وہ مطمئن ہو جائیں گے۔ تم جلد ہی مکمل طور پر صحت یاب ہو جاؤ گے۔ اس کے بعد تم جہاں جانا چاہو میری طرف سے مکمل آزادی ہوگی۔ اگر تم چاہو تو تمہارے ایکریمیا جانے کے اخراجات بھی میں اپنی جیب سے ادا کر دوں گا۔ اور اگر تم اس کے باوجود اپنے مشن پر قائم رہتے ہوئے میرے خلاف کام کرنا چاہو تب بھی صحت یاب ہونے کے بعد میں تمہیں باہر بھجوا دوں گا کیونکہ میں نے اپنی ذات کے خلاف ہونے والے کسی مشن کی کبھی پرواہ نہیں کی۔ میرا ایمان ہے کہ موت اور زندگی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جب میری موت چاہے گا تو دُنیا کی کوئی طاقت مجھے مرنے سے نہ بچا سکے گی اور جب تک وہ نہ چاہے گا دنیا کی کوئی طاقت موت تو ایک طرف میرا بال بھی بیکا نہیں کر سکتی۔ اب تم ہوش میں آ چکے ہو اس لئے اب میں جا رہا ہوں۔ میرے یہ ساتھی جوزف اور جوانا تمہاری خبرگیری کریں گے۔ اور میں یقین دلاتا ہوں کہ تمہیں یہاں کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ خدا حافظ" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اُٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"سنو میری بات سنو" ——— ٹروین نے بلند آواز میں چیختے ہوئے کہا۔

"ارے ارے اتنا چیخنے کی کیا ضرورت ہے۔ ابھی تو میں کمرے میں ہی ہوں۔ تمہاری آواز تو سڑک تک بھی پہنچ جاتی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سنو علی عمران کیا تم واقعی بلیک تھنڈر سے ٹکرانے کی ہمت رکھتے

ہو۔ وہ بہت بڑی تنظیم ہے۔ پوری دنیا میں اس کے گروپ موجود ہیں ایشیائی ملکوں میں تو شاید انہوں نے زیادہ توجہ نہ دی ہو لیکن ایکریمیا اور یورپ میں تو ان کے ایجنٹوں کا جال پھیلا ہوا ہے۔ وہ سائنسی لحاظ سے بھی بے پناہ طاقت ور ہیں۔ وہ پوری دنیا پر قبضہ کرنے کا سوچ رہے ہیں۔ وہ اس وقت اس لئے خفیہ طور پر کام کر رہے ہیں کہ وہ باقاعدہ منصوبہ بندی سے کام لے رہے ہیں پھر وہ اچانک کسی خفیہ آتش فشاں کی طرح پھٹیں گے اور پھر کسی طوفان کی طرح پوری دنیا کو تہس نہس کرتے ہوئے اس پر قابض ہو جائیں گے"۔۔۔۔ ٹرومین نے انتہائی جوشیلے لہجے میں تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے مجھے اس لئے اتنا زور سے چیخ کر بلایا ہے کہ تم بلیک تھنڈر کا یہ قصیدہ مجھے سنانا چاہتے تھے۔ سنو ٹرومین بلیک تھنڈر چاہے کس قدر طاقتور اور باوسائل کیوں نہ ہو۔ بہر حال مجرم تنظیم ہے اور مجرم کا انجام آخر کار تباہی اور موت کی صورت میں ہی سامنے آتا ہے۔ یہ قانون قدرت ہے مسٹر ٹرومین اس لئے میرے سامنے تمہارا یہ قصیدہ پڑھنا سوائے وقت ضائع کرنے کے اور کچھ نہیں ہے۔ جہاں تک بلیک تھنڈر سے ٹکرانے کی بات ہے تمہاری اور مادام فوزنا کی موجودگی بتا رہی ہے کہ تمہاری یہ انتہائی طاقتور اور باوسائل مجرم تنظیم مجھ جیسے ایک عام آدمی سے اس قدر خوفزدہ ہے کہ وہ اپنا گریڈ ون ایجنٹ اور بدنام پیشہ ور قاتلہ کو میرے قتل کے لئے بھجواتی ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ تم کو تمہارے ہیڈ کوارٹر نے صرف اس لئے قتل کرنے کی کوشش کی ہے کہ انہیں تم پر یقین نہ آ رہا تھا کہ تم نے مجھے بلیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر والا علاقہ نہ بتایا ہو گا اور

وہ اس بات سے بُری طرح خوفزدہ ہیں کہ کہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ان کے ہیڈ کوارٹر کے محل وقوع کا علم نہ ہو جائے۔ اس قدر خوف ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں اپنا گریڈ ون ایجنٹ بھی ضائع کرنے پر تل جاتے ہیں۔ اب فیصلہ تم خود کر لو کہ تمہاری یہ طاقت ور اور باوسائل تنظیم مجھ سے خوفزدہ ہے یا میں۔ ایک بار پھر خدا حافظ"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور دوبارہ دروازے کی طرف مڑ گیا۔

ٹرومین کے ذہن میں بھونچال آیا ہوا تھا۔ عمران کی باتیں سن کر اسے واقعی پہلی بار احساس ہوا تھا کہ بلیک تھنڈر بھی اس آدمی سے خوفزدہ دکھائی دیتی ہے۔

"پلیز۔ چیف عمران صاحب کو بلا دیجئے میں ان سے ایک خاص اور ضروری بات کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔۔ ٹرومین نے اچانک ایک فیصلہ کرتے ہوئے چیخ کر ایک طرف کھڑے دونوں حبشیوں سے کہا۔ اور ان میں سے ایک سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ عمران کو واپس آنے میں چند منٹ لگ گئے۔

"ابھی کوئی قصیدہ باقی رہ گیا ہے بھائی ۔۔۔ ایک بار ہی سنا دو تاکہ میں اطمینان سے جا تو سکوں لو میں بیٹھ جاتا ہوں شروع ہو جاؤ"۔۔۔۔ عمران نے جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں کہا اور کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

"میں تمہیں بلیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں بلیک تھنڈر کا ہیڈ کوارٹر ٹوریکو میں ہے اور سنو اگر میں زندہ بچ گیا تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں تمہارے ساتھ مل کر اس بلیک تھنڈر کا ہیڈ کوارٹر تباہ کروں گا۔ ان لوگوں نے مجھے دو بار ہلاک کرنے کی کوشش

کی ہے"۔ اس بار ٹرومین کا لہجہ خود بخود بیحد جذباتی سا ہو گیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
"کیا مطلب میں نے تمہیں اس قدر اہم راز بتا دیا ہے اور تم ہنس رہے ہو کیا تمہیں بات کا یقین نہیں آیا" ٹرومین واقعی عمران کو اس طرح ہنستے دیکھ کر جھنجھلا سا گیا تھا۔
"میں تو اس لئے ہنس رہا تھا کہ تمہاری ساری زندگی تو یہی انتقام لینے میں گزر جائے گی۔ پہلے تم مجھ سے انتقام لینے کی کوشش کر رہے تھے اب تم بلیک تھنڈر سے انتقام لینے کی سوچ رہے ہو۔ مسٹر ٹرومین۔ ان ذاتی انتقاموں سے کبھی بلند ہو کر بھی سوچ لیا کرو اور جیسا میں نے پہلے کہا ہے کہ جرم تباہی و بربادی کے راستے کا نام ہے اور مجرم چاہے کتنی قدر چالاک، عیار، طاقت والا اور بااوسائل ہو۔ آخر کار عبرت ناک موت اور مکمل تباہی اس کا انجام ہوتا ہے۔ تم بھی جرائم کی راہوں پر چل رہے ہو اس لئے کس کس سے انتقام لیتے رہو گے۔ ویسے تم جانتے ہو کہ یہ ٹورٹیگو ہے کہاں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
"ٹورٹیگو نہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ میں نے ایکریمیا میں ہی بلیک تھنڈر کی ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ اٹنڈ کی تھی۔ وہاں مجھے بتایا گیا تھا کہ بلیک تھنڈر کا ہیڈ کوارٹر ٹورٹیگو میں ہے۔ ایکریمیا کا کوئی علاقہ ہو گا"۔۔۔۔ ٹرومین نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا، کیونکہ واقعی وہ اب تک یہی سمجھتا رہا تھا۔
"مسٹر ٹرومین۔ یہ خالی ٹورٹیگو نہیں ہے اس کا پورا نام پورٹو ٹورٹیگو ہے یہ براعظم ایکریمیا کے شمالی حصے میں ایک چھوٹا سا خود مختار جزیرہ ہے جس کا رقبہ آٹھ دس ہزار مربع کلومیٹر سے زیادہ نہیں ہے۔ یہ جزیرہ زیادہ تر غیر آباد ہے کیونکہ اس کی آبادی بے حد کم ہے۔ زیادہ سے زیادہ تیس لاکھ۔ اس کا بڑا اور مرکزی شہر سان جوان ہے۔ آٹھ سو کلومیٹر مشرق کی طرف ان پہاڑیوں کے اندر ہے جنہیں عرف عام میں آگ کی پہاڑیاں یا فائر ہلز کہا جاتا ہے۔ اس علاقے میں بے شمار آتش فشاں پہاڑ ہیں جن میں سے کئی ایک تو مسلسل اُبلتے رہتے ہیں اور کئی اچانک پھٹ پڑتے ہیں۔ اس لئے اس طرف کسی انسان کا جانا تو ایک طرف اڑتا ہوا پرندہ بھی ادھر کا رُخ نہیں کرتا"۔۔۔۔ عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور ٹرومین اس کی بے پناہ معلومات پر واقعی حیرت سے دنگ رہ گیا۔
"کیا۔ کیا مطلب۔ تمہیں ہیڈ کوارٹر کا پہلے سے علم تھا اس قدر تفصیل کے ساتھ"۔۔۔۔ ٹرومین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ کیونکہ واقعی وہ سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ یہاں اتنی دور ایک پس ماندہ ایشیائی ملک میں بیٹھا ہوا ایک شخص بلیک تھنڈر جیسی تنظیم کے انتہائی خفیہ ہیڈ کوارٹر کے بارے میں اس قدر تفصیلی معلومات رکھ سکتا ہے۔
"ہاں تمہاری تنظیم نے خود مجھے یہ تفصیلات مہیا کی ہیں۔ وہ خود کو شاید سائنس میں سب سے ایڈوانس سمجھتے ہیں۔ انہوں نے تمہیں جو سپیشل ٹرانسمیٹر دیا تھا اور جس پر تم سے ان کی بات چیت ہوئی تھی۔ میں نے اس کال کو چیک کرنے کے بعد یہ ساری معلومات اکٹھی کی ہیں بہرحال تمہارا شکریہ کہ تم نے مجھے اپنی طرف سے یہ اہم راز بتایا ہے۔ اب ایکریمیا میں تم سے ملاقات ہو گی۔ پھر وہاں بیٹھ کر تم سے گپ شپ کروں گا"۔۔۔۔ عمران نے اُٹھتے ہوئے کہا۔
"ہونہہ اس کا مطلب ہے کہ میں آج تک یہی سمجھتا رہا تھا کہ میں ہی دنیا کا ذہین ترین آدمی ہوں لیکن آج مجھے اس محاورے کا صحیح ادراک ہوا ہے کہ اونٹ اس وقت تک اپنے آپ کو سب سے بلند

سمجھتا رہتا ہے جب تک وہ پہاڑ کے نیچے نہیں پہنچتا۔ بہرحال تم گواہ رہنا کہ آج کے بعد ٹرومین جرائم کا راستہ چھوڑ چکا ہے۔ اگر تم مناسب سمجھو تو مجھے اس بلیک تھنڈر مشن میں اپنے ساتھ شامل کر لینا۔ میں کوشش کروں گا کہ تمہارے اعتماد پر پورا اتروں۔ میں تمہیں ایکریمیا کا ایک فون نمبر دے دیتا ہوں تمہیں جب میری ضرورت ہو مجھے اس نمبر پہ کال کر لینا کیونکہ جب تک بلیک تھنڈر کا خاتمہ نہیں ہو جاتا اس وقت تک مجھے میک اپ میں رہنا پڑے گا اور چھپ کر رہنا پڑے گا“ —— ٹرومین نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور اس نے ساتھ ہی اپنی ایک خفیہ پناہ گاہ کا فون نمبر بھی بتا دیا۔ اس خفیہ اڈے سے اس کی تنظیم کے ساتھی بھی واقف نہ تھے۔

”اگر تم واقعی جرائم کا راستہ چھوڑ گئے تو ہو سکتا ہے کہ کسی موقع پر واقعی مجھے تمہاری ضرورت پڑ جائے۔ بہرحال اتنا بتا دیتا ہوں کہ تمہیں زیادہ عرصہ چھپ کر نہ رہنا پڑے گا۔ خدا حافظ“ —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا اور ٹرومین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔ نجانے کیوں پہلی بار اُسے انتہائی حد تک ذہنی سکون کا احساس ہو رہا تھا۔

ایک بُرا سپنا

EK Bura Sapna

ایک بڑے سے ہال نما کمرے کے درمیان رکھی ہوئی میز کے گرد چار افراد بیٹھے ہوئے تھے۔ ان چاروں کے چہروں پر سختی اور درشتی کے آثار نمایاں تھے۔ آنکھوں میں کوبرا سانپ جیسی چمک تھی۔ چاروں گو مختلف قومیتوں کے افراد تھے لیکن ان چاروں میں واحد مماثلت ان کے چہروں پہ موجود سرد مہری اور سفاکی تھی۔ ان میں سے ایک کے جسم کا رنگ خالص تانبے کی طرح سُرخ تھا۔ اس کا جسم بھی کسی سنگی مجسمے کی طرح ٹھوس اور یونانی دیوتاؤں کی طرح خوبصورت تھا۔ نقوش سے بھی وہ یونانی نژاد لگتا تھا اس کا نام جیراگو تھا جب کہ باقی تین افراد میں سے ایک شوگرانی ہوشانگ، ایک ایکریمی چارلس اور چوتھا ویسٹرن کارمن کا باشندہ تھا۔ اس کا نام کلارٹ، تھا۔ ان چاروں کے جسموں پہ مختلف رنگوں لیکن قیمتی کپڑے سے بنے ہوئے جدید تراش کے سوٹ تھے۔ یہ چاروں ایک خفیہ تنظیم ڈیتھ اسکواڈ کے رکن تھے۔ ڈیتھ اسکواڈ ایک ایسی تنظیم

تھی جو انسانوں کے قتل سے لے کر عمارتوں ۔ ڈیموں ۔ پُلوں ۔ لیبارٹریوں غرضیکہ ہر وہ کام کرنے کی ماہر تھی جس سے تباہی اور موت پھیل سکتی ہو ۔

"جیرم ابھی تک نہیں آیا ۔ حالانکہ اس نے کہا تھا کہ وہ ٹھیک وقت پر پہنچ جائے گا" ——— ہوشانگ نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی دیکھتے ہوئے کہا ۔

"آ جائے گا —— تمہیں معلوم تو ہے جب تک اُسے مشن کی مکمل تفصیلات حاصل نہ ہو جائیں ۔ وہ بات نہیں بڑھاتا" ——— چارلس نے کہا اور باقی ساتھیوں نے بھی سر ہلا دیئے ۔ چند لمحوں بعد ہال نما کمرے کے کونے میں موجود بند دروازہ کھلا اور ایک دُبلا پتلا لیکن لمبے قد کا آدمی ہاتھ میں بریف کیس اٹھائے اندر داخل ہوا ۔ اس کا سر انڈے کے چھلکے کی طرح شفاف تھا ۔ البتہ چہرے کے نقوش کسی گھاگ بزنس مین جیسے تھے ۔ اس کی ٹھوڑی خزوطی تھی جو اس بات کا پتہ دیتی تھی کہ کاروبار کے معاملے میں وہ ذہنی طور پر انتہائی تاطر واقع ہوا ہے ۔

"ہیلو فرینڈز ۔ بھئی ، انتہائی معاف میں دس منٹ لیٹ ہو گیا ہوں لیکن اس بار کام بڑا اچھا ملا ہے ۔ رقم بھی زیادہ اور کام بھی معمولی —— بہترین سودا ہے" ——— آنے والے نے بڑے بے تکلفانہ انداز میں بات کرتے ہوئے کہا اور پھر بریف کیس میز پر رکھ کر وہ ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا ۔

"تم ہر بار کام کے آغاز میں ایسی بات کرتے ہو" ——— چارلس نے مُسکراتے ہوئے کہا ۔

"ارے نہیں چارلس ۔ اس بار تو واقعی قسمت زوروں پر ہے ۔ بتاؤ

دس لاکھ ڈالر ۔ وہ بھی کیش اور ایڈوانس اور کام کیا ہے صرف دو آدمیوں کا قتل اور آدمی بھی معمولی" ——— جیرم نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"دس لاکھ ڈالر ۔ وہ بھی معمولی آدمیوں کے قتل کے ۔ کون احمق دے سکتا ہے اور پھر کسی کو کیا پڑی ہے کہ وہ معمولی آدمیوں کے قتل کے لئے ڈیتھ اسکواڈ کو ہائر کرے اور پیشہ ور قاتل مر گئے ہیں کیا" ——— اس بار ہوشانگ نے کہا ۔

"سنو یہ کام ایک بین الاقوامی خفیہ تنظیم بلیک تھنڈر نے دیا ہے اور ڈیتھ اسکواڈ کو یہ کام دینے کی وجہ یہ ہے کہ وہ یہ کام فوری طور پر کرانا چاہتے ہیں ۔ صرف چوبیس گھنٹوں کے اندر ۔ دس لاکھ تو معاوضہ ہو گا ۔ باقی اخراجات جو بھی ہوں ان کے ۔ چاہے کتنے بھی ہو جائیں" ——— جیرم نے میز پر رکھا بریف کیس کھولتے ہوئے کہا اور میز کے گرد بیٹھے ہوئے چاروں افراد کے چہروں پر تجسس اور خوشی کے آثار نمودار ہو گئے ۔ جیرم نے بریف کیس کھول کر اس میں موجود سُرخ کور والی ایک فائل نکالی اور اُسے ایک طرف رکھ کر اس نے بریف میں بھری ہوئی نوٹوں کی گڈیاں نکال کر میز پر رکھنا شروع کر دیں ۔ دس لاکھ ڈالر معاوضہ اور ابتدائی اخراجات کے لئے دو لاکھ ڈالر مزید ۔ باقی جتنے بھی ہوں گے وہ بھی ادا ہو جائیں گے ۔

"ویری گڈ ۔ بڑا شاندار سودا ہے" ——— اس بار جیراگو نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"ارے ابھی سنو تو سہی ۔ تم بھی کیا یاد کرو گے کہ جیرم ڈیتھ اسکواڈ کے لئے کیسے شاندار سودے کرتا ہے ۔ اس بار ہمارا مشن ایشیا کا ایک ملک

پاکیشیا ہے۔ پس ماندہ ملک ہے۔ یہ دیکھو یہ ہمارا مین شکار ہے۔ اس کا فوٹو ـــ اس کا نام علی عمران ہے ـــ کنگ روڈ کے ایک فلیٹ میں رہتا ہے ـــ وہاں کے سنٹرل انٹیلی جنس ڈائریکٹر کا لڑکا ہے ـــ کبھی کبھی وہاں کی سیکرٹ سروس کے لیے کام کرتا ہے ـــ بظاہر ایک احمق اور مسخرہ آدمی ہے۔ لیکن بلیک تھنڈر کی رپورٹ ہے کہ درحاصل انتہائی ذہین اور شاطر آدمی ہے۔ دوسرا آدمی ایک ایکریمین شہری ٹروین ہے ـــ ٹروین پہلے بلیک تھنڈر کے ایک سیکشن کا گریڈ ون ایجنٹ تھا۔ بلیک تھنڈر نے ایک مشن کے لئے اُسے پاکیشیا بھیجا۔ لیکن ٹروین کو اس علی عمران نے ناکام کر دیا۔ اور ٹروین زخمی ہو کر قید ہو گیا۔ ٹروین ایکریمیا کی ایک مشہور جرائم پیشہ تنظیم کا سربراہ ہے۔ اس کا اپنا کوڈ نام وائٹ ایگل ہے۔ انتہائی تیز اور مشہور ایجنٹ ہے۔ آج تک کبھی مشن میں ناکام نہیں ہوا۔ لیکن پاکیشیا میں وہ ناکام ہو گیا۔ بلیک تھنڈر کا سیکشن چیف اس کا حامی تھا۔ اس نے اسے معاف کر دیا۔ بلیک تھنڈر نے اس علی عمران کے خاتمے کے لئے ایکریمیا کی مشہور پیشہ ور قاتلہ مادام فونا کی خدمات حاصل کیں اور ٹروین اپنی ناکامی کا انتقام لینے خود بھی ان کے ساتھ چلا گیا لیکن اس بار وہ دونوں پہلے سے بھی زیادہ ناکام رہے اور بلیک تھنڈر کے اس سیکشن چیف کو سپیشل ٹرانسمیٹر پر کال کرنے سے جب ان کی ناکامی کا پتہ چلا تو اس نے اس ٹرانسمیٹر میں موجود انتہائی طاقتور بم فائر کر دیا۔ اس طرح اپنے طور پر ان دونوں یعنی ٹروین اور مادام فونا کا خاتمہ کر دیا۔ لیکن پھر بلیک تھنڈر کے مین ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ ملی کہ ٹروین مرا نہیں بلکہ زخمی ہو گیا ہے۔ اور اُسے عمران نے اغوا کر لیا ہے اور ایک

بہت بڑی عمارت جسے رانا ہاؤس کہا جاتا ہے اس میں وہ دونوں موجود ہیں اور اس ٹروین نے اس عمران کو بلیک تھنڈر کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کا پتہ بتا دیا ہے۔ چنانچہ مین ہیڈ کوارٹر فوری حرکت میں آ گیا۔ ٹروین کے حامی سیکشن چیف کو پورے سیکشن سمیت بموں سے اڑا دیا گیا اور یہ مشن بلیک تھنڈر کے ایک اور سیکشن کے ذمے لگایا گیا۔ اس سیکشن نے ٹریجا اسکواڈ سے رابطہ قائم کیا۔ چنانچہ یہ مشن اب ہمارے پاس ہے ہم نے اس عمارت میں موجود ٹروین کو جو ابھی تک زخمی حالت میں پڑا ہے قتل کرنا ہے اور اس علی عمران کو بھی جہاں بھی ہو تلاش کر کے ختم کرنا ہے اس میں اہم بات وقت کی ہے۔ معاوضہ بھی وقت کی اہمیت کے پیش نظر طے ہوا ہے۔ میں نے ان سے چوبیس گھنٹوں کا وقت لیا ہے کیونکہ یہاں سے چارٹرڈ جیٹ جہاز بھی پاکیشیا تک پہنچنے کے آٹھ گھنٹے لیتا ہے۔ اور جہاز میں نے چارٹرڈ کرا لیا ہے۔ چنانچہ ہمیں فوراً روانہ ہونا ہے۔ میرے خیال میں ہمیں دو گروپس بنا لینے چاہئیں تاکہ وقت ضائع نہ ہو۔ ایک گروپ سیدھا اس عمارت میں جائے۔ اب اس کی مرضی اندر جا کر صرف ٹروین کا خاتمہ کرے یا پوری عمارت بھی اڑا دے۔ دوسرا گروپ اس علی عمران کے فلیٹ پر جائے یا اُسے تلاش کرے جیسے ہی وہ نظر آئے۔ اس کے جسم میں گولیوں کے دو تین برسٹ لگ جانے چاہئیں" ـــ جیرم نے باقاعدہ تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"اس عمارت کی تفصیل موجود ہے۔ اس کا فون نمبر وغیرہ" ـــ کلارٹ نے پہلا سوال کیا۔

"ہاں اس کا نقشہ، اس کا فون نمبر، اس کا پتہ سب تفصیل موجود ہے۔

اسی طرح اس علی عمران کے فلیٹ کی بھی ۔ وہ وہاں ایک باورچی کے ساتھ اکیلا رہتا ہے" ـــــ جیرم نے فائل اٹھاتے ہوئے جواب دیا۔

" ذرا فون نمبر بتاؤ۔ میں ابھی اس سے بات کرتا ہوں ۔ اور جیرم یہ بھی سن لو کہ تم نے دنیا کے مشکل ترین مشن کی حامی بھر لی ہے" ـــــ کلارٹ نے کہا ۔

"کیا مطلب ۔ یہ مشکل مشن ہے ۔ کیا کہہ رہے ہو تم" ـــــ جیرم نے بڑی طرح چونکتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی باقی ساتھی بھی اسے حیرت سے دیکھنے لگے ۔

"تم میں سے کوئی بھی اس علی عمران کو نہیں جانتا سوائے میرے ۔ ڈیتھ اسکواڈ میں آنے سے پہلے میں ویسٹرن کارمن کی ایک سپیشل ایجنسی سے منسلک رہا ہوں اور اس لحاظ سے مجھے علم ہے کہ علی عمران کا نام پوری دنیا کی سیکرٹ سروسز اور مجرم تنظیموں کے لئے دہشت بنا ہوا ہے ۔ لیکن ایک مشن کے دوران ہم نے اکٹھے کام کیا تھا ۔ اس لئے میں اس سے ذاتی طور پر واقف ہوں ۔ بس اس کے مرنے کی ایک ہی صورت ہے کہ میں اس سے دوست بن کر بات کروں کہ میں اپنے دوستوں کے ساتھ سیاحت کے لئے پاکیشیا آ رہا ہوں ۔ اسے اصل بات کا علم نہ ہو سکے ۔ اس طرح وہ خود ہمارے استقبال کے لئے ایئرپورٹ پر آ جائے گا ۔ اور پھر موقع دیکھتے ہی ہم اس پر ہر طرف سے گولیوں کی بوچھاڑ کر دیں تب تو شاید یہ مشن کامیاب ہو جائے ورنہ یہ مشن ہر لحاظ سے ناممکن ہے ۔ باقی رہی اس ٹرومین کی ہلاکت یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے" ـــــ کلارٹ نے جواب دیا اور سب کی آنکھوں میں شدید حیرت کے آثار ابھر آئے

" یہ تم کیا باتیں کر رہے ہو کلارٹ ـــــ کیا تم نے نشہ کرنا نہیں شروع کر دیا" ـــــ جیراگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم لوگوں کو میری یہ بات حیران کر دے گی ۔ میں تمہیں اس کا ایک ثبوت دے سکتا ہوں ۔ ماسٹر کلرز کو تو تم سب اچھی طرح جانتے ہو ۔ ہماری طرح کی کتنی طاقتور تنظیم تھی" ـــــ کلارٹ نے کہا ۔

" ہاں ۔ وہ تو کسی مشن میں ختم ہو گئی ۔ اس کا یہاں کیا تعلق" ـــــ جیراگو نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

" ماسٹر کلرز جس مشن میں ختم ہوئی وہ یہی مشن تھا عمران کو قتل کرنے کا ۔ جس طرح کا مشن جیرم لے کر آیا ہے ۔ لیکن ماسٹر کلرز کا ہر رکن عمران کے ہاتھوں انجام کو پہنچ گیا ۔ سوائے جوانا کے ۔ اور وہ جوانا جس کے نام کی دہشت سے پورا ایکریمیا کانپتا تھا ۔ آج کل اس عمران کا غلام ہے" ـــــ کلارٹ نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"جوانا اور اس عمران کا غلام ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ میرا خیال ہے کہ تم واقعی پاگل ہو گئے ہو ۔ جوانا جیسا وحشی ، پاگل اور سنگدل آدمی کسی کا غلام ہونا تو ایک طرف کسی کے سامنے آنکھیں نہیں جھکا سکتا" ـــــ اس بار چارلس نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" جیرم وہ فون نمبر بتاؤ ۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں چارلس تم تو ایکریمین ہو جانتے ہو گے جوانا کو" ـــــ کلارٹ نے جیرم اور چارلس سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا ۔

" ہاں ۔ اچھی طرح جانتا ہوں ۔ وہ میرا دوست رہا ہے" ـــــ

چارلس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے ابھی تمہیں ثبوت مل جاتا ہے" ——— کلارٹ نے کہا۔

"کلارٹ تم نے خواہ مخواہ ڈیتھ اسکواڈ کو الجھا دیا ہے۔ میں کہہ چکا ہوں کہ اصل اہمیت وقت کی ہے۔ اور تم وقت ضائع کرنے پہ تلے ہوئے ہو" ——— جیرم نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں جیرم اگر واقعی کلارٹ کی بات درست ہے کہ ماسٹر کلرز اس عمران کے ہاتھوں ختم ہوئی ہے تو پھر ہمیں انتہائی سوچ سمجھ کر جانا پڑے گا" ——— ہوشانگ نے کہا۔

"تم نمبر تو بتاؤ ——— ابھی معلوم ہو جاتا ہے ——— اگر ہم بھی ماسٹر کلرز کی طرح وہاں بغیر سوچے سمجھے دوڑتے چلے گئے تو پھر ہمارا حشر بھی ماسٹر کلرز جیسا ہو سکتا ہے" ——— کلارٹ نے تلخ لہجے میں کہا۔

"یہ لو۔ یہ نمبر فلیٹ کا ہے اور یہ اس عمارت رانا ہاؤس کا جس میں وہ ٹرومین موجود ہے" ——— جیرم نے کہا اور فائل کھول کر اس کا ایک کاغذ نکال کر کلارٹ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

کلارٹ نے ایک نظر ان نمبروں پہ ڈالی اور پھر اس نے میز پہ رکھے ہوئے ٹیلی فون کو اپنی طرف کھسکایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس سر" ——— رسیور اٹھاتے ہی دوسری طرف سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

"جون۔ ایک نمبر نوٹ کرو۔ یہ نمبر پاکیشیا کا ہے۔ اس کا کوڈ نمبر دیکھ کر اس نمبر کو ملاؤ۔ اور پھر میری بات کراؤ" ——— کلارٹ نے سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ کمرے میں گہری خاموشی طاری

تھی۔ چند لمحوں بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور کلارٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"باس بات کیجیے" ——— جون کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور رسیور اٹھا لیا۔

"رانا ہاؤس" ——— ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"میں ایکریمیا سے بول رہا ہوں۔ مسٹر جوانا سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔ میں ان کا دوست ہوں۔ میرا نام چارلس ہے" ——— کلارٹ نے بڑے سنجیدہ لیکن نرم لہجے میں کہا۔

"او۔ کے ہولڈ کریں" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لو اب خود بات کر لو چارلس۔ تاکہ تمہیں یقین آ جائے" ——— کلارٹ نے ماؤتھ پیس پہ ہاتھ رکھتے ہوئے ساتھ بیٹھے چارلس سے طنزیہ لہجے میں کہا اور رسیور اس کی طرف بڑھا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کے ساتھ منسلک لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تاکہ ان دونوں کے درمیان ہونے والی بات چیت سب آسانی سے سن سکیں۔

"ہیلو" ——— ایک بھاری آواز لاؤڈر سے نکلی۔ اور چارلس یہ آواز سن کر چونک پڑا۔

"جوانا ڈیئر میں چارلس بول رہا ہوں۔ گرین بار والا چارلس" ——— چارلس نے بڑے دوستانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ تم چارلس۔ تمہیں یہ فون نمبر کس نے بتایا ہے" ——— دوسری طرف سے حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"بڑی مشکل سے معلوم ہوا ہے جوانا۔ تم تو پاکیشیا جا کر سب کو یکسر

بُھول گئے ہو۔ اب ایکریمیا میں آتے ہی نہیں ہو کیا پاکیشیا میں اتنا تگڑا مل رہا ہے" ــــــ چارلس نے ہنستے ہوتے کہا۔

"ارے نہیں میں نے یہ شکار والا کام چھوڑ دیا ہے۔ تم سناؤ کیسے گزر رہی ہے۔ کس سے ایچ ہو آجکل" ــــــ جوانا نے ہنستے ہوتے کہا۔

"میں فری لانسر ہوں تم تو جانتے ہو۔ ارے ہاں میں نے سُنا ہے کہ تم نے وہاں کسی آدمی کی نوکری کر لی ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ مجھے اس بات پر قطعاً یقین نہیں آیا۔ اور جس نے مجھے یہ بات بتائی۔ اس کا جبڑا بھی میرے ہاتھوں ٹوٹ گیا ہے۔ بھلا جوانا اور نوکری کرے یہ کیسے ممکن ہے" ــــــ چارلس نے کہا۔

"تم نے خواہ مخواہ اس آدمی کا جبڑا توڑ ڈالا۔ میں نے واقعی یہاں ایک عظیم انسان کی نوکری کر لی ہے" ــــــ جوانا نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"ارے ارے یہ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ آدمی تو یہ بھی بکواس کر رہا تھا کہ جوانا نے نوکری بھی ایک احمق اور مسخرے آدمی کی کی ہے۔ نام بھی بتا رہا تھا۔ آلی۔ کچھ ایسا ہی نام تھا ہاں یاد آیا آلی آمران شاید یہی نام بتایا تھا اس نے" ــــــ چارلس نے کہا۔

"علی عمران ہے نام اس کا۔ بہر حال تم بتاؤ کہ فون کیسے کیا کوئی خاص مقصد" ــــــ جوانا نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں جوانا بس تمہاری یاد آگئی تو میں نے سوچا کہ چلو بات کر لوں۔ کب آ رہے ہو ایکریمیا۔ یار تم سے ملے مدت گزر گئی۔ سچ ہے دل بڑا چاہتا ہے تم سے ملنے کے لئے" ــــــ چارلس نے بڑے لگاوٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا تو آنے کا ابھی کوئی پروگرام نہیں ہے" ــــــ جوانا نے جواب دیا۔

"اگر تم اجازت دو تو میں خود آجاؤں وہاں پاکیشیا۔ میں نے ایشیا کے متعلق بہت کچھ سُنا ہے۔ کہتے ہیں ایشیا جادو کی سرزمین ہے۔ کیا واقعی" ــــــ چارلس نے کہا۔

"ہاں تم نے درست سُنا ہے آجاؤ۔ چلو کچھ دن ملاقات ہی ہو جائے گی" ــــــ جوانا نے کہا اور اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"اوہ ویری گڈ ــــــ میرے دو دوستوں کے ساتھ سیر و تفریح کا پروگرام تھا ہونولولو جانے کا۔ چلو پاکیشیا کا بنا لیتے ہیں۔ بڑے اچھے دوست ہیں۔ اپنے ہی بزنس سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن یہ رانا ہاؤس ہے کہاں۔ کوئی اتہ پتہ بھی تو بتاؤ" ــــــ چارلس نے کہا۔

"تم ایسا کرو۔ پاکیشیا ایئر پورٹ پر آکر فون کر لینا میں خود تمہیں لینے آجاؤں گا یا پھر پہلے فون کر کے اپنی فلائٹ بتا دینا" ــــــ جوانا نے کہا۔

"یار سچی بات پوچھتے ہو ــــ میرا دل تمہارے اس صاحب کو دیکھنے کو چاہتا ہے جس نے جوانا جیسے آدمی کو اپنا نوکر بنا لیا ہے۔ وہ واقعی کوئی جادوگر ہی ہو سکتا ہے ــ کیا اس سے ملاقات ہو جائے گی" ــــــ چارلس نے کہا۔

"ہاں ہاں ضرور کرا دوں گا۔ آجاؤ" ــــــ جوانا نے ہنستے ہوتے کہا۔

"اوہ ویری گڈ ___ بس ٹھیک ہے۔ میرا تو دل چاہ رہا ہے کہ فلائٹ کا انتظار کئے بغیر بس طیارہ چارٹرڈ کرا کر آ جاؤں۔ اچھا ٹھیک ہے شکریہ۔ میں فون کر لوں گا۔ گڈ بائی" ___ چارلس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ کلارٹ تو واقعی درست کہہ رہا ہے۔ کمال ہو گیا ہے۔ مجھے اب تک اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا ___ بہرحال اب میرا خیال ہے ہمارا مشن آسانی سے مکمل ہو جائے گا" ___ چارلس نے کہا۔

"تم نے واقعی بڑا خوبصورت داؤ کھیلا ہے۔ ٹرومین اس رانا ہاؤس میں ہے اور اس عمران سے بھی وہاں ملاقات ہو جائے گی۔ بس دونوں کام اکٹھے ہو جائیں گے۔ ویسے اب ہمیں فوری طور پر اس کے لئے کوئی منصوبہ بندی کر لینی چاہیئے" ___ جیراگو نے کہا۔

"کام کو جس قدر سیدھا سادھا رکھا جائے گا اتنا ہی مشن میں آسانی رہے گی۔ میرا خیال ہے۔ میں، چارلس اور جیراگو وہاں رانا ہاؤس پہنچتے ہیں۔ کلارٹ اور جیرم ہم سے علیحدہ رہیں۔ کسی بھی وقت اگر ضرورت پڑے تو یہ ہمارے کام آ سکتے ہیں" ___ ہوشانگ نے کہا۔

"یہ ٹھیک رہے گا ___ جیسے ہی ٹرومین اور عمران اکٹھے ہوں۔ ہم سب فوری طور پر زیرو پسٹل سے وہاں موجود سب افراد کو اڑا دیں اور پھر واپس آ جائیں" ___ جیراگو نے کہا۔

"اوکے میرے خیال میں دو گھنٹے ہمیں تیار ہونے کیلئے کافی ہیں ان دو گھنٹوں میں ہمارے اکوجی پاکیشیا کے لئے ویزے اور دیگر کاغذات مکمل کرا لیں گے" ___ جیرم نے کہا اور سب نے سر ہلا دیئے۔

2

عمران آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو حسب عادت احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور پھر اپنی مخصوص کرسی پر اس طرح ڈھیر ہو گیا جیسے بے حد تھکا ہوا اور ذہنی طور پر الجھا ہوا ہو۔

"کیا بات ہے عمران صاحب۔ آپ پریشان نظر آ رہے ہیں" ___ بلیک زیرو نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اکیلے لفظ پریشان میں موسیقیت نہیں ہے جو موسیقیت زلف پریشان میں ہے اور زلف پریشان ہو جائے تو سارا نظام زندگی ہی درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اس لئے تو یار لوگوں نے آجکل نظام زندگی کو درہم برہم ہونے سے بچانے کے لئے زلفوں کا جھگڑا ہی ختم کر دیا ہے۔ نہ زلف ہوگی نہ پریشانی ہوگی۔ دوسرے لفظوں میں نہ بانس ہوگا نہ بانسری بجے گی۔ البتہ بانس کی بجائے لوہے، پیتل کی بانسریاں ابھی تک مسلسل بج

ہوتی ہیں۔ اسی لئے اب اصل زلفوں کی بجائے وگوں کا فیشن بنالیا گیا ہے" —— عمران کی زبان جب چلنی شروع ہوتی تو پھر چلتی ہی گئی۔

"مطلب یہ کہ آپ وگ پریشان کے چکر میں اُلجھے ہوئے ہیں" —— بلیک زیرو نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔

"واہ اسے کہتے ہیں ترکی بہ ترکی بلکہ فارسی بہ فارسی جواب۔ ابھی اصطلاح ہے زلفِ پریشان کی بجائے وگ پریشان۔ لیکن اس سے نظامِ زندگی تو نہیں البتہ نظامِ عقل ضرور درہم برہم نظر آتا ہوگا" —— عمران نے ہنستے ہوئے جواب دیا اور بلیک زیرو بھی قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"آپ تو بلیک تھنڈر کے خلاف کام کرنے کے لئے ابتدائی تیاریوں میں مصروف تھے پھر یہ زلفِ پریشان کہاں سے آن ٹپکی" —— بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم دانش منزل کے مکین ضرور ہو۔ لیکن دانش بس جگنو کی طرح کبھی کبھی ہی تمہاری کھوپڑی میں چمکتی ہے۔ میرے بھائی۔ بتایا تو ہے کہ زلفوں کی بجائے وگوں کا رواج آگیا ہے۔ اب وگوں پر احمق سے احمق عاشق بھی جان نچھاور نہیں کر سکتا" —— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"اوہ میں اب سمجھ گیا مطلب یہ کہ وہ ہیڈ کوارٹر جو آپ نے ٹریس کیا تھا وہ جعلی ثابت ہوا ہے" —— بلیک زیرو نے قدرے جھینپتے ہوئے کہا۔

"جعلی تو نہیں کیونکہ وگ میں بھی بہرحال اصل بال ہی ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ اصل نہیں کہلا سکتے۔ کچھ اسی قسم کا چکر ان

ایک تھنڈر والوں نے چلا رکھا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ ٹروین نے مجھے پورتو ریکو کے متعلق بتایا اور مشین کے ذریعے محل وقوع میں پہلے ہی چیک کر چکا تھا۔ اس طرح ایک لحاظ سے میں نے ان کا ہیڈ کوارٹر تلاش کر لیا۔ پورتو ریکو ایکریمیا کے قریب ہے اس لئے میں نے سوچا کہ پہلے اس کے متعلق کچھ ابتدائی معلومات حاصل کر لوں۔ اس کے بعد وہاں جاؤں۔ چنانچہ میں نے اس کے متعلق انکوائری شروع کی تو معلوم ہوا کہ پورتو ریکو حشیش کی عالمی منڈی کی حیثیت سے بین الاقوامی شہرت رکھتا ہے اور حشیش کا یہ کاروبار وہاں اس قدر منظم انداز میں ہو رہا ہے کہ انٹرنیشنل نارکوٹکس بیورو وہاں بالکل ہی بے دست و پا ہو کر رہ گیا ہے کیونکہ مافیا کی طرح حشیش کی تجارت پر بین الاقوامی طور پر ایک انتہائی طاقتور، منظم اور باوسائل تنظیم ہامیر چھائی ہوئی ہے۔ اور ہامیر کی اصل طاقت یہی جزیرہ پورتو ریکو ہے۔ جہاں ایک لحاظ سے اس کی مکمل اور خود مختار بادشاہت قائم ہے چونکہ حشیش منشیات کی ایسی قسم ہے جو موجودہ دور میں ترقی یافتہ ممالک میں واقعی استعمال نہیں ہوتی۔ اور ایشیا میں بھی کافی عرصہ پہلے تو اس کا خاصا رواج تھا لیکن اب جدید منشیات نے یہاں بھی اس کی جگہ لے لی ہے۔ اس لئے مجھے بھی ہامیر کے متعلق کچھ علم نہ تھا۔ اس لئے میں نے مزید انکوائری کی تو معلوم ہوا کہ حشیش کی تجارت مکمل طور پر افریقہ کے غیر متمدن اور انتہائی پسماندہ علاقوں میں ہوتی ہے۔ اس بات سے مجھے ایک اور خیال آیا کہ بلیک تھنڈر کہیں ہامیر کے مقابلے کی تنظیم نہ ہو۔ کیونکہ بلیک تھنڈر یعنی سیاہ طوفان کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ اس تنظیم پر کنٹرول سیاہ فام حبشیوں کا

ہی ہو ۔۔۔ اس لئے میں نے مزید دلچسپی لی۔ لیکن اس انکوائری سے ایک ایسا آدمی سامنے آگیا جو مافیا میں خاصا بڑا عہدہ رکھتا تھا۔ وہ کسی زمانے میں مافیا کا خاصا فعال عہدیدار تھا اور میرے اس سے خاصے دوستانہ تعلقات تھے۔ چنانچہ میں نے اس کا پتہ اور فون نمبر ٹریس کیا اور اس سے ملاقات بھی ہوگئی۔ اور یہیں آکر زلف پریشان کی بجائے تمہاری اطلاع کے مطابق وگ پریشان سامنے آگئی۔ اس آدمی جس کا نام کارلو ہے۔ نے بتایا ہے کہ فائر ہلز میں بلیک تھنڈر کا ایک اڈہ موجود تھا جس کا انچارج کارلو کا دوست کرنل ٹاشو تھا اور کل رات یہ اڈہ انتہائی خوفناک دھماکوں سے مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے اور کرنل ٹاشو کی لاش بھی چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں وہاں سے ملی ہے۔ کیونکہ کرنل ٹاشو کارلو کا دوست تھا۔ اس لئے کارلو اس اڈے میں اکثر آتا جاتا رہتا تھا۔ اس نے بتایا ہے کہ یہ زیر زمین اڈہ انتہائی جدید مشینری پر مشتمل تھا اور کرنل ٹاشو بلیک تھنڈر کے ایک سیکشن کا انچارج تھا اور یہ اڈہ سیکشن تھری کہلاتا تھا اور کرنل ٹاشو نے کارلو کو بتایا تھا کہ اس قسم کے کئی اڈے دنیا کے مختلف علاقوں میں کام کر رہے ہیں لیکن بلیک تھنڈر کے اصل ہیڈ کوارٹر کا کسی کو علم نہیں ہے۔ اسی کارلو نے بتایا کہ ایکریمیا کا مشہور جرائم پیشہ ٹرومین جو جرائم کی دنیا میں وائٹ ایگل کہلاتا ہے کرنل ٹاشو نے اپنے ساتھ اٹیچ کیا ہوا تھا۔ اس طرح یہ بات اب واضح طور پر سامنے آگئی کہ جسے ہم بلیک تھنڈر کا ہیڈ کوارٹر سمجھ رہے تھے وہ دراصل اس کا ایک سیکشن تھا جسے یقیناً اس لئے تباہ کر دیا گیا ہو گا کہ اصل ہیڈ کوارٹر کو یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہ سیکشن اس ٹرومین کی وجہ سے ہماری نظروں میں

آ چکا ہے۔ اور ٹرومین کی ناکامی کی سزا اس کرنل ٹاشو کو بھگتنی پڑی لیکن ہم وہیں پہنچ گئے جہاں سے چلے تھے" ۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں مکمل وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ اسی لئے آپ الجھے ہوئے بھی تھے اور میٹنگ روم میں آپ کو اتنی دیر بھی لگ گئی" ۔۔۔ بلیک زیرو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

" ہاں نجانے کس قدر فارن کالیں کرنی پڑی ہیں تب جا کر یہ معلومات ملی ہیں لیکن اس سے کم از کم یہ فائدہ ہو گیا ہے کہ ہم وہاں جا کر بے نیل و مرام واپس آنے سے بچ گئے ہیں" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کوئی بات کرتا۔ ساتھ پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران کے اشارے پر بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو" ۔۔۔ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" میں جوانا بول رہا ہوں۔ رانا ہاؤس سے ماسٹر سے بات کرنی ہے۔ وہ فلیٹ پر تو موجود نہیں ہیں" ۔۔۔ دوسری طرف سے جوانا کی آواز سنائی دی اور بلیک زیرو نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔ لاؤڈر پر عمران نے جوانا کی آواز سن لی تھی۔

" کیا ہوا جوانا۔ کیا جوانی تو یاد آنے نہیں لگ گئی" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ماسٹر۔ یہ جوانی بڑھاپا تو جوزف کا مسئلہ ہو سکتا ہے ۔۔۔ میرا نہیں ہے۔ میں نے تو آپ سے یہ بات کرنی تھی کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ایکریمیا سے میرے ایک دوست چارلس کا فون آیا ہے۔ اس نے بتایا

کہاں سے رانا ہاؤس کا نمبر ٹریس کیا ہے۔ بہرحال اس نے خواہش ظاہر کی ہے کہ وہ یہاں دوستوں کے ساتھ پاکیشیا کی سیر کرنا چاہتا ہے چنانچہ میں نے اسے دعوت دے دی۔ اس نے آپ سے بھی ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ وہ میرا خاصا دیرینہ دوست ہے۔ اب مجھے آپ کی اجازت چاہیے اگر آپ کہیں تو میں ایک دو روز انہیں رانا ہاؤس میں رکھ لوں اور اگر آپ اجازت نہ دیں تو پھر میں ان کا بندوبست کسی ہوٹل میں کر لوں"۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"تمہارا دوست کام کیا کرتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"کام اس نے کیا کرنا ہے ماسٹر۔ وہی میرے والا دھندہ لیکن چھوٹے لیول پر"۔۔۔۔ جوانا نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"تم ان کی رہائش کا کسی شاندار ہوٹل میں بندوبست کر دو۔ اور سارا خرچہ میرا ہوگا۔ ان کی خوب خاطر مدارت کرو۔ رانا ہاؤس میں وہ بیٹھ کر جاتے تو پی سکتے ہیں لیکن رہائش نہیں"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ماسٹر۔ میں سمجھ گیا بس میں نے یہی بات پوچھنی تھی"۔۔۔۔ جوانا نے جواب دیا۔

"تم اپنے اس دوست سے کتنے عرصے بعد مل رہے ہو"۔۔۔۔ عمران نے ایک لمحہ رک کر پوچھا۔

"جب سے میں یہاں آیا ہوں اس کے بعد تو ملاقات نہیں ہوئی۔ بس اچانک اس کا فون آ گیا۔ اسے وہیں ایکریمیا میں ہی کسی سے پتہ چلا

کہ میں نے آپ کی نوکری کر لی ہے۔ اس پر اس نے غصے میں آ کر بتانے والے کا جبڑا توڑ دیا۔ اس پر اس بتانے والے نے اسے تصدیق کے لئے فون نمبر دیا۔ اس کے بعد اس نے مجھے فون کیا۔ جب میں نے اسے بتایا کہ اسے صحیح اطلاع ملی ہے تو وہ بے حد حیران ہو گیا"۔۔۔۔ جوانا نے جواب دیا۔

"بہرحال ٹھیک ہے۔ اپنے دوستوں کی خوب خاطر مدارت کرو۔ انہیں سیر و تفریح کراؤ شاندار انداز میں۔ اور سناؤ ٹرومین کی کیا پوزیشن ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹرومین تو ماسٹر حیرت انگیز طور پر ٹھیک ہو گیا ہے۔ اب تو وہ چل پھر بھی لیتا ہے"۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"چل پھر تو بیچارہ پہلے بھی لیتا مگر میں نے اسے پٹیوں میں اس لئے جکڑ دیا تھا تاکہ ذہنی طور پر وہ یہی سمجھے کہ اس کو نئی زندگی ملی ہے بہرحال کل اسے بھی رانا ہاؤس سے باہر بھجوا دینا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب رانا ہاؤس میں جوانا کی موجودگی اور پھر رانا ہاؤس کا نمبر ایکریمیا میں ایسا کون سا شخص ہو سکتا ہے جس نے جوانا کے دوست کو یہ ساری تفصیلات بتائی ہوں گی جب کہ جوانا کا یہ دوست جرائم کی دنیا سے تعلق رکھتا ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا اور عمران اس کی بات سن کر واضح طور پر چونک پڑا۔ اس کی آنکھیں سکڑ گئیں۔ اور پیشانی پر لکیریں ابھر آئیں۔

"اوہ تم درست کہہ رہے ہو۔ میں نے تو اس پوائنٹ پر غور

بی نہیں کیا۔ ہوں اس کا مطلب ہے کہ اس کے پیچھے کوئی نیا چکر ہے" ____ عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے رانا ہاؤس کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس" ____ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"جوزف جوانا کہاں ہے" ____ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہ اندر ٹرو مین سے باتیں کر رہا ہے۔ بلاؤں اُسے" ____ جوزف نے کہا۔

"یہ بتاؤ جوانا کے دوست کا فون کس وقت آیا تھا۔ کس نے اٹنڈ کیا تھا اُسے پہلے" ____ عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"تھوڑی دیر پہلے آیا تھا میں نے اٹنڈ کیا تھا۔ اس نے کہا کہ وہ ایکریمیا سے بول رہا ہے۔ اور جوانا کا دوست ہے۔ اس پر میں نے جوانا کو بُلا کر رسیور اُسے دے دیا۔ لیکن باس اب آپ کے کہنے پر مجھے ایک خیال آ رہا ہے کہ جس نے مجھ سے بات کی تھی اس کا لہجہ اور تھا اور جس نے جوانا سے بات کی تھی اس کا لہجہ اور تھا" ____ جوزف نے کہا۔

"اوہ کیا کہہ رہے ہو" ____ عمران جوزف کی بات سُن کر بُری طرح چونک پڑا۔

"یس باس میں ساتھ ہی صوفے پر بیٹھا میگزین پڑھ رہا تھا۔ جب

سے میں نے شراب چھوڑی ہے۔ مجھے میگزین کی تصویریں زیادہ دلکش لگنے لگ گئی ہیں" ____ جوزف نے کہا۔

"ارے ارے پھر تو جوانا درست کہہ رہا تھا کہ جوانی جوزف کا مسئلہ بن گئی ہے۔ ارے بڑی مشکل سے تو شراب کا خرچہ ختم ہوا ہے تم اس سے بھی بڑا خرچہ اور وہ بھی مستقل کرانے کے چکر میں ہو" ____ عمران نے پریشان ہوتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے جوزف بے اختیار ہنس پڑا۔

"باس اب کیا کروں۔ جب تک شراب میرے دماغ کی رگوں میں دوڑتی رہتی تھی مجھے حسینہ عالم بھی بندریا کی بچی لگتی تھی لیکن اب جب کہ دماغ کی رگیں سوکھ گئی ہیں اب بندریا کی بچی بھی حسینہ عالم لگنے لگ گئی ہے" ____ جوزف نے ایسے لہجے میں کہا جیسے واقعی بڑی مشکل میں پھنس گیا ہو۔

"چلو۔ پھر ٹھیک ہے بندریا کی بچی بیچاری کا کیا خرچہ ہو گا دو چار پیکٹ مونگ پھلی کے ہی کھا لے گی مگر اس سے آگے نہ بڑھنا اچھا تم بتا رہے تھے کہ لہجوں کا فرق ہے۔ کیا واقعی تمہیں یقین ہے" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پہلے تو خیال بھی نہ تھا لیکن اب آپ کے بات کرنے پر یاد آیا ہے تو اب مکمل یقین ہے" ____ جوزف نے بڑے حتمی لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے میں خود وہیں آ رہا ہوں۔ اب مجھے جوانا سے اس بارے میں تفصیل سے بات کرنی پڑے گی" ____ عمران نے کہا اور

ریسیور رکھ دیا۔

"کیا مطلب۔ آپ کیا سوچ رہے ہیں؟"—— عمران کے ریسیور رکھتے ہی بلیک زیرو بول پڑا۔

"جوزف کی بات سے میری چھٹی حس نے سائرن بجانا شروع کر دیا ہے بلیک زیرو۔ کیونکہ تمہاری یہ بات بھی میرے ذہن میں کھٹک رہی تھی کہ ایکریمیا کے کسی عام جرائم پیشہ کو نہ صرف رانا ہاؤس، اس کا فون نمبر بلکہ وہاں موجود جوانا کے بارے میں کیسے علم ہو گیا اور پھر اچانک اس کا دوستوں کے ساتھ یہاں آنا۔ اور مجھ سے ملنے پہ اصرار، ادھر پورٹ لورینچو میں بلیک تھنڈر کے سیکشن کی تباہی، اس کے چیف کرنل ٹاشو کی موت۔ یہ سب کڑیاں جوڑی جائیں تو واقعی چھٹی حس کو سائرن بجانا ہی چاہیئے"—— عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ ساری باتیں تو جوانا سے گفتگو سے پہلے بھی آپ کو معلوم تھیں لیکن آپ نے پہلے تو ایسا کوئی خدشہ ظاہر نہیں کیا"—— بلیک زیرو نے بھی عمران کے ساتھ ہی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"جوزف کی یہ بات کہ اس سے بات کسی اور نے کی جب اسے یقین ہو گیا کہ یہ نمبر واقعی رانا ہاؤس کا ہے اور یہاں جوانا موجود ہے تو اس نے جوانا کے دوست کو ریسیور دے دیا۔ حالانکہ پہلے خود اس نے اپنے آپ کو جوانا کا دوست ظاہر کیا۔ یہ بات میرے ذہن میں کھٹک رہی ہے۔ یا تو ایسا ہو گا کہ جوانا کے کہنے کے مطابق اس کے اس دوست کے جسے اس نے نمبر بتایا اس نے کنفرم کیا ہو گا پھر چارلس کو فون دیا ہو گا۔ اگر ایسی بات ہوتی تو اسے خود چارلس بتا کر بات

کرنے کی کیا ضرورت تھی بس اسی بات سے میں چونکا ہوں۔ بہرحال میرا آئیڈیا غلط بھی ہو سکتا ہے لیکن حالات بتا رہے ہیں کہ جوانا کے یہ دوست کسی خاص مقصد کے لئے آرہے ہیں اور اگر ایسی بات ہے تو ہمیں اس کے لئے پوری طرح تیار رہنا چاہیئے"—— عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے سے باہر نکل آیا۔ چند منٹ بعد اس کی کار دانش منزل سے نکل کر تیزی سے رانا ہاؤس کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ جوانا ابھی آنے کا کہہ کر کہیں چلا گیا ہے چنانچہ عمران ٹرومین کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹرومین ایک آرام کرسی پر نیم دراز تھا۔ عمران کو دیکھتے ہی چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہاں تو سچے آدمی صاحب۔ اب آپ کا کیا حال ہے"—— عمران نے مسکراتے ہوئے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اب میں بہت بہتر ہوں۔ بلکہ مجھے تو اس بات پر حیرت ہے کہ جس قدر زخمی پہلے میں اپنے آپ کو دیکھ رہا تھا اس صورت میں تو ایک ماہ تک میں ہلنے جلنے سے بھی قاصر رہتا لیکن اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ جیسے میں معمولی سا زخمی ہوا ہوں"—— ٹرومین نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"تیماردار خوش شکل ہوں تو آدھی بیماری تو ویسے ہی غائب ہو جاتی ہے اور جوزف اور جوانا سے زیادہ خوش شکل تیماردار اور کہاں میسر آ سکتے ہیں"—— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ٹرومین بے اختیار قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

"عمران۔ ایکریمیا میں رہتے ہوئے مجھے ہمیشہ یہی احساس رہا کہ یہ ساری

دنیا انتہائی خود غرضانہ معاشرے پر مبنی ہے یہاں اپنی بقا کے لئے دوسروں کی گردنیں کاٹنی ضروری ہوتی ہیں لیکن یہاں آنے کے بعد مجھے احساس ہوا ہے کہ واقعی مشرق اور مغرب میں بے پناہ فرق ہے۔ یہاں کا معاشرہ مغرب کے بالکل برعکس ہے۔ یہاں آکر میں نے پہلی بار ذاتی انتقام لینے کو گھٹیا پن محسوس کیا ہے۔ یہاں آکر مجھے احساس ہوا ہے کہ انسان کو صرف اپنے لئے ہی نہیں سوچنا چاہیئے۔ میں نے جوزف اور جوانا کے دلوں میں تمہارے لئے جو جذبات محسوس کئے ہیں انہوں نے واقعی میرے سارے نظریات کو ہلا کر رکھ دیا ہے" ——— ٹرومین نے جواب میں باقاعدہ تقریر کر ڈالی۔

"اصل میں تمہارے نظریات کی بنیاد کے لئے معیاری سیمنٹ استعمال نہ ہوا ہوگا اس لئے وہ بیچارے اتنی جلدی ہلنے لگ گئے ہیں۔ بہرحال اب اگر تم اپنے آپ کو بہتر محسوس کر رہے ہو۔ تو مجھے بتاؤ کہ اب تمہارا کیا پروگرام ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پروگرام فی الحال تو یہی ہے کہ میں یہاں سے واپس ایکریمیا چلا جاؤں، پہلے میرا خیال تھا کہ میں اس وقت تک اپنے آپ کو چھپائے رکھوں جب تک تم اس بلیک تھنڈر کا خاتمہ نہ کر دو۔ لیکن اب میں نے اپنا ارادہ بدل دیا ہے۔ نجانے مادام فونا کے ساتھ یہاں آنے کے بعد مجھے کیا ہو گیا کہ میرا ذہن کام کرنا ہی چھوڑ گیا۔ مجھے یوں محسوس ہونے لگ گیا جیسے میں مادام فونا کا بس ایک ادنیٰ سا ماتحت ہوں۔ میری ساری صلاحیتیں کند سی ہو کر رہ گئیں۔ لیکن اب مادام فونا کے مرنے کے بعد میرے ذہن میں پھر تبدیلیاں سی پیدا ہونے لگ گئی ہیں۔ یوں لگ رہا

ہے جیسے میرے ذہن پر پڑا ہوا کوئی پردہ آہستہ آہستہ کھسکتا جا رہا ہو۔ اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں خود اس بلیک تھنڈر کی تنظیم کا خاتمہ کروں گا۔ انہوں نے مجھے دو بار مارنے کی کوشش کی ہے۔ میں انہیں اسی طرح تڑپا تڑپا کر ماروں گا کہ انہیں معلوم ہو جائے گا کہ ٹرومین درحقیقت ہے کیا" ——— ٹرومین کے لہجے میں واقعی پہلے جیسی خود اعتمادی کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔ جب کہ عمران ٹرومین کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ تمہاری بات واقعی قابل غور ہے۔ زیرو گن والے ٹرومین اور میرے قتل کے مشن والے ٹرومین میں واقعی زمین آسمان کا فرق ہے۔ پہلے تم میں خود اعتمادی ——— قوت کار۔ اور تیزی تھی وہ اس بار واقعی موجود نہیں ہے۔ یہ بتاؤ دوسری بار یہاں آکر تمہیں کب یہ محسوس ہوا کہ تمہارے اندر وہ تیزی اور پھرتی نہیں رہی" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس وقت تو میں بالکل ٹھیک تھا۔ جب تمہارے آدمی کی وجہ سے فونا کے ساتھ میرا جھگڑا ہوا۔ اور اس کے بعد ہم ہوٹل میں رہے لیکن اس کے بعد مجھے مسلسل یہ احساس ہوتا رہا کہ فونا مجھ سے ہر لحاظ سے برتر ہے۔ اور ذاتی طور پر میری کارکردگی اور سوچ دونوں ہی زیرو ہو گئے۔ لیکن اب مجھے ایک بار پھر احساس ہو رہا ہے کہ جیسے اب تک میں نیم خوابی کے عالم میں رہا ہوں" ——— ٹرومین نے جواب دیا۔

"کیا اس زیرو حالت میں تمہارے جسم میں بے حسی کا احساس نمودار ہوا تھا۔ میرا مطلب ہے کہ اگر چٹکی لی جاتے تو ایسے محسوس ہو جیسے کچھ زیادہ تکلیف نہ ہو رہی ہو" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ہاں بالکل کئی بار ایسا محسوس ہوا۔ لیکن میں نے یہ سوچا کہ شاید یہاں کی آب و ہوا اور خوراک کی وجہ سے کوئی تبدیلی آئی ہے" ــــ ٹرومین نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"اب ذرا اپنی ران پر چٹکی بھر کر دیکھو کیا ویسا ہی ہے یا تکلیف زیادہ ہوتی ہے" ــــ عمران نے کہا اور ٹرومین نے جلدی سے اپنی ران پر چٹکی بھری اور اس کا منہ تکلیف کی وجہ سے ذرا سا بگڑ گیا۔

"اوہ پہلے واقعی اتنی تکلیف نہ ہوتی تھی ــ یہ کیا چکر ہے" ــ ٹرومین نے کہا۔ اس کے چہرے پر اب شدید حیرت کے آثار تھے۔

"یہ چکر ہے۔ برتری کا ــ مادام فونا کے ساتھ لڑ کر تم نے اسے احساس دلا دیا کہ تم اس سے برتر ہو سکتے ہو اور فونا جیسی عورت ایسا ہرگز برداشت نہیں کر سکتی۔ کیونکہ کوئی عورت عام طور پر چاہے کتنی ہی سخت مزاج یا سنگدل کیوں نہ ہو۔ پیشہ وارانہ انداز میں قتل کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی لیکن فونا بدنام قاتلہ تھی۔ ظاہر ہے یہ پیشہ وہی اختیار کر سکتی ہے۔ جس کے ذہن میں اپنی برتری ثابت کرنے کا جنون موجود ہو۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم اس سے بڑے جرائم پیشہ ہو گے لیکن فونا جیسی ذہن رکھنے والی عورت اتنی برتری بھی برداشت نہ کر سکی۔ اور جہاں تک میرا خیال ہے فونا بحیثیت مرد پارٹنر تمہیں پسند بھی کرتی تھی" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ پسند تو کیا وہ مجھ پر مرتی تھی۔ کئی بار اس نے مجھے کہا کہ میں اس سے شادی کر لوں لیکن میں ایسے بکھیڑے پالنے کا قائل نہیں ہوں اور شادی بھی قاتلہ سے کروں۔ یہ کیسے ممکن تھا۔ اس لئے ہر بار میں اسے

ٹال جاتا تھا" ــــ ٹرومین نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"بس اس کی یہی گرویدگی تمہاری جان بچنے کا سبب ہوتی ہے ورنہ وہ اپنی برتری کے لئے لازماً تمہیں قتل کر دیتی۔ لیکن اس نے تمہیں قتل کرنے کی بجائے تم پر ایک اور حربہ آزمایا۔ اس نے تمہیں لیبزن کا انجکشن لگا دیا۔ لیبزن ایک ایسی دوا ہے جو ذہنی صلاحیتوں کو مکمل طور پر ختم تو نہیں کرتی لیکن کارکردگی پر اثر ڈالتی ہے۔ اسے دماغی آپریشن میں عام استعمال کیا جاتا ہے۔ لیبزن کی خصوصیت ہے کہ وہ اعصاب کو بھی قدرے بے حس کر دیتی ہے۔ ڈوز البتہ ہلکی رکھی گئی۔ اگر طاقتور ڈوز ہوتی تو تم کئی سالوں تک اسی حالت میں رہتے۔ اس طرح تمہاری کارکردگی اس کے مقابلے میں کم ہو گئی اور فونا کا احساس برتری بھی مطمئن ہو گیا" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ، تو اتنے عرصے میں لیبزن کے زیر اثر رہا ــ ہاں تمہاری بات درست ہے ــ فونا جو دراصل پیشہ ور قاتلہ تھی اس نے یہاں ایک بڑا میڈیکل سٹور کھولا ہوا ہے۔ اس لئے یقیناً اُسے ایسی دواؤں کی خاصیتوں کا علم ہو گا۔ کاش مجھے پہلے علم ہو جاتا تو میں اس کی گردن ایک جھٹکے میں توڑ ڈالتا ــ لیکن اس سے ایک فائدہ بھی ہو گیا۔ اس طرح تمہاری زندگی بھی بچ گئی۔ ورنہ ظاہر ہے میں نے تمہیں ہر صورت میں قتل کر دینا تھا" ــــ ٹرومین نے کہا اور عمران بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"تمہاری بات سن کر مجھے وہ لطیفہ یاد آ گیا ہے کہ ایک آدمی کا ایک پاؤں کٹ گیا۔ اس کے دوست اس سے اظہار ہمدردی کے لئے گئے تو اس نے کہا کہ ہمدردی کیسی۔ اس سے تو مجھے فائدہ ہوا ہے

کہ آئندہ جوتے کے ایک جوڑے پر رقم خرچ کرنے کی بجائے ایک جوتا خریدنا پڑے گا۔ اس طرح آدھی بچت ہو جائے گی۔ تم نے بھی اسی قسم کا فائدہ ڈھونڈھ لیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ٹرومین بھی ہنس پڑا۔

"میں درست کہہ رہا عمران۔ اور اگر تمہیں یقین نہ آئے تو میں اس کا ثبوت بھی تمہیں دے سکتا ہوں"۔۔۔۔ ٹرومین نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر تم اس بات پر بضد ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جب تک تم رانا ہاؤس میں موجود ہو میری پناہ میں ہو۔ لیکن یہاں سے باہر نکلنے کے بعد تم آزاد ہو گے۔ جس طرح چاہے کوشش کر لینا"۔۔۔۔ عمران نے بڑے ٹھوس لہجے میں کہا۔

"تمہیں آخر اس قدر یقین کیوں ہے کہ تم مر نہیں سکتے"۔۔۔۔ ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ ہم مسلمان ہیں۔ اور مسلمان کا ایمان ہے کہ موت اور زندگی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ انسانوں کے ہاتھوں میں نہیں ہے۔ جب اللہ چاہے گا تو مجھے مرنے سے کوئی نہ روک سکے گا۔ لیکن جب تک وہ نہ چاہے گا تم تو کیا۔ پوری دنیا مل کر بھی مجھے نہیں مار سکتی"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی ٹھوس لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ اللہ کا حکم ہو چکا ہو پھر۔۔۔۔۔۔" ٹرومین نے کہا۔

"اگر اللہ کا حکم ہو چکا ہوتا تو مجھے کم از کم یہ پتہ نہ چلتا کہ تمہارے

بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی نقلی ہے اور اس کے اندر سائنائیڈ سے بجھی ہوئی سوئیاں بھری ہوئی ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹرومین یکلخت چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس نے تیزی سے اپنے بائیں ہاتھ کی انگلی کو دوسرے ہاتھ سے پکڑ کر اس کے سرے پر ہلکی سی ٹھوکر دی تو انگلی کا سرا اس طرح اٹھ کر ایک طرف ہو گیا جیسے صندوق کا ڈھکن اٹھ جاتا ہے۔ اس کے اندر واقعی سوئیاں موجود تھیں جن کے سرے صاف نظر آ رہے تھے۔

"کیا مطلب معلوم ہو جانے کے باوجود تم نے یہ سوئیاں رہنے دیں"۔۔۔۔ ٹرومین کا چہرہ حیرت کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا۔

"مجھے سوئیوں سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ البتہ تمہاری اس انگلی کی جڑ میں سوئیاں پھینکنے والی جو چھوٹی مگر انتہائی جدید مشین فٹ تھی مجھے اس سے دلچسپی تھی۔ وہ میرے لئے ایک نئی چیز تھی اس لئے وہ میں نے نکال لی اور ظاہر ہے اس کے بغیر تم یہ سوئیاں دور سے نہیں مار سکتے"۔۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ اس لئے مجھے یہ احساس نہ ہو سکا کہ تم میرے اس آخری اور خوفناک ترین حربے سے واقف ہو۔ میں نے صرف سوئیاں چیک کی تھیں۔ بہرحال تم وہ مشین مجھے واپس کر دو۔ اس کی میں نے بہت بڑی قیمت ادا کی تھی۔ اس حربے کو میں صرف اس وقت استعمال کرتا ہوں جب میری اپنی زندگی مکمل طور پر خطرے کی زد میں ہو اور آج تک صرف ایک بار ایسا موقعہ آیا ہے کہ مجھے سوئی استعمال کرنی پڑی تھی"۔۔۔۔ ٹرومین نے انگلی کا ڈھکن واپس بند کرتے ہوئے کہا۔

"دے دوں گا لیکن پہلے اس پر ریسرچ تو مکمل ہو جائے۔ ویسے عام نظروں سے تمہاری اس انگلی کے نقلی ہونے کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ جس نے بھی یہ نقلی انگلی بنائی ہے اس نے واقعی حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ یہ عام انگلی کی طرح باقاعدہ حرکت بھی ہے" ——— عمران نے کہا۔

"ہاں ——— ایک حادثے میں میری انگلی کٹ گئی تھی۔ پھر پلاسٹک سرجری کے ایک بہت بڑے ماہر سرڈان کولٹ سے میرا ٹکراؤ ہو گیا۔ میں انہیں قتل کرنا چاہتا تھا لیکن جب میں نے ان کی مہارت دیکھی تو پھر میں نے انہیں پیشکش کر دی کہ اگر وہ مجھے ایسی انگلی بنا دیں جو بالکل اصلی معلوم بھی ہو اور اصلی کی طرح کام کرے تو میں انہیں قتل نہ کروں گا۔ سرڈان کولٹ اس پر تیار ہو گئے اور یہ انہی کا کارنامہ ہے۔ مشین میں نے ایکریمیا کے ایک سائنسدان سے حاصل کی تھی" ——— ٹرومین نے پھیکی سی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ یہ سرڈان کولٹ کا کارنامہ ہے واقعی۔ سرڈان کولٹ ہی ایسا کارنامہ سرانجام دے سکتے ہیں" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا تو ٹرومین چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم انہیں جانتے ہو" ——— ٹرومین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں اچھی طرح۔ ایک حادثے میں میرا سر کٹ گیا تھا۔ تو سرڈان کولٹ نے میرا یہ سر تیار کیا اور اس کے اندر میں نے کمپیوٹر لگوا لیا" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو ٹرومین چند لمحوں تک تو اس طرح

غور سے عمران کے سر اور چہرے کو دیکھنے لگا جیسے اس کے نقلی اور اصلی ہونے کی پہچان کر رہا ہو پھر وہ بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ واقعی تم بہت گہری باتیں کرتے ہو۔ بہرحال میں اب تمہیں قتل نہیں کروں گا۔ کیونکہ اب مجھے واقعی احساس ہو گیا ہے کہ ذاتی انتقام لینا گھٹیا پن ہے لیکن اگر کبھی کوئی ایسا مشن میرے سامنے آ گیا جس کے لئے مجھے دوبارہ یہاں آنا پڑا۔ اور اگر تم نے اس مشن کے راستے میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی تو پھر تمہیں صحیح معنوں میں معلوم ہو جائے گا کہ ٹرومین دراصل ہے کیا" ——— ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہارے کردار کی یہی سچائی تو مجھے پسند آئی ہے ٹرومین۔ ورنہ شاید تم اب تک دس بار قبر میں اتر چکے ہوتے لیکن یہ بتاؤ کیا یہ مشن بلیک تھنڈر کا ہو گا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں بلیک تھنڈر کے لئے میں مر چکا ہوں اور بلیک تھنڈر اب میرے ہاتھوں ہی ختم ہو گی۔ میں یہاں سے جاتے ہی اس کے خلاف مشن پر نکل پڑوں گا" ——— ٹرومین نے کہا۔

"تو پھر سن لو کہ پورتوریکو میں بلیک تھنڈر کا ہیڈ کوارٹر تباہ ہو چکا ہے اور اس کے چیف کرنل ٹاشو کا جسم ہزاروں بلکہ لاکھوں ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اتنی بڑی تنظیم کا ہیڈ کوارٹر اتنی آسانی سے کیسے تباہ ہو سکتا ہے اور تم تو یہاں سے گئے بھی نہیں" ——— ٹرومین نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

" وہ ہیڈ کوارٹر نہ تھا صرف ایک سیکشن تھا اور اس کا انچارج کرنل شاشو تھا جس نے تمہیں اور فونا کو ہائر کیا تھا اور یہ سیکشن میں نے تباہ نہیں کیا بلکہ بلیک تھنڈر کے مین ہیڈ کوارٹر نے تباہ کر دیا ہے۔ انہیں یقیناً تمہارے زندہ رہنے کی اطلاع بھی مل چکی ہو گی اور یہ بھی کہ اس سیکشن کا محل وقوع بھی سامنے آ گیا ہے۔ اس لئے انہوں نے اس سیکشن کو اس کے انچارج سمیت خود ہی ختم کر دیا" ——— عمران نے کہا اور ٹرومین نے سر ہلا دیا۔ اسی لمحے جوانا اندر داخل ہوا۔

" ماسٹر مجھے جوزف نے بتایا ہے کہ آپ مجھ سے بات کرنے آئے تھے۔ میں تو ہوٹل نشاط میں دوستوں کے لئے سوٹ ریزرو کرانے گیا تھا" ——— جوانا نے اندر داخل ہوتے ہی قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"جوزف نے تمہیں درست بتایا ہے۔ بیٹھو" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور جوانا کرسی پر بیٹھ گیا۔

" اپنے اس دوست چارلس کا پورا نام و دار لعہ مجھے بتاؤ" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ماسٹر۔ کیا آپ میرے دوست پر کسی قسم کا شک کر رہے ہیں۔ میں نے بتایا تو ہے کہ وہ عام سا پیشہ ور قاتل ہے اور بس" ——— اس بار جوانا نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

" تمہیں یہاں آتے ہوتے کافی عرصہ ہو گیا ہے جوانا۔ اور جو کل عام ہوتا ہے وہ آج خاص بھی ہو سکتا ہے۔ ویسے میرا ہرگز تمہارے جذبات کو ٹھیس پہنچانا مقصد نہیں ہے۔ لیکن تم جانتے ہو کہ احتیا

بہرحال اچھی چیز ہے" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" آپ اس کے متعلق کیا معلومات چاہتے ہیں" ——— جوانا نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

" جس قسم کی بھی ہوں" ——— عمران نے جواب دیا تو جوانا نے تفصیل سے پہلے اس کا حلیہ بتانا شروع کر دیا۔ پھر وہ اس کے قد و قامت کی تفصیل بتانے لگا۔

" مسٹر جوانا ایک منٹ۔ تمہارے اس دوست چارلس کا پورا نام کیا ہے" ——— ٹرومین کی آنکھوں میں چمک تھی۔

" پورا نام کرسٹوفر چارلس ہے" ——— جوانا نے کہا۔

" اوہ اوہ عمران یہ چارلس عام پیشہ ور قاتل نہیں ہے۔ یہ پیشہ ور قاتلوں کی انتہائی خوفناک تنظیم ڈیتھ اسکواڈ کا ممبر ہے۔ فونا کی وجہ سے میں اسے جانتا ہوں۔ فونا کو بھی انہوں نے اپنے گروپ میں شامل کرنے کی بے حد کوشش کی تھی لیکن فونا خود مختار رہنا چاہتی تھی۔ اس لئے وہ ان کے ساتھ شامل نہ ہوئی۔ اس گروپ میں پانچ افراد شامل ہیں۔ ایک کا نام تو یہی کرسٹوفر چارلس ہے۔ مجھے ایک بار فونا نے دور سے اسے دکھایا تھا۔ باقی افراد کو میں ذاتی طور پر تو نہیں جانتا البتہ ان کے نام مجھے معلوم ہیں۔ ایک کا نام جیراگو ہے۔ یونانی النسل ہے۔ جب کہ ایک کا نام ہوشانگ ہے یہ شوگرانی ہے۔ اور ایک کا نام کلارٹ ہے۔ یہ ولیسٹرن کارمن کا باشندہ ہے اور ان کے تیسرے بازی کا کام ایک آدمی جیرم کے سپرد ہے۔ جوانا نے چارلس کا جو حلیہ بتایا ہے وہ بالکل اسی ڈیتھ اسکواڈ والے کرسٹوفر چارلس کا ہے۔ اسی

لئے میں نے اس کا پورا نام پوچھا تھا" ___ ٹرومین نے کہا تو عمران کے تو ہونٹ بھینچ گئے جب کہ جوانا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"ڈیتھ اسکواڈ ___ یہ کون سی تنظیم ہے۔ میں نے تو اس تنظیم کا کبھی نام تک نہیں سُنا" ___ جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ابھی چند سال پہلے وجود میں آئی ہے اور انتہائی تیزی سے مشہور ہوتی ہے" ___ ٹرومین نے کہا۔

"ہو سکتا ہے تمہاری بات درست ہو اور ان لوگوں نے مل کر کوئی تنظیم بنالی ہو لیکن یہاں تو وہ دوستانہ طور پر ہی آ رہے ہیں" ___ جوانا نے اپنے دوست کا دفاع کرتے ہوئے کہا۔

"ولیسٹرن کارمن کا کلارٹ" ___ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جوزف کو آواز دی۔ جوزف اس قدر جلدی کمرے میں داخل ہوا جیسے دروازے پر عمران کی آواز کے انتظار میں ہی کھڑا ہو۔

"یس باس" ___ جوزف نے اندر آتے ہی کہا۔

"جس نے تم سے پہلے چارلس بن کر بات کی تھی۔ اس کے لہجے کی نقل کرو" ___ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس" ___ جوزف نے کہا اور پھر اس کے منہ سے ایک نئی آواز نکلنے لگی۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا پہلے اس کلارٹ نے بات کی اور پھر جوانا کے آنے پر رلیسیور اس نے چارلس کو دے دیا۔ یہ لہجہ کلارٹ کا مخصوص لہجہ ہے اور یہ کلارٹ ویسٹرن کارمن کی سپیشل ایجنسی سے متعلق تھا۔ اس کا

مطلب ہے کہ اس بار بلیک تھنڈر نے ٹرومین اور میرے خاتمے کے لئے ڈیتھ اسکواڈ کو ہائر کیا ہے" ___ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرے خاتمے کے لئے۔ کیا مطلب" ___ ٹرومین نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں انہیں اطلاع مل چکی ہے کہ تم رانا ہاؤس میں ہو۔ اس لئے وہ جوانا کی دوستی کے چکر میں رانا ہاؤس میں داخل ہو کر تمہارا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں اور اسی لئے انہوں نے جوانا کو کہا ہے کہ وہ مجھ سے بھی ملنا چاہتے ہیں اور اب میں سمجھ گیا ہوں کہ انہیں رانا ہاؤس کا نمبر کیسے معلوم ہو گیا۔ یقیناً یہ کلارٹ کا کام ہے۔ ولیسٹرن کارمن کے کلارٹ کا نام سُنتے ہی میں سمجھ گیا تھا کیونکہ وہ مجھ سے اچھی طرح واقف ہے۔ اور جوزف نے جو لہجہ بتایا ہے اس سے بات کنفرم ہو گئی ہے" ___ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اگر ایسی بات ہے تو پھر اس ڈیتھ اسکواڈ کی موت ٹرومین کے ہاتھوں مقدر ہو چکی ہے۔ تم سب اس چکر سے علیحدہ رہو۔ میں جانوں اور یہ ڈیتھ اسکواڈ جانے" ___ ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر اگر واقعی چارلس نے مجھ سے دھوکہ بازی کرنے کی کوشش کی ہے تو پھر اس کی بوٹیاں اڑا دوں گا" ___ جوانا کا چہرہ غصے کی شدت سے مسخ ہو گیا تھا۔

"ابھی یہ سب اندازے ہیں۔ اس لئے تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک کوئی حرکت نہیں کرے گا جب تک یہ بات کنفرم نہ ہو جائے کہ

واقعی وہ اسی ارادے سے آرہے ہیں۔ اور جوانا اب تم نے انہیں
ہوٹل میں نہیں ٹھہرانا بلکہ ایئرپورٹ سے سیدھا رانا ہاؤس لے آنا ہے۔
سمجھے"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"یس ماسٹر"۔۔۔ جوانا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"ٹرومین۔ تم نے اس آدمی کا نام جیرم بتایا تھا جو ڈیتھ اسکواڈ
کے لئے سودے بازی کرتا ہے"۔۔۔ عمران نے ٹرومین سے مخاطب ہو
کر کہا۔
"ہاں اس کا نام جیرم ہے"۔۔۔ ٹرومین نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"اوکے۔ جوزف یہ لوگ جس وقت بھی تمہیں اپنی آمد کی اطلاع دیں
تم نے سب سے پہلے مجھ سے بات کرنی ہے"۔۔۔ عمران نے انتہائی
سنجیدہ لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔
"سنو عمران۔ اب میں ٹھیک ہوں۔ میں خود ان سے دو دو ہاتھ کرنا
چاہتا ہوں۔ اس لئے پلیز تم مجھے ان کے یہاں پہنچنے سے پہلے یہاں
سے جانے کی اجازت دے دو اور سنو اگر ہو سکے تو ایک کار اور کچھ
تھوڑا سا اسلحہ بھی ادھار دے دو۔ کیونکہ میرے ساتھی واپس جا چکے ہیں
اور میرے پاس فی الحال اتنا وقت نہیں ہے کہ میں ان کے آنے سے پہلے اسلحے
کا بندوبست کروں"۔۔۔ ٹرومین نے بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ جوزف جو اسلحہ وغیرہ اور دوسرا سامان ٹرومین مانگے اسے
دے دو اور ایک کار بھی اسے دے دینا۔ اور ٹرومین تم میری طرف سے آزاد ہو۔
جو تمہارا جی چاہے کرو"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز
قدم اٹھاتا کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"میرا خیال ہے کہ جوانا کو فون کر لیا جائے"۔۔۔ چارٹرڈ جہاز سے
اتر کر ایئرپورٹ کے تمام کاؤنٹر کراس کرنے کے بعد پبلک ہال میں پہنچتے
ہی چارلس نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔
"رانا ہاؤس تو تم اس لئے جانا چاہتے ہو کہ وہاں ٹرومین موجود ہے
لیکن میرا خیال ہے کہ اس رانا ہاؤس کے اندر جانے کی بجائے ہمیں یہ
کنفرم کر کے کہ ٹرومین اندر ہے پوری عمارت ہی اڑا دینی چاہئے"۔۔۔
ہوشانگ نے کہا۔
"وہ کیوں۔ ایکریمیا سے چلتے ہوتے تو یہی طے ہوا تھا کہ میں، ہوشانگ
اور جیراگو تینوں رانا ہاؤس جائیں گے۔ کلارٹ اور جیرم باہر رہیں گے
اور جب عمران بھی اس عمارت میں آئے گا تو ہم اکٹھا ہی اپنا مشن
مکمل کر لیں گے"۔۔۔ چارلس نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔
"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے لیکن راستے میں مجھے ایک اور خیال

آگیا ہے۔ ٹروین بھی ایجنٹ ہی ہے۔ اور وہ فونا کا بھی دوست ہے اور فونا کے ساتھ ڈیتھ اسکواڈ کے قریبی تعلقات رہے ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ ٹروین ہمیں پہچانتا ہو اور ہم اس کے سامنے جا کر الٹا پھنس جائیں" ــــ ہوشانگ نے کہا۔

"اوہ واقعی ہوشانگ کا آئیڈیا درست ہے۔ ٹھیک ہے ہمیں رسک نہیں لینا چاہیئے۔ بلکہ ہمیں اپنے انداز میں کام کرنا چاہیئے" ــــ جیراگو نے کہا۔

"او۔ کے پھر پہلے کسی ہوٹل چلو باقی تفصیلات وہیں طے کر لیں گے" ــــ جیرم نے کہا اور سب تیزی سے ایئر پورٹ سے باہر ٹیکسی اڈے کی طرف چل پڑے۔

چند لمحوں بعد وہ پانچوں دو ٹیکسیوں میں بیٹھے دارالحکومت کی وسیع و فراخ سڑکوں پر دوڑتے ہوئے ہوٹل البانیو کی طرف بڑھتے جا رہے تھے

"یہ تو خاصا ترقی یافتہ ملک ہے۔ میں تو سمجھا تھا یہاں گھاس پھوس کے جھونپڑے ہر طرف بکھرے ہوئے ہوں گے اور کاروں کی جگہ بیل گاڑیاں بگھی اور ناہموار سڑکوں پر دوڑ رہی ہوں گی لیکن یہاں تو جدید ترین ماڈل کی کاروں کا ایک سمندر ہر طرف نظر آ رہا ہے" ــــ ٹیکسی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے جیراگو نے حیرت بھرے لہجے میں ساتھ بیٹھے ہوئے کلارٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ دونوں ایک ٹیکسی میں تھے جو آگے تھی جب کہ ہوشانگ، چارلس اور جیرم پچھلی ٹیکسی میں بیٹھے تھے۔

"ہاں یہ ملک پس ماندہ ہے لیکن یہاں کے لوگ ترقی یافتہ ہیں" ــــ کلارٹ نے کہا اور جیراگو اس کی بات پر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

مختلف سڑکوں پر گزرنے کے بعد ٹیکسی آٹھ منزلہ انتہائی عظیم الشان اور جدید انداز کی تعمیر شدہ عمارت کے سامنے پھیلے ہوئے وسیع و عریض کمپاؤنڈ کے گیٹ پر مڑ گئی۔ یہ ہوٹل البانیو تھا۔ دارالحکومت کا نو تعمیر شدہ فائیو سٹار ہوٹل۔ ہوٹل کے گیٹ کے سامنے ٹیکسی رک گئی۔ پچھلی ٹیکسی بھی پہنچ گئی اور وہ پانچوں ٹیکسیوں سے اترے۔ انہوں نے کرایہ دیا اور اپنے اپنے بریف کیس اٹھائے وہ مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔

"واہ بہت شاندار ہال ہے" ــــ جیراگو نے مین ہال میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی بے حد متاثر نظر آ رہا تھا۔ جیرم نے آگے بڑھ کر پانچویں منزل پر دو سوٹ بک کرائے اور پھر بوائز ان کا سامان لے کر لفٹوں کی طرف بڑھ گئے۔ وہ سب اپنے اصل کاغذات اور اصل چہروں کے ساتھ آئے تھے کیونکہ ان کے خیال کے مطابق چونکہ یہاں وہ پہلی بار آ رہے تھے اس لئے انہیں یہاں پہچاننے والا کوئی نہ تھا۔ اور پھر اصل کاغذات کی وجہ سے وہ یہاں کسی بھی مسئلے میں ایکریمین سفارت خانے کا تحفظ بھی حاصل کر سکتے تھے۔

تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بڑے کمرے میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"اب جوانا کو فون کر کے اس سے بات کرو" ــــ کلارٹ نے چارلس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن اس سے کیا بات کرنی ہے۔ وہ تو وہاں موجود ہو گا" ــــ چارلس نے کہا۔

"کسی طرح یہ معلوم کرو کہ ٹرومین وہاں موجود ہے یا نہیں" ــــ جیرم نے کہا۔

"لیکن کس طرح۔ میرا خیال ہے ہم وہاں چلے چلیں۔ اگر ٹرومین ہو گا تو اس کا خاتمہ کر دیں گے نہ ہو گا تو جوانا سے بل کر اس عمران کو وہاں بلالیں گے۔ اس طرح ایک شکار تو کھیلا جائے گا" ــــ چارلس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا تو خیال ہے عمران پر ہاتھ ڈالنے سے پہلے اس ٹرومین کا خاتمہ ضروری ہے" ــــ کلارنٹ نے کہا۔

"نہیں۔ ہمارا اصل شکار عمران ہے۔ ٹرومین کا دوسرا نمبر ہے" ــــ جیرم نے فوراً کہا۔

"تو ٹھیک ہے تو پھر فون کر کے جوانا کو یہاں بلا لیتا ہوں۔ اس کے بعد باتوں باتوں میں اس سے معلوم ہو جائے گا کہ ٹرومین وہاں موجود ہے یا نہیں" ــــ چارلس نے کہا۔

"ہاں یہ بہتر رہے گا" ــــ باقی افراد نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور چارلس نے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک لمبا تڑنگا اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ جسم پر سلور گرے کلر کا سوٹ تھا اور منہ میں ترکی سگار۔ اس نے دروازہ میں کھڑے ہو کر بڑے اطمینان سے سگار کا کش لیا اور پھر نیلگوں دھوئیں کا مرغولہ منہ سے چھوڑتا ہوا وہ اندر داخل ہوا۔

"تمہیں جوانا سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں خود آ گیا ہوں۔ میرا نام ٹرومین ہے" ــــ آنے والے نے بڑے مطمئن انداز میں بڑے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور وہ پانچوں اس طرح جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے جیسے ٹرومین کا لفظ سنتے ہی ان کی کرسیوں میں انتہائی طاقتور الیکٹرک کرنٹ دوڑنے لگا ہو۔

"کون ہو تم اور یہاں اندر کیوں آئے ہو" ــــ جیراگو نے یکلخت غراتے ہوئے کہا۔ ان پانچوں کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے اپنے کوٹوں کی جیبوں کی طرف بڑھے تھے۔ ان سب نے کمروں میں پہنچتے ہی سب سے پہلے یہی کام کیا تھا کہ اپنے بریف کیسوں کے خفیہ خانوں سے اسلحہ نکال کر اپنی جیبوں میں منتقل کر لیا تھا۔ کیونکہ اسلحے کے بغیر وہ اپنے آپ کو خالی خالی سا محسوس کر رہے تھے۔ لیکن ائیر پورٹ پر چیکنگ کی وجہ سے مجبوراً انہیں اسلحہ بریف کیسوں میں چھپانا پڑا تھا۔

"تمہیں ٹرومین کی تلاش تھی۔ میں نے سوچا کہ تم یہاں پردیس میں دھکے کھاتے پھرو گے اس لئے میں خود آ گیا ہوں۔ بولو کیا چاہتے ہو مجھ سے" ــــ ٹرومین نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے مسٹر ہمیں کسی ٹرومین کی تلاش نہیں ہے" ــــ اس بار جیرم نے کہا۔ ان کے چہروں پر تذبذب کے آثار ابھر آئے تھے کیونکہ اس وقت وہ ایک ہوٹل میں تھے اور یہاں فائرنگ کے بعد ان کا پولیس سے بچ نکلنا کسی حد تک ناممکن ہی ہو جاتا۔

"اچھا پھر کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے۔ لیکن مجھے تو یہی اطلاع ملی تھی کہ

بلیک تھنڈر نے میرے اور علی عمران کے قتل کے لئے اس بار ڈیتھ اسکواڈ کو ہائر کیا ہے۔ لیکن اگر تم کہتے ہو کہ ایسا نہیں ہے تو ٹھیک ہے نہیں ہوگا ایسا۔ بہرحال اب میں آ ہی گیا ہوں تو پھر تم پر فرض ہے کہ تم میری کچھ نہ کچھ میزبانی تو کرو۔ کم از کم تمہارا ہم وطن تو ہوں"۔۔۔۔ ٹرومین نے بڑے اطمینان سے ایک کرسی کو اپنی طرف گھسیٹ کر اس پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے سگار کا ایک طویل اور اطمینان بخش کش بھی لے لیا۔

"ہونہہ تو تم جانتے ہو۔ جیرم دروازہ بند کر دو"۔۔۔۔ اس بار کلارٹ نے غراتے ہوئے ٹرومین سے مخاطب ہو کر کہا اور ساتھ ہی اس نے جیرم کو بھی کھلا ہوا دروازہ بند کرنے کے لئے کہا اور جیرم سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کے دونوں پٹ اکٹھے کر کے ایک لمحے کے لئے باہر جھانکا اور پھر تیزی سے باہر نکل گیا۔ اس کے پیچھے دروازہ بھی بھڑ گیا۔ شاید باہر اس نے کوئی مشکوک چیز دیکھ لی تھی۔ لیکن جیرم کے باقی ساتھی اس کی طرف متوجہ ہی نہ تھے۔ وہ سب کرسی پر بیٹھے ہوئے ٹرومین کی طرف متوجہ تھے اور پھر ان سب کے ہاتھ بیک وقت جیبوں سے باہر آئے اور ان سب کے ہاتھوں میں مشین پسٹل موجود تھے۔

"بہتر یہی ہے کہ ان کی بجائے سائلنسر لگے ہتھیار نکال لو۔ اس ہوٹل میں بے پناہ رش ہے اور ایک بھی فائر کی آواز بلند ہونے کے بعد تم میں سے ایک بھی یہاں سے بچ کر نہ جا سکے گا"۔۔۔۔ ٹرومین نے اسی طرح سگار کا کش لیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"تم بہت زیادہ بہادر بننے کی کوشش کر رہے ہو ٹرومین حالانکہ ہمیں معلوم ہے کہ تم یہاں آ کر دو بار ناکام ہو چکے ہو۔ اس پس ماندہ اور حقیر ترقی یافتہ ملک میں"۔۔۔۔ جیراگو نے ہونٹ چباتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا اور ٹرومین بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"پہلی بار ناکامی محض اتفاق تھی ورنہ ٹرومین اپنا کام کر گزرا تھا۔ اور دوسری بار میرے پاس کوئی مشن ہی نہ تھا۔ صرف عمران سے ذاتی انتقام لینے میں یہاں آیا تھا۔ البتہ مادام فونا بلیک تھنڈر کی طرف سے باقاعدہ مشن پر آئی تھی۔ یہاں آ کر میری سوچ بدل گئی اور مجھے ذاتی انتقام گھٹیا پن محسوس ہونے لگا۔ ایک بات اور دوسری یہ کہ فونا نے اپنی برتری جتانے کی غرض سے مجھ سے دھوکا کیا۔ اس نے میری بے خبری میں مجھے لیزن کا انجکشن لگا دیا۔ اس طرح میری صلاحیتیں وقتی طور پر کند ہو گئیں۔ لیکن اب میں بالکل ٹھیک ہوں۔ وہی ٹرومین ہوں جس کا نام سن کر تم جیسے کتے دہشت کی وجہ سے اپنی دمیں ٹانگوں میں دبا لیتے ہیں"۔۔۔۔ ٹرومین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یو شٹ اپ"۔۔۔۔ یکلخت جیراگو نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کو سیدھا کیا ہی تھا کہ یکلخت کمرہ ٹھک ٹھک کی تیز اور لگاتار آوازوں سے گونج اٹھا اور وہ چاروں جو ایک نیم دائرے کی صورت میں سامنے کھڑے تھے یکلخت چیختے ہوئے اچھل کر پیچھے ہٹے۔ ان سب کے ہاتھوں میں موجود مشین پسٹل نکل کر پیچھے گرے

کی دیواروں سے جا ٹکراتے تھے۔
"اب اطمینان سے بیٹھ کر میری بات سنو۔ میں تمہیں قتل کرنے نہیں آیا ورنہ تم میری موجودگی میں دوسرا سانس بھی نہ لے سکتے"۔۔۔ ٹروین نے اسی طرح اطمینان بھرے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں ایک چپٹا لیکن چھوٹا سا سائیلنسر لگا پستول نظر آنے لگا۔ یہ پستول اس نے اپنی کف کے اندر رکھا ہوا تھا۔ اس لئے پلک جھپکنے میں وہ نہ صرف اس کے ہاتھ میں آ گیا بلکہ اس کا نشانہ اس قدر صحیح ثابت ہوا کہ ان چاروں کو خراش تک نہ آئی۔ صرف ان کے ہاتھوں میں موجود مشین پسٹل اڑ گئے تھے۔ البتہ وہ اسی طرح اطمینان سے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے دوسرے ہاتھ میں سگار بھی مسلسل جل رہا تھا۔ لیکن وہ چاروں بیٹھنے کی بجائے کھا جانے والی نظروں سے ٹروین کو دیکھتے رہے۔
"سنو مجھے صرف اتنا بتا دو کہ کیا واقعی بلیک تھنڈر نے تمہیں میرے قتل کا مشن سونپا ہے یا تم صرف عمران کو قتل کرنے آئے ہو"۔۔۔ ٹروین نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔
"اگر پہلے تمہارے قتل کا مشن نہ بھی تھا تو اب بھی تم ہماری توہین کر کے یہاں سے زندہ واپس نہیں جا سکتے بوڑھے لومڑ"۔۔۔ اس بار ہوشانگ نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت بجلی کی سی تیزی سے اچھلا لیکن بجائے سامنے آنے کے وہ یکلخت ہوا میں گھوما اور اس کے ساتھ ہی اس کے پیر کی بھرپور ضرب ٹروین کی گردن پر پڑی اور ٹروین کرسی سمیت اچھل کر دوسری

طرف فرش پر الٹ گیا اور اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا، باقی تینوں نے اس پر چھلانگ لگائی اور ان تینوں کی ٹانگیں بڑے بھرپور انداز میں فرش سے کرسی سمیت اٹھتے ہوئے ٹروین کے جسم کے مختلف حصوں پر پڑیں اور وہ سب قلابازیاں کھاتے ہوئے عقبی طرف جا کھڑے ہوئے۔ لیکن اس قدر بھرپور ضربیں کھانے کے باوجود ٹروین کے حلق سے سسکاری تک نہ نکلی اور وہ یکلخت الٹی قلابازی کھا کر ان کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ البتہ اس کے ہاتھ سے وہ چپٹا سا سائیلنسر لگا پستول نکل کر کہیں دور جا گرا تھا اور اسی طرح سگار بھی نجانے کہاں جا گرا تھا اور اب وہ ان کے سامنے ایک بار پھر کھڑا تھا لیکن اس کے چہرے پر اب بھی اطمینان کے تاثرات ہی تھے۔
"اچھا تو تم اچھل کود بھی کر لیتے ہو۔ بہت خوب"۔۔۔ ٹروین نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ابھی جب تمہاری ایک ایک ہڈی ٹوٹے گی تب تمہیں پتہ چلے گا کہ ڈیتھ اسکواڈ کون ہیں"۔۔۔ جیراگو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔
"آخری بار کہہ رہا ہوں مجھے بتا دو کہ تمہارا مشن کیا ہے۔ ورنہ اس کے بعد تمہاری لاشوں سے مجھے پوچھ گچھ کرنی پڑے گی۔ میرا نام ٹروین ہے سمجھے اور ٹروین کو تم جیسے لوگ شکست دینے کا صرف خواب ہی دیکھ سکتے ہیں"۔۔۔ ٹروین کا لہجہ یکلخت بدل گیا۔
"تمہاری ایک ایک ہڈی توڑنا ہمارے مشن میں شامل ہے۔ اچھی طرح سن لو کیونکہ اس کے بعد تم ہمیشہ کے لئے سننے سے معذور ہو جاؤ گے"۔۔۔ جیراگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک قدم آگے

بڑھ آیا۔

"اوہ تو تم اکیلے مجھ سے ٹکرانا چاہتے ہو۔ بہت خوب۔ جسم تو خوب پال رکھا ہے۔ لیکن میرے خیال میں تم بدمعاشوں کے مالشی ہو۔ مالش کر کر کے تمہیں بھی اپنے متعلق غلط فہمی ہو گئی" ——— ٹروین نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم میں سے کوئی آگے نہ بڑھے۔ میں اسے بتاتا ہوں کہ جیراگو کون ہے" ——— جیراگو نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے اور زیادہ سرخ پڑ گیا تھا۔ آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے تھے۔

"میں جانتا ہوں جیراگو ایک حقیر مالشی کا نام ہے" ——— ٹروین نے ہلکا سا قہقہہ لگاتے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت ہوا میں اوپر کو اچھلا اور دوسرے لمحے جیراگو کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ ٹروین جیراگو کو حملہ کرتے دیکھ کر ہی اچھلا تھا اور اوپر کو اچھل کر اس کا جسم تیزی سے گھوما اس کی دونوں جڑی ہوئی ٹانگیں پوری قوت سے جیراگو کے سر پر پڑی تھیں اور جیراگو چیخ مار کر کسی گیند کی طرح دھپ سے سائیڈ کے بل فرش پر گرا۔ لیکن فرش پر گرتے ہی اس کا جسم حیرت انگیز طور پر یکلخت اس طرح اوپر کو اچھلا جیسے گیند پوری قوت سے زمین سے ٹکرانے کے بعد فضا میں اچھلتی ہے اور اس بار وہ ٹروین کو ساتھ لئے دوبارہ زمین سے آ ٹکرایا۔ ٹروین اس کے بازوؤں میں جکڑا ہوا تھا۔ نیچے گرتے ہی اس نے پوری قوت سے ٹروین کے سینے میں ٹکر ماری لیکن اسی لمحے ٹروین نے اچانک گھٹنے

سمیٹ کر جیراگو کو اپنے سر کے پیچھے الٹ دیا اور وہ دونوں ہی اپنی اپنی سمت میں قلابازی کھا کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ وہ دونوں ایک بار پھر ایک دوسرے کے آمنے سامنے تھے لیکن اس بار ٹروین کی آنکھوں میں شعلے سے تیرتے نظر آ رہے تھے اور پھر وہ دونوں یکلخت اس طرح آگے بڑھ کر ایک دوسرے سے ٹکرا گئے تھے جیسے دو بھینسے ٹکراتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی کمرے میں جیراگو کی چیخ گونجی اور جیراگو اچانک پوری قوت سے اچھل کر اوپر مضبوط چھت سے جا ٹکرایا جب کہ ٹروین اچھل کر دھپ سے پشت کے بل نیچے فرش پر گرا لیکن نیچے گرتے ہی ٹروین کی دونوں ٹانگیں یکلخت سیدھی ہو کر اوپر کو اٹھیں اور چھت سے ٹکرا کر نیچے گرتا ہوا جیراگو اس کی ٹانگوں میں جکڑا ہوا پوری قوت سے سائیڈ کی دیوار سے جا ٹکرایا۔ ایک بار پھر کمرہ اس کی طویل چیخ سے گونجا اور اس بار ٹروین تو دوبارہ اچھل کر کھڑا ہو گیا جب کہ جیراگو دیوار سے ٹکرا کر فرش پر گرا۔ اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔ اس کے سر سے خون کے فوارے سے بہہ رہے تھے۔

ٹروین سیدھا کھڑے ہوتے ہی ایک بار پھر بجلی کی سی تیزی سے اوپر کو اچھلا اور کمرے میں گونجنے والے خوفناک دھماکوں کے ساتھ ہی چارلس، کلارٹ اور ہوشانگ تینوں کی چیخیں بھی ابھریں اور وہ تینوں ٹروین کے جسم کی ضرب کھا کر بند دروازے والی دیوار سے جا ٹکرائے۔ ان تینوں نے ہی بیک وقت ٹروین پر گولیاں چلا دی تھیں لیکن ٹروین ایک لمحے کے ہزارویں حصے سے پہلے ہوا میں اچھل چکا تھا۔ اس طرح گولیاں

اس کے جسم کے نیچے سے نکل کر سامنے والی دیوار سے جا ٹکرائی تھیں۔ اور ٹرومین نے دوسری بار فائرنگ کرنے کا موقع ہی نہ دیا تھا۔ وہ تینوں دیوار سے ٹکرا کر گرنے کے بعد اچھل کر کھڑے ہوئے ہی تھے کہ ٹرومین ان سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے اچھل کر یکلخت گھوما اور ان میں سے دو افراد کی کھوپڑیاں خوفناک دھماکے سے آپس میں ٹکرائیں اور پھر وہ دونوں ریت کے بھرے ہوئے تھیلوں کی طرح تیسرے سے ٹکرائے اور تینوں ہی چیختے ہوئے نیچے گرے۔ جب کہ ٹرومین تو واقعی بجلی بنا ہوا تھا ـــــ وہ ایک بار پھر ہوا میں اچھلا اور اس کے دونوں پیر درمیان میں پڑے ہوشانگ کے سینے پر پوری قوت سے پڑے اور پھر تو جیسے کمرے میں چیخوں کا طوفان آ گیا۔ ٹرومین اس طرح اچھل اچھل کر اور فضا میں گھوم گھوم کر ان تینوں کے جسموں پر ککس لگا رہا تھا کہ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ انسان کی بجائے کمپیوٹر سے چلنے والی مشین ہو۔

"بس۔ بس کافی ہو گیا ہے" ـــــ اچانک عقبی کھڑکی سے عمران کی آواز سنائی دی اور ٹرومین بجلی کی سی تیزی سے مڑا۔ لیکن اس کے مڑنے تک عمران کھڑکی سے کود کر نیچے فرش پر کھڑا ہو چکا تھا۔

"تم یہاں کیسے آ گئے" ـــــ ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"صرف یہ دیکھنے آیا ہوں کہ لیزن کا اثر ختم ہو گیا ہے یا نہیں۔ ویسے تم نے ان چاروں کو بیکار کرنے میں کافی دیر لگا دی ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسی لمحے دروازہ ایک دھماکے سے

کھلا اور پھر جوانا اور جوزف بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوئے اور سائیڈوں پر کھڑے ہو گئے۔ وہ خالی ہاتھ تھے۔

"اسے جیرم کو پہنچا آتے ہو رانا ہاؤس" ـــــ عمران ٹرومین کی بجائے ان دونوں سے مخاطب ہو گیا۔

"یس ماسٹر" ـــــ جوانا نے کہا اور پھر وہ چارلس کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ مر تو نہیں گیا۔ اس سے تو میں نے حال احوال پوچھنا تھا" ـــــ جوانا نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"نہیں ابھی زندہ ہے البتہ عمران اچانک نہ آ جاتا تو پھر دوسری بات تھی" ـــــ ٹرومین نے ایک بار پھر اطمینان بھرے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی حیرت انگیز طور پر نارمل ہو گیا تھا۔

"یہاں قتل کی سزا موت ہے مسٹر ٹرومین۔ اسی لئے مجھے مداخلت کرنی پڑی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ہاتھ باہر نکالا تو اس کے ہاتھ میں انتہائی قیمتی ترکی سگاروں کا پورا پیکٹ موجود تھا۔

"یہ میری طرف سے تمہارے مکمل طور پر صحت مند ہونے کی خوشی میں تحفہ" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے پیکٹ آگے بڑھاتے ہوئے کہا اور ٹرومین اس طرح اس پر جھپٹا جیسے اسے سات بادشاہوں کا خزانہ نظر آ گیا ہو۔

"اوہ اوہ یہ تو نایاب سگار ہیں۔ کسی صورت بھی نہیں ملتے۔ یہ تمہارے پاس کہاں سے آ گئے" ـــــ ٹرومین نے حیرت بھرے انداز

میں کہا۔ اس کی آنکھیں اس طرح پیکٹ پر موجود لیبل پر چپکی ہوئی تھیں جیسے وہ مقناطیس سے چپک جاتا ہے اور چہرے پر حیرت اور مسرت کے ملے جلے آثار واضح تھے۔

"میرے ایک پیر و مرشد ہیں کرنل فریدی۔ وہ جب مجھ سے ناراض ہو جائیں تو انہیں منانے کا یہی طریقہ ہے کہ انہیں انہی سگاروں کا ایک پیکٹ پیش کر دیا جائے اس لئے مجھے خصوصی آرڈر پر منگوانے پڑتے ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پیر و مرشد کیا مطلب میں سمجھا نہیں" ——— ٹروین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ روحانیت کی باتیں ہیں۔ دنیادار لوگ ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتے۔ بہرحال اب نکل چلو یہاں سے ورنہ وہ سپر فیاض پہنچنے ہی والا ہوگا اور تم اس کے مفرور ہو" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹروین چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ میں کس کا مفرور ہوں" ——— ٹروین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنٹرل انٹیلی جینس بیورو کے سپرنٹنڈنٹ فیاض۔ تو آپ نے اچھل کود کر لی۔ بس کافی ہے۔ باقی کام وہ خود سنبھال لے گا" ——— عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ماسٹر یہ پارسل۔ میں اسے ساتھ لے جانا چاہتا ہوں" ——— جوانا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس بیچارے نے تمہارا کیا بگاڑا ہے ——— مہمان بن گئے ہیں تو قانون اور مہمان بنا کر لی جرم تو نہیں" ——— عمران نے کہا۔ اور تیزی سے دروازہ کھول کر باہر کی طرف لپک گیا۔ ٹروین۔ جوزف اور جوانا تینوں سر ہلاتے ہوئے باہر آ گئے۔

"آپ آخر اپنے مجرم سپرنٹنڈنٹ فیاض کے حوالے کیوں کر دیتے ہیں" ـــــ بلیک زیرو نے احتجاجی لہجے میں کہا۔

"ارے ارے اتنا غصہ نہ دکھایا کرو۔ خوف سے میرا دل بیٹھ جاتا ہے ویسے ایک بات بتاؤ تمہاری نظروں میں ایکریمیا کے یہ تھرڈ کلاس لوگ ایسے مجرم ہیں کہ انہیں سیکرٹ سروس سنبھالتی پھرے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ وہ اس وقت دانش منزل کے آپریشن روم میں بلیک زیرو کے سامنے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

"ہوں گے تھرڈ کلاس۔ لیکن وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف مشن لے کر آئے تھے۔ آپ نے پہلے ٹروین کو سوپر فیاض کے حوالے کیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ وہاں سے فرار ہو کر دوبارہ آ گیا" ـــــ بلیک زیرو کا احتجاج بدستور جاری تھا۔

"ایسا میں نے جان بوجھ کر کیا تھا کیونکہ ٹروین میں مجھے چند ایسی صلاحیتیں نظر آتی تھیں جو اس کلاس کے مجرموں میں عام طور پر نہیں پائی جاتیں۔ میں چاہتا تھا کہ وہ جرائم کی دنیا چھوڑ کر جرائم کے خلاف کام کرنا شروع کر دے۔ ورنہ اس کی موت تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ کسی بھی لمحے اس کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے اور تم نے دیکھا نہیں کہ کم از کم پچاس فیصد وہ راہ راست پر آ چکا ہے۔ آگے بھی اللہ بہتری کرے گا۔ ہو سکتا ہے یہی نیکی مجھ جیسے گناہ گار کے کام آ جائے اور میں آگ کے کوڑے کھانے سے بچ جاؤں" ـــــ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا اور اس بار بلیک زیرو بے بسی کے انداز میں ہنس پڑا۔

"اگر آپ کا یہ مشن جاری رہا تو زیادہ سے زیادہ ایک آدھ مجرم ہی راہ راست پر آئے گا جب کہ دوسروں کو مزید شہ ملے گی اور وہ مزید زیادہ جرائم کریں گے۔ اب یہ ڈیتھ اسکواڈ والے یہ بھی راہ راست پر آ رہے تھے جو آپ نے انہیں سوپر فیاض کے حوالے کر دیا" ـــــ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں بس ایک آدمی نیکی ہی کافی ہے۔ باقی مسئلہ معاش ہے۔ مجھے تو بس وہ جیرم چاہیئے تھا وہ میں نے پہلے ہی حاصل کر لیا۔ اب حسن اتفاق سمجھو یا کچھ اور کہ ٹروین کے اندر جانے کے بعد جیرم ہی دروازہ بند کرنے آیا اور جوزف اور جوانا نے اطمینان سے اسے کھینچ کر سامنے والے خالی کمرے میں لے جا کر بے ہوش کیا اور اسے اٹھا کر لانڈری کے ذریعے رانا ہاؤس پہنچا دیا گیا۔ البتہ میں اسی دوران ٹروین کا امتحان لیتا رہا کہ کیا واقعی وہ پہلے لیزن کے زیر اثر تھا یا واقعی ختم ہو

چکا ہے۔ اگر واقعی اس کی وہ خصوصی صلاحیتیں ختم ہو چکی ہوتیں تو پھر ترکی سگاروں کے ڈبے کی بجائے آدھی پینٹانک میسہ اس کے جسم پر اتر جاتا کیونکہ ٹرومین نے دوسری بار جس قسم کی کارکردگی کا مظاہرہ کیا تو مجھے اس سے سخت مایوسی ہوئی تھی لیکن جس انداز میں ٹرومین ان لوگوں سے لڑا۔ اس سے ثابت ہوا کہ واقعی فونا نے اُسے لیزن کے ذریعے بیکار کر دیا تھا" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اگر ان سب کو آپ رانا ہاؤس پہنچا دیتے تو ہو سکتا ہے ان سے کچھ زیادہ معلومات مل جاتیں" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"مجھے خواہ مخواہ قوم کی گاڑھے پسینے کی کمائی ضائع کرنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔ بس انہیں گولیاں مارنی پڑتیں اور ان کی لاشوں کو بھٹی میں ڈالنا پڑتا۔ میں نے ان کا اچار ڈالنا تھا۔ جیرم ڈیتھ اسکواڈ کے لئے سوداکاری کا کام کرتا تھا۔ اس لئے اس سے میں نے بلیک تھنڈر کے بارے میں معلومات حاصل کرنی تھیں۔ ویسے تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ ڈیتھ اسکواڈ کے چاروں نمبروں نے ہوش میں آتے ہی فیاض کی کسٹڈی سے فرار ہونا چاہا لیکن اس بار فیاض ہوشیار تھا اسلئے وہ چاروں ہی اس چکر میں ختم ہو گئے۔ البتہ جیرم پر مخفی جواب نے نکالا" ——— عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"اوہ تو اس کا مطلب ہے کہ یہ ڈیتھ اسکواڈ ختم ہو گیا" ——— بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"ڈیتھ تو ختم نہیں ہو سکتی البتہ اسکواڈ ضرور ختم ہو گیا ہے۔ اور ٹرومین صاحب ترکی سگاروں کے کش لیتے ہوئے واپس ایکریمیا سدھار

ہیں۔ اس نے البتہ مجھ سے درخواست کی ہے کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف سے اس کی سفارش کر دوں کہ اُسے ایکریمیا میں اپنا ایجنٹ بنا لے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو اسی لئے آپ اُسے بچاتے رہے ہیں" ——— بلیک زیرو نے اس طرح طویل سانس لیتے ہوئے کہا جیسے ساری بات اس کی سمجھ میں آ گئی ہو۔

"ظاہر ہے۔ سپریم فائٹر والے کیس میں ہمارا ایک ایجنٹ تو ختم ہو چکا ہے اس لئے اس کی سیٹ خالی پڑی ہوئی ہے لیکن ابھی نہیں ابھی ٹرومین مکمل سچا آدمی نہیں بنا۔ ابھی ایکریمیا میں موجود ہمارے دوسرے ایجنٹ اس کی کارکردگی کا مکمل جائزہ لیں گے۔ اس کے بعد میں بڑے ادب سے اس کی فائل مع سفارش جناب کے سامنے پیش کر دوں گا۔ آگے جناب کی مرضی" ——— عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کم از کم میرے سامنے تو ایسی باتیں نہ کیا کریں۔ بہرحال یہ بتائیں جیرم سے کیا معلومات ملیں" ——— بلیک زیرو نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"جیرم سے صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ اس کا رابطہ بلیک تھنڈر کے ساتھ ایکریمیا کی ایک ریاست واشنگٹن کے ایک لارڈ کارل سمتھ کے ذریعے ہوا ہے۔ لارڈ کارل سمتھ کے پاس کوئی جدید قسم کا ٹرانسمیٹر ہے جس پر براہ راست اس کی چیف سے بات ہوتی۔ اس سے زیادہ اسے کچھ معلوم نہ تھا۔ چنانچہ میں نے ایکریمیا میں موجود اپنے ایجنٹوں کو

...ع دے دی ہے۔ جلد ہی وہاں سے کوئی تفصیلی رپورٹ مل جائے گی۔ اس کے بعد اس بلیک تھنڈر کے خلاف مشن ترتیب دیا جا سکتا ہے۔ ویسے اتنا پتہ چل گیا ہے کہ یہ ایا رڈ کارل ممتو کمشر یہودی ہے۔ اس لیے مجھے یہ بھی شبہ ہو رہا ہے کہ یہ بلیک تھنڈر کہیں یہودیوں کی کوئی خفیہ تنظیم نہ ہو"۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ان یہودیوں نے آخر کتنی تنظیمیں بنا رکھی ہیں۔ جس بین الاقوامی تنظیم کا پتہ چلتا ہے۔ آخر میں جا کر اس کے ڈانڈے یہودیوں سے ہی ملتے ہیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہودیوں کے پاس بے پناہ دولت ہے۔ اور وہ ہر صورت میں پوری دنیا پر یہودیوں کا مکمل قبضہ چاہتے ہیں۔ اس لیے یہ لوگ ہر فیلڈ میں مسلسل کام کرتے رہتے ہیں۔ ایک تنظیم کا خاتمہ ہوتا ہے تو نئی سامنے آجاتی ہیں لیکن اب کم از کم تم تو یہودیوں والا کام نہ کرو۔ میں نے اتنی محنت کی ہے اور تم نے سوکھے منہ سے چائے کا بھی نہیں پوچھا۔ اتنا کام سر پر فیاض کے لیے کرتا تو جیب نوٹوں سے بھری ہوئی اور کسی شاندار ہوٹل میں بیٹھا ڈنر کھا رہا ہوتا"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو ہنستا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

ختم شد

بک پیلس لائبریری
ٹاؤن شپ لاہور۔ 5154854